ککو

.... ٹوکری میرا بھی ہلوا ہوتا

نرگس
بـــ ہائے ان رنگیں سی والوں کا تصور

مدھو بالا

... ہوا نہ لے کوئی انداز مسکرانے کا

جیوتی

چاند برق

اصلی سوس میڈ گھڑیاں

جن گھڑیوں کی آپکو مدت سے انتظار تھی
ہمارے پاس حال ہی میں آئی ہیں۔
آپ اپنے پسند کی گھڑی جلد منگوالیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا!

وقت کی بالکل ٹھیک　خوبصورت ڈائل اور سوئیاں　مشینری مضبوط اور گارنٹی شدہ

سفید چمکدار پالش
کوالٹی نمبر ۱ - /۱۵ روپے
کوالٹی نمبر ۲ - /۲۲ روپے
گارنٹی ۵ سال

سنہری پالش
۵ جوئلز والی
قیمت -/۲۸ روپے

سفید چمکدار پالش
۵ جوئلز والی
قیمت -/۳۰ روپے
گارنٹی ۱۰ سال

سفید چمکدار پالش
سنیٹر سیکنڈ ۵ جوئلز والی
قیمت -/۲۵ روپے
گارنٹی ۵ سال

لیڈیز ماڈل ۵۰۱
گارنٹی ۳ سال - قیمت ۳۵ روپے
سنہری، جیول والی - گارنٹی ۱۰ سال - قیمت ۴۰ روپے

امریکن پاکٹ واچ
گارنٹی ۵ سال
قیمت درجہ اول ۱۵ روپے، درجہ سپیشل ۲۰ روپے

امریکن الارم ٹائم پیس
گارنٹی ۵ سال
قیمت درجہ اول ۲۰ روپے، درجہ سپیشل ۲۵ روپے

سنیٹر سیکنڈ والی
گارنٹی ۲ سال　قیمت -/۲۵ روپے

آرڈر دیتے وقت اپنا پتہ صاف اور پورا لکھیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ کی جائے گی۔ ہر گھڑی پر پندرہ آنے ڈاک خرچ آتا ہے۔ دو گھڑی ایک ساتھ منگوانے پر محصول ڈاک معاف

منگوانے کا پتہ:- ایف جی سپلائی کمپنی۔ ڈپٹی گنج صدر بازار دہلی

ادبی و فلمی دنیا کا سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ماہنامہ جسے لاکھوں آدمی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

فہرست مضامین ماہ جون ۱۹۴۹ء

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	راز و نیاز	یوسف دہلوی	۹
۲	دکھتی رگیں	نشتر	۱۳
۳	کارٹون	کارٹونسٹ شمع	۱۵
۴	یہ فلمستان ہے	بھاری بھر کم	۱۷
۵	آئینے	عکاس	۱۹
۶	نئے انداز	رازداں	۲۳
۷	فلمی چٹکلے	بیربل	۲۷
۸	رنگ و بہار	سردار جلیل شیرکوٹی	۲۹
۹	مائلِ پرواز	کرشن گوپال عابد	۳۱
۱۰	ساون کیسے بیتے	منصور منخجر	۳۷
۱۱	طلسمِ محبت	روندر سنگھ	۳۹
۱۲	پھر ملنے کا اقرار کرو	سلام سندیلوی	۴۷
۱۳	چوٹ	دت بھارتی	۴۹
۱۴	صاحبِ دل	سلام ساگری	۵۹
۱۵	شرحِ نو	حبیب جعفری کھیروی	۵۹
۱۶	معمہ	صادق الخیری	۶۱
۱۷	جانِ تمنا	اختر زندانی	۶۷
۱۸	عرضِ داستان	یوسف قدیری	۶۷
۱۹	اس حمام میں	م۔ حسن	۶۹
۲۰	میزانِ تخیل	ملنگ بابا کوہستانی	۷۳
۲۱	بزمِ شمع	یوسف دہلوی	۷۵
۲۲	فلمی تبصرہ	یونس دہلوی	۹۱
۲۳	پروڈیوسر اور ڈائرکٹر کیا کر رہے ہیں	نیوز ایڈیٹر شمع	۹۳

جلد ۱۱

ایڈیٹر
یوسف دہلوی

قیمت سالانہ چار روپے آٹھ آنے
فی کاپی آٹھ آنے

نمبر ۶

حافظ محمد یوسف ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے جدید پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ شمع پھاٹک حبش خاں دہلی سے شائع کیا

اپنے چہرے کے رنگ کی

خوبصورتی اور دلکشی...

...قائم رکھنے کے لئے استعمال کیجئے

پونڈز کی دو کریمیں

اپنی جلد کو خوبصورت اور شفاف رکھنے کے لئے آپ کو احتیاط حسن کے دہرے اصولوں کی ضرورت ہے۔ رات کو روغنی کریم جو مسامات کی گہرائیوں سے میل کو صاف کر دیتی ہے استعمال کیجئے۔ یہ پونڈز کولڈ کریم ہے۔ دن کو ایک ہلکی اور ٹھنڈی حفاظتی کریم کی ضرورت ہے جو جلد کو سیاہ کر دینے والی آفتاب کی شعاعوں سے جلد کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ پونڈز وینشنگ کریم ہے۔

جلد کی خوبصورتی کے لئے دہرا طریقہ:-

ہر رات اپنے چہرے پر پونڈز کولڈ کریم اچھی طرح لگایئے۔ اس کے تمام میل اور کثافت کے ساتھ آمیز کئے ہوئے روغنیات جلد کے مسامات میں سرایت کر کے میل کو خارج کر دیتے ہیں۔ پھر اسے پونچھ ڈالئے اور دیکھئے کہ آپ کے چہرہ میں کیسی چمک پیدا ہو گئی ہے۔

ہر صبح پونڈز وینشنگ کریم کی ایک باریک جھلی اپنے چہرہ پر چڑھایئے۔ یہ آفتاب کی شعاعوں سے آپ کے چہرہ کی حفاظت کریگی یہ کریم بڑی آسانی سے چہرہ پر پھیل جاتی ہے اور ایک غیر نمایاں تہہ چھوڑ کر غائب ہو جاتی ہے جو تمام دن چہرہ کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔

پونڈز

خط و کتابت برائے تجارت:- ایل - ڈی - سیمور - اینڈ کمپنی لمیٹڈ -
بمبئی - کلکتہ - دہلی - مدراس - نورا گودا - کراچی - کولمبو - رنگون -

رازونیاز

یوسف دہلوی

نئی فلمی کوڈ

حکومتِ مدراس کا مستحسن اقدام

حال ہی میں مدراس فلم سنسر بورڈ نے حکومت کے سامنے صنعتِ فلمسازی کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک نئی کوڈ کا مسودہ پیش کیا ہے جسے حکومت نے منظور کر لیا ہے، اس مسودہ میں وہ تمام مدات شامل ہیں جو مجلسی، اخلاقی اور قانونی پہلوؤں پر نہایت خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ کوڈ چار حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے، جس کی رو سے کوئی ایسی فلم نمائش کے لئے پاس نہیں کی جائے گی جس میں اخلاقی قدروں کو پامال کیا گیا ہوگا اور فلم بیں کے لئے اس سے برے اثرات قبول کرنے کا احتمال ہوگا۔

دوسرے حصے میں معیارِ زندگی پر بحث کی گئی ہے۔ اگر فلم میں زندگی' ان بنی تلی قدروں سے گری ہوئی ہوگی، تو وہ ناقابلِ نمائش قرار دی جائے گی۔

تیسرا حصہ قانونی پہلوؤں کو پیش کرتا ہے، حکومت جن برائیوں کی بیخ کنی چاہتی ہے اور قابلِ تعزیر سمجھتی ہے۔ ایسے قانون شکن مذموم افعال اگر غیر اصلاحی رنگ میں فلمائے گئے ہوں گے تو بورڈ اس فلم کو پاس نہیں کرے گا۔

چوتھا حصہ مذہبی زندگی پر روشنی ڈالتا ہے، ایسی فلمیں جن میں کسی طبقہ یا قوم کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی سعی کی ہوگی، ان کی نمائش ممنوع ہوگی۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ اس مسودہ کی رو سے فلمسازوں کی بے راہ روی، کو بری طرح کچل دیا گیا ہے، اب نہ تو وہ جرائم کو تقویت دے سکیں گے اور نہ تعیش انگیز ناچ اور گانوں کی محفلیں گرما سکیں گی، گھٹیا ٹائپ کے حسن و عشق کے لئے بھی فلموں میں کوئی جگہ نہ ہوگی، سطحی جذبات کی فلم کشی کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ مسودہ میں ان تمام پہلوؤں پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر پہلو اپنی جگہ مکمل اور جامع ہے، اس مستحسن اقدام کے لئے بورڈ کے اراکین مستحقِ مبارکباد ہیں اور ان کی کوششیں اس لائق ہیں کہ تمام صوبائی حکومتیں اسی نمونے کے کوڈ اپنے اپنے صوبوں میں نافذ کریں۔ ہندوستان آزاد ہو چکا ہے، ہم اپنی ضرورتوں کو خوب سمجھتے ہیں، آزاد ملک سیاسی اعتبار سے ہی آزاد نہیں ہوتا بلکہ جب تک عوام کے ذہن آزادی کے مفہوم کو کما حقہ نہ سمجھ لیں اور آزادی کی حامل قدروں کو نہ اپنا لیں، سیاسی آزادی بے معنی چیز ہے۔

ہم مذکورہ بالا کوڈ کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ فلم ساز اس کی مدد سے نہ صرف فلموں کا معیار بلند کر سکیں گے بلکہ عوام و خواص کی زندگی کا رُخ پھیر دیں گے۔

حکومت ہند مرکزی سنسر بورڈ کے قیام پر غور کر رہی ہے ضرورت

ہے کرتے بورڈ کی ہدایت کے لئے کوئی کوڈ ترتیب دیتے وقت مدراس کی اس نئی کوڈ کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ تاکہ اس کوڈ کے روشن پہلوؤں سے کل ہند طور پر استفادہ کیا جا سکے۔

کیا ہمارے لائق وزرا، اس تجویز پر غور کریں گے؟

غنڈوں کے ذریعے ٹکٹ فروشی ——!

ملک کے بیشتر حصوں سے آئے دن یہ افسوسناک اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ "غنڈے" سینما کے ٹکٹ بلیک مارکیٹ میں بیچتے ہیں، جس سے اکثر اوقات شرفا سے ہاتھا پائی کی نوبت آتی ہے اور پولیس کی امداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ حالانکہ سینما کے مالکان اس بدعت کو آسانی سے روک سکتے ہیں۔

ہم نے متعدد بار پہلے بھی سینما کے مالکان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ٹکٹ بیچنے کا خاطر خواہ اور معقول انتظام کریں بلکہ چھوٹی کلاس کے ٹکٹوں کی فروخت کے لئے متعدد کھڑکیاں فراہم کریں تاکہ لوگ آسانی سے ٹکٹ خرید سکیں، معلوم ہوتا ہے بھیڑ بھاڑ کے مظاہروں اور تصادم کو وہ فلم کی کامیابی سمجھتے ہیں مگر فلم بینوں کو ان کے موجودہ طریق کار سے جو دشواریاں ہوتی ہیں مالکان کو انہیں ملحوظ رکھنا چاہیئے —— ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر سینماؤں پر دھوپ کے بچاؤ کا انتظام بھی نہیں ہوتا لوگ گھنٹوں کھڑکیوں کے آگے پسینے میں شرابور، ٹکٹ لینے کی دھن میں کھڑے رہتے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ سینما کے مالکان ان برائیوں کو کیوں دور نہیں کرتے کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ حکومت کا قانون ہی انہیں راہ راست پر لانے کے لئے حرکت کرے —— اگر یہ بات نہیں تو ان بدعتوں کو ختم کر کے سینماؤں کو صحیح معنوں میں تفریح اور آسائش گاہیں بنانا چاہیئے —— اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے، ورنہ موجودہ صورت حالات تو "عذاب" سے ہرگز کم نہیں —— امید ہے وہ ان تکالیف کو فی الفور دور کریں گے۔

خام فلم کا سوال ——!

پلاسٹک اور سیلو لائڈ انڈسٹری کے متعلق حکومت ہند کی نامزد کی ہوئی کمیٹی نے کئی مہینے بعد اپنی رپورٹ پیش کی ہے۔ اس رپورٹ میں خام فلم کی رسد کے متعلق کمیٹی نے لکھا ہے کہ اس وقت انڈسٹری میں پانچ بڑی بڑی کمپنیوں کی اجارہ داری ہے۔ یہ کمپنیاں اگفا اینسکو، کوڈک، دو پونٹ اور گیوا آرٹ ہیں اور جنگ سے پہلے یہ کمپنیاں آٹھ کروڑ فٹ فلم سالانہ درآمد کرتی تھیں۔ اگلے پانچ سال میں ہند کی خام فلم کی ضروریات تقریباً بیس کروڑ فٹ یعنی ڈھائی کروڑ مربع فٹ تک پہنچنے کی توقع ہے فوٹوگرافی کے فلم کی مانگ بھی تقریباً اتنی ہی ہے۔ خام فلم کی اتنی بڑی مقدار کو ملک میں تیار کرنے کے لئے تین کروڑ روپے کے سرمائے کی ضرورت ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شروع شروع میں یہ فلم بنانے کے لئے نہ صرف ہمیں کسی غیر ملکی کمپنی کی امداد اور ہدایت کی ضرورت پڑے گی بلکہ ہمیں کچا مال اور ادویہ بھی درآمد کرنی پڑیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کسی بھی نئے ادارہ کو اس سلسلہ میں ضروری مراعات دینے کے لئے تیار ہے۔ امید ہے ہمارے سرمایہ دار اس نفع بخش تجارت میں حصہ لینے کے لئے میدان میں آئیں گے۔

دلچسپ ادبی اور فلمی مرقع ——!

ادھر ہم پندرہ جون کو شائع ہونے والے خاص نمبر کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اُدھر شمع کے بیشمار پروانے اس کی اشاعت کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں، اکثر کو تو یہ ڈر ہے کہ کہیں سالنامہ کی طرح وہ اس کے مطالعہ سے بھی محروم نہ رہ جائیں۔ ہم انہیں مطلع کرتے ہیں کہ خاص نمبر کو حاصل کرنے کی صرف دو صورتیں ہیں یا تو وہ ابھی سے اپنی کاپی ایجنٹ کے ہاں محفوظ کر لیں، یا شمع کی سالانہ خریداری قبول کریں کیونکہ خریداروں کو سالنامہ کی طرح یہ نمبر بھی بالکل مفت پیش کیا جائے گا۔ خریدار خاص نمبر کو بحفاظت تمام منگانے کے لئے نمبر خریداری کے حوالے سے دفتر کو چھ آنے کے ٹکٹ رجسٹری خرچ کے لئے جلد از جلد ارسال کریں —— خاص نمبر معمولی ڈاک سے کسی خریدار کو نہیں بھیجا جائے گا، ایجنٹ حضرات مطلوبہ کاپیوں سے دفتر کو یکم جون تک مطلع کر دیں، دیر سے موصول ہونے والے آرڈر کی تعمیل نہیں کی جائے گی —— یاد رکھئے خاص نمبر کے اچھوتے مضامین نظم و نثر اور تازہ ترین رنگین تصاویر آپ کے ادبی ذوق کی آئینہ دار ہوں گی —— آپ اسے بار بار پڑھنے پر مجبور ہوں گے ——!

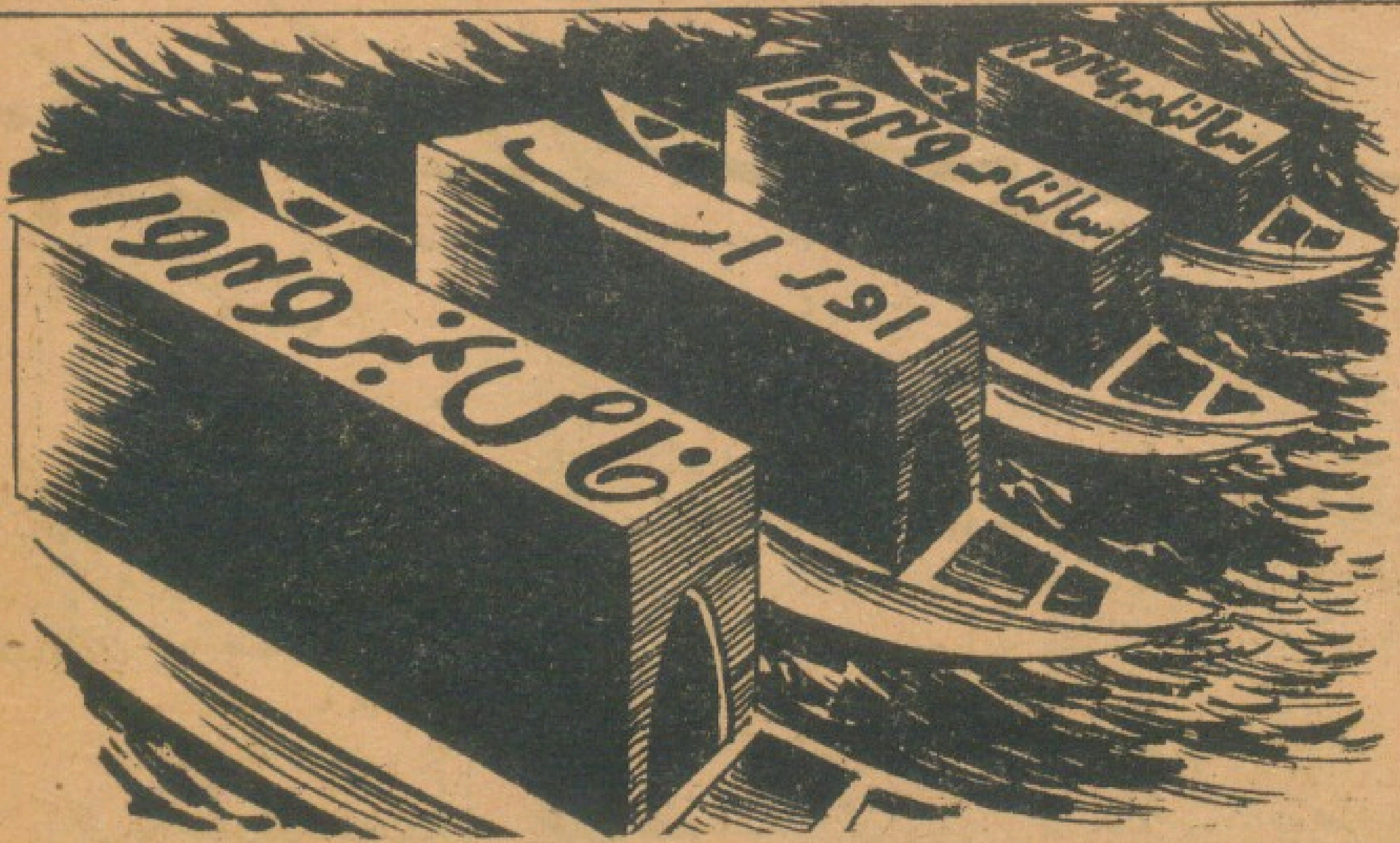

شمع ایک بار پھر اپنے پروانوں کو ۱۵ جون کے لگ بھگ جولائی کا شمارہ **خاص نمبر** کی صورت میں پیش کرے گا۔ اس خاص نمبر میں ماہرِ فن کار حصہ لے رہے ہیں۔ عمدہ افسانے، بہترین نظمیں، بے شمار دلکش تصویریں، دل چسپ سوال و جواب اور وہ سب کچھ جس کی وجہ سے شمع آپ کا محبوب پرچہ ہے۔ ڈھائی سو صفحوں کے خاص نمبر کی قیمت دو روپے ہوگی لیکن سالانہ خریداروں کو **مفت** دیا جائے گا ——— شمع اپنے سالانہ خریداروں کو اس خاص نمبر کے علاوہ اگلے نمبر بھی بالکل مفت پیش کرے گا۔

اگر آپ خریدار نہیں تو آج ہی سالانہ قیمت چار روپے آٹھ آنے اور چھ آنے **خاص نمبر** کے رجسٹری خرچ کے لئے یعنی کل چار روپے چودہ آنے بھیج دیجئے

جو لوگ پہلے ہی سے سالانہ خریدار ہیں ان کو اپنے خریداری نمبر کے حوالے سے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج دینے چاہئیں تاکہ خاص نمبر انہیں رجسٹری سے بھیج دیا جائے

ماہ نامہ شمع۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی

بچوں کے لئے پُرلطف چٹ پٹی کہانیاں

بادشاہ کا انعام

کیا آپ بھی انعام چاہتے ہیں ——؟ تو پھر بادشاہ کا انعام پڑھیئے۔ جس میں دو لڑکوں کی کہانی ہے کہ وہ پہلے کیا تھے۔ پھر کیا ہو گئے۔ ان پر کس کس طرح کے ظلم ہوئے۔ جنہیں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ قیمت چار آنے۔

شریر لڑکا

ایک تھا لڑکا بہت ہی شریر وہ بڑی ہی خوفناک شرارتیں کرتا۔ لوگوں نے اس کا نام خطرناک فتنہ رکھ دیا۔ لڑکے نے ہر ایک کو تنگ کیا اپنی نوکرانیوں کو زندہ جلا دیا۔ دوسرے بہت سے لوگوں کو آپس میں لڑوا دیا۔ اور بہت سی خوفناک دل ہلا دینے والی شرارتیں جن کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف چھ آنے

جادو کی بنسری

غریب ڈمبرو کو ایک بڑھیا نے جادو کی بنسری انعام کے طور پر دی تھی۔ وہ اس سے امیر بنا محلات بنائے باغات بنائے۔ پھر بادشاہ بنا لیکن ایکا ایکی وہ غریب بن گیا۔ ساری بادشاہت جاتی رہی کیوں بھلا —— بس پڑھ ڈالو۔ قیمت پانچ آنے۔

چور شہزادی

شہزادی اور چور —— ہاں بھئی ایک شہزادی تھی۔ بیچاری قسمت کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے ایک جگہ پہنچی وہاں وہ چوری کرنے پر مجبور ہوئی۔ اور پہلی ہی چوری پر پکڑی گئی۔ وہ ایک محل میں تھی۔ اور ایک شہزادے نے اسے پکڑا تھا —— پھر —— ؟ یہ تو پڑھ کر ہی معلوم ہوگا
قیمت صرف چار آنے

چار بہنیں

ایک کسان کی چار لڑکیاں تھیں۔ جو اس کے مرنے کے بعد سلوک اور اتفاق سے نہ رہ سکیں اور ظلم وستم کا وہ عبرتناک نتیجہ نکلا کہ آج تک کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا بار بار پڑھ کر بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ قیمت پانچ آنے

گھسیٹا کی بھتنا شاہی

گاؤں والے گھسیٹا کو بھوت سمجھ کر پریشان کرتے رہے اور وہ گاؤں والوں کو تنگ کرتا رہا۔ دونوں کی پریشانیاں اس قدر دلچسپ ہیں کہ ایک ایک سطر کو پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ بہت ہی مزیدار منظوم کہانی ہے۔ اگر کوئی بچہ بغیر ہنسے کتاب ختم کرے تو قیمت واپس۔
قیمت صرف آٹھ آنے

گپوں کی تجارت	سات آنے	تحفے	آٹھ آنے	نمک دار لطیفے	چار آنے
چمپا نے اڑنا سیکھا	چھ آنے	گوالا اور راجکماری	چار آنے	دلچسپ پہیلیاں	چار آنے
راجکماری چمپا	چھ آنے	ہمارے آس پاس	چھ آنے	پڑھائی ختم	نو آنے
شاہ قم قم	سات آنے	دنیا کی مشہور کہانیاں حصہ اوّل	چھ آنے	جھولے	آٹھ آنے
پک نک	سات آنے	دنیا کی مشہور کہانیاں حصہ دوم	چھ آنے	پانچ کھیل	آٹھ آنے
شیخ چلی کا مدرسہ	چھ آنے	کہاوتوں کی کہانیاں حصہ اوّل	چھ آنے	آقا دانش مند	سات آنے
بچوں کے مشاعرے	سات آنے	کہاوتوں کی کہانیاں حصہ دوم	چھ آنے	بولتی چیزیں	سات آنے

شمع بک ڈپو، پھاٹک حبش خاں دہلی

دُکھتی رگیں

نشتر

میں نے موتی لال سے پوچھا نرگس اب تمہارے ساتھ نظر نہیں آتی ــــــ؟

ــــــ اس نے کہا گھر جا کر مجھے ہوش آتا تھا کہ جتنے روپے لے کر نکلا تھا وہ غائب ہیں

میں نے ریحانہ سے کہا گھوڑا تو آپ ماشاءاللہ خوب چلاتی ہیں کہاں سے سیکھا یہ۔؟

ــــــ اس نے کہا سیکھتی کہاں سے ــــــ لکھنؤ میں ہمارے ہاں بہت سے گدھے پلے ہوئے تھے

میں نے بیگم پارہ سے کہا آج کل وہ.... میرا مطلب "مار پٹائی" سے نہیں، وہ کچھ پرانے "مشغلے" جاری نہیں۔

ــــــ اس نے کہا بمبئی میونسپلٹی نے سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے۔

میں نے نرگس سے پوچھا سُنا ہے تم نے اب 'کھلونا' پڑھنا شروع کر دیا ہے

ــــــ اس نے کہا یونس صاحب اس میں میرے خلاف کچھ نہیں لکھتے۔

میں نے گیتا بالی سے کہا تمہاری فلمیں اب تو بالکل بے کار آ رہی ہیں

ــــــ س نے کہا "سہاگ رات" کا مزہ تو بس ایک ہی مرتبہ آتا ہے۔

میں نے "ایک" سے کہا نسرین کے متعلق کیا خیال ہے؟

ــــــ اس نے کہا دور سے ایک لمبا تڑنگا مرد اور قریب سے کچھ کچھ عورت کا "دھوکا" ہوتا ہے۔

میں نے جدن بائی سے کہا "انجمن" کی کہانی بہت پھسپھسی ہے نہ جانے آپ نے اس پر اپنا نام کیوں لکھوا دیا۔

ــــــ اس نے کہا آیندہ کے لئے میں نے "اُس" سے اچھی کہانی لکھنے کو کہہ دیا ہے۔

میں نے کیدار شرما سے پوچھا سُنا ہے تم اپنی ایک اور فلم میں بھی آ رہے ہو۔

ــــــ اس نے کہا ہاں ہیروئن کے کردار کے لئے ایکٹرلیں بہت پیسے مانگتی ہیں

میں نے دلیپ کمار سے پوچھا تم نرگس کے نام پر مسکرا کیوں دیتے ہو؟

ــــــ اس نے کہا ابھی میں کنوارا جو ہوں۔

میں نے نسیم سے کہا تمہارے میک اپ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے

ــــــ اس نے کہا تو پھر کیا ہوا۔ دوکان میں احسان صاحب کی شرکت ہے میرے بل کی رقم کا آدھا نفع تو اپنی ہی جیب میں آ جاتا ہے۔

میں نے منور سلطانہ سے پوچھا کیا آپ انگریزی بالکل نہیں جانتیں ــــ؟

ــــــ اس نے کہا کنٹرکٹ پر دستخط تو کر لیتی ہوں۔

میں نے نگار سے پوچھا جوہو پر جانا کم کیوں کر دیا؟

ــــــ اس نے کہا وہاں اب فوٹو گرافرز زیادہ آنے لگے ہیں۔

میں نے مدھو بالا سے پوچھا تمہارا نام تو اتنا پیارا ہے مگر خود....

ــــــ اس نے کہا کیدار شرما تو مجھے 'پیارے' ہی کہتا ہے

میں نے مینا سے کہا تم بہت تنگ بلاؤز پہنتی ہو۔ بالکل ہی چپک جاتا ہے۔

ــــــ اس نے کہا اسی طرح تو سیٹھ لوگوں

سے دوسروں کے کنٹریکٹ بھی مل جاتے ہیں

میں نے ملکۂ بائی آف ثریلے سے پوچھا آپ ثریا کو تیرنے سے کیوں منع کرتی ہیں

ـــــ اس نے کہا آج کل جوہو پر لائف گارڈ بہت کمزور ہے

میں نے چاند برق سے کہا مجھے آپ کے سسر کی موت کا افسوس ہے۔

ـــــ اس نے کہا ہاں وہ کچھ زیادہ چھوڑ کر نہیں مرے۔

میں نے نئی اداکارہ نمی سے کہا راج کپور تو تم سے کچھ نہیں کہتا؟

ـــــ اس نے کہا کہتا کیوں کر ـــــ میں اونچی ایڑی کی سینڈل پہننے لگی ہوں

میں نے شانتا کنور سے کہا آپ باتیں کم کرتی ہیں اور مسکراتی زیادہ ہیں۔

ـــــ اس نے کہا یہ سیٹھ لوگ بھی تو کام کم دیتے ہیں اور وعدے زیادہ۔

میں نے میرٹھ والی پارو دیوی سے کہا وہ ٹنڈن صاحب کا ۱۹ ہزار والا بنگلہ یاد ہے۔

ـــــ اس نے کہا پہلے میں وہاں کرائے پر چلتی تھی اور اب میں اسے کرائے پر چلا رہی ہوں۔

میں نے گیتا نظامی سے پوچھا تم نے عدالت میں اپنی بچی موہنی کے باپ کا نام بتانے سے کیوں انکار کر دیا۔

ـــــ اس نے کہا معلوم ہوتا تو بتاتی

میں نے مینا سے پوچھا تم تاج محل ہوٹل تو جاتی رہتی ہوگی۔

ـــــ اس نے کہا ہاں ہر ہنی مون پر جاتی ہوں۔

میں نے ششی کلا کے نئے نئے خاوند سے پوچھا تم نے بڑا اچھا ہاتھ مارا

ـــــ اس نے کہا ششی کے پڑوس میں مکان لینے کے لئے پگڑی بھی تو خوب دینی پڑی تھی

میں نے ریحانہ سے پوچھا تمہیں انگریزی فلم کیوں پسند ہیں؟

ـــــ اس نے کہا اب تو ان میں سے بھی بوسہ بازی کے منظر کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

میں نے کامنی کوشل سے پوچھا دلیپ کمار کے ساتھ کام کرنے سے کیوں انکار کر دیا۔

ـــــ اس نے کہا بات بتانے کی نہیں۔

میں نے ثریا سے کہا اب تو تم نے بھی بیگم پارہ کی طرح مار دھاڑ شروع کر دی

ـــــ اس نے کہا اس کے بغیر اخباروں میں تذکرہ بھی تو نہیں ہوتا۔

میں نے کانن سے کہا تم نے گورنر کے اے ڈی سی سے کیوں شادی کی ہے

ـــــ اس نے کہا روپیہ تو میرے پاس بھی کافی ہے۔

میں نے وینا کماری سے پوچھا تم نے افسانے لکھنے کیوں چھوڑ دیئے۔

ـــــ اس نے کہا لوگ اب نقل فوراً تاڑ لیتے ہیں۔

میں نے وینا سے پوچھا آج کل الناصر بہت خوش رہتا ہے۔

ـــــ اس نے کہا اب میں نے رات کو دیر سے آنے کے اسباب پوچھنے چھوڑ دیئے ہیں۔

میں نے نرگس کے پبلسٹی انچارج شوکت ہاشمی سے کہا۔ سنا ہے بہت سے پروڈیوسر نرگس کا بائیکاٹ کرنے والے ہیں

ـــــ اس نے کہا ہاں مجھے تنخواہ بھی وقت پر نہیں ملتی۔

شرمناک افسانے

آٹھ کنواری شریف اور عالی شان لڑکیوں نے اپنی عصمت کس طرح برباد کی۔ ان کے الفاظ میں ان کی دردناک داستانیں ملاحظہ فرمانے کے لئے حضرت وہبی دہلوی کی اس عدیم المثال نصیحت خیز اور جذبات انگیز کتاب کو ملاحظہ فرمائیے اس کتاب میں معاشرت کی ان کمزوریوں کو عریاں کیا گیا ہے جو بسا اوقات بڑے بڑے خاندانوں کی عزت و آبرو پر پانی پھیر دیتی ہیں۔ یہ کتاب دراصل ایک فحش نہیں بلکہ نصیحت خیز تصنیف ہے جس میں مصنف نے حالات و واقعات کو اس حد تک عریاں کر کے پیش کیا ہے کہ اصل واقعات آنکھوں کے سامنے پھر جائیں۔ طرز تحریر اتنا موثر دلچسپ اور سلیس ہے کہ شاذ و نادر۔ نیا ایڈیشن جو بہترین کاغذ پر خوبصورت جلد کے ساتھ شائع کیا گیا ہے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں۔ دہلی

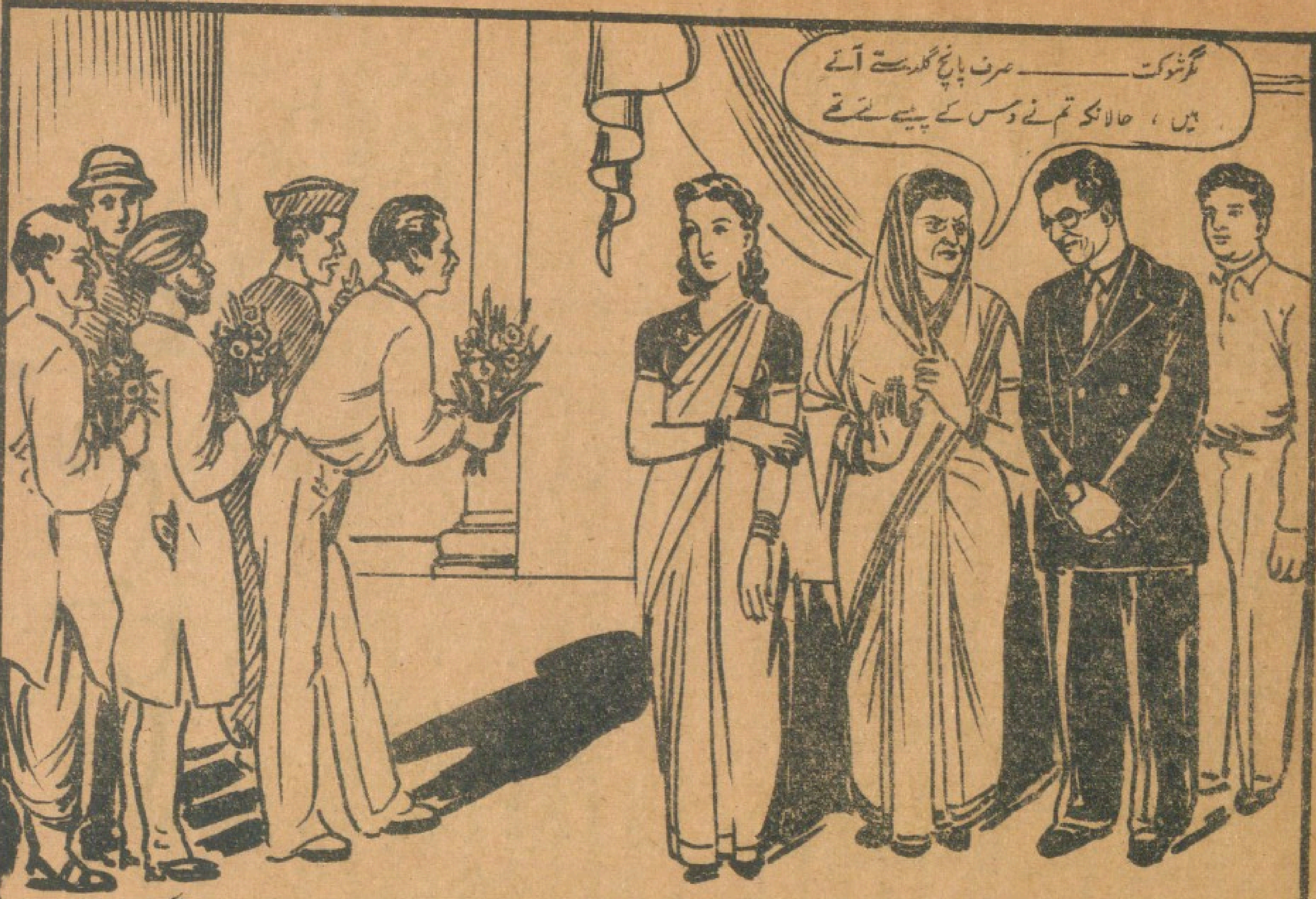

معلوم ہوا ہے کہ بائی جدن بائی ابھی تک نرگس کے پبلسٹی انچارج شوکت ہاشمی سے خفا ہیں کیونکہ "ستاروں کے ساتھ رات" کے ڈرامے میں کام کرنے پر نرگس کو مختلف لوگوں نے صرف پانچ گلدستے پیش کئے تھے حالانکہ بائی جی ان کو دس گلدستوں کے پیسے دے چکی تھیں ———— !

محبّت کی کہکشاں پر

آئینے

زندگی کی ناقابل برداشت تلخیوں سماج کی ستم ظریفیوں محبت کی سلگتی چنگاریوں اور حسین دوشیزاؤں کے سینۂ شفاف میں دھڑکتے دلوں کا عکس "آئینے" میں دیکھیے۔ تیکھا تیکھا طنز، ہلکا ہلکا مزاح اور شگفتہ شگفتہ انداز۔ یہ ہیں لاما نند ساگر کے افسانوں کی خصوصیات کنائے اور اشارے سے وہ کام کیا ہے کہ وضاحت منہ تکتی رہ جائے۔

قیمت :۔ تین روپے

تازیانے

یہ تازیانے ہیں عشق و محبت کے پروانوں پر تمناؤں آرزوؤں اور ارمانوں کے شدید دباؤ سے سماج سے باغی ہونے والی جوانی پر۔ ملک کے پندرہ بہترین لکھنے والوں کے تازہ ترین افسانے، کرشن چندر، اوپندرناتھ اشک، احمد ندیم قاسمی، لاما نند ساگر اور راجندر سنگھ بیدی وغیرہ وغیرہ

قیمت

دو روپے چار آنے

نئی کروٹ

شہزادہ ایاز کے بیباک اور جری قلم نے سوسائٹی کے ان ڈھکے چھپے جرائم کو برہنہ کیا ہے جنہیں ہم دیکھتے تو ہیں لیکن اپنے اندر جرأت لب کشائی نہیں پاتے۔ جن کا تند اور شدید احساس ہمارے ضمیر اور جذبۂ انسانیت کو جھنجوڑتا ہے۔ جن کے اظہار کے لئے ہماری زبان تڑپتی ہے۔ لیکن جھوٹے اخلاق اور کھوٹے سماج کا عفریت ہماری گویائی بینائی اور سماعت کو سلب کر لیتا ہے۔ لیکن ایاز نے سماج اور انسانیت کی لاش کا بڑی چابک دستی سے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

خواب وخیال

منشی پریم چند مرحوم ان چند ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے افسانوی ادب میں نئی قدریں اور نئی راہیں پیدا کیں خواب و خیال پڑھیے اور دیکھیے۔ جو پڑھتا ہے اسی کی داستان معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ مصنف کی چابک دستی اور فن کارانہ صلاحیتوں کی دلیل ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پیاسی آنکھیں

نوجوان فن کار دت بھارتی کے پندرہ دلکش افسانوں کا مجموعہ جن میں عورت کی زندگی کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے جہاں عورت کی جوانی گیلی لکڑی کی طرح سلگتی ہے۔ ارمان گندی نالی کے کیڑوں کی طرح رینگتے ہیں۔ تمنائیں دق کے مریضوں کی طرح سسکتی ہیں عورت کے وہ ناسور جو بہہ نہیں سکے۔

قیمت دو روپے

ڈگر

جواں فکر و جواں سال انقلابی شاعر الطاف مشہدی ایک ایسا شاعر ہے جس نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ڈگر اس کے گیتوں کا مجموعہ ہے۔ جن کو سلونی شاموں اور شبابی راتوں میں بیٹھ کر لکھا گیا ہے۔ ہر شعر شباب و مستیاں برساتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔— پڑھیے اور سر دھنیے

قیمت

ایک روپیہ آٹھ آنے

شمع بک ڈپو، پھاٹک حبش خاں دہلی

> یہ عنوان مسٹر بھاری بھرکم کی سولہ آنے ملکیت ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم اس میں قلم اندازی کر سکیں۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم ان کے نظریات عالیہ سے متفق ہوں اور ان کی ہر بات کو ٹھیک بتائیں، تاہم اتنا کہہ سکتے ہیں مسٹر بھاری بھرکم ایک بھاری بھرکم آدمی ہیں اور ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ اس لئے آپ ان کی تحریر میں کچھ نہ کچھ وزن ضرور پائیں گے +
>
> ایڈیٹر

میں ساڑھی نہیں پہنوں گا ——— !

مسٹر شیام جو آج کل ہیرو کے رول میں پیش پیش نظر آتے ہیں حال ہی میں ایک فلم میں انہیں ساڑھی پیش کی گئی کہ وہ اسے باندھ کر اسٹیج پر درشن دیں۔ مگر انہوں نے یہ حسین و جمیل پیشکش محض اس لئے ٹھکرا دی کہ وہ "مرد" ہیں اور ساڑھی عورتوں کا لباس ہے، چنانچہ وہ اصرار کے باوجود اپنی ہٹ پر اڑے رہے ——— حالانکہ بمبئی ٹاکیز والا امتیاز علی اور مشہور مسخرہ چارلی یہ لباس بہت شوق سے پہنتے ہیں ——— جب دوستوں نے شیام سے استفسار کیا اور ان دونوں کی مثالیں دیں تو وہ مسکرا کر بولے "یہ دونوں مرد نہیں ہیں بلکہ 'مرد نما' ہیں ———" یہ 'مرد نمائی' بھی خوب رہی ——— کیونکہ بید کی طرح لچکیلی اور سرو کی مانند لمبی 'نرگس' نے اس "نمائی" سے کچھ یوں پردہ اٹھایا ہے کہ پتلون پہن کر اس نے مسٹر شیام ایسے مردوں کو کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے ——— کہتے ہیں یہ اس نے محض مسٹر شیام کو چڑانے کے لئے ایسا کیا ہے ——— مگر اس میں شک نہیں کہ نرگس قد و قامت کے اعتبار سے دور سے 'مرد' ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے جیا سن کے لحاظ سے شیام بھی دور سے عورت نظر آئے ——— بہر حال ان کے اس اقدام سے یار لوگوں کو ایک نیا شغل مل گیا ہے جس میں عورت اور مرد دونوں شریک ہیں، چنانچہ بمبئی کے بازاروں میں سر شام ایسے متعدد جوڑے نظر آتے ہیں جو خیر سے ہیں تو عورت، مگر پتلون ڈاٹے اور چھاتی تانے پھرتے ہیں ——— سر کے بالوں کو فلٹ کیپوں سے چھپاتے ہیں ——— اور نیم عریاں کلائیوں پر گھڑیاں سجی ہوتی ہیں ——— نرگس کے علاوہ یہ لباس جن پر پھبن دے رہا ہے۔ ان میں کمسنوں کے ساتھ ساتھ ادھیڑ عمر کی بھی نظر آتی ہیں ——— "ستارہ" کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے، سنا ہے اس نے ستارہ کے بجائے خود کو "مسٹر ستار" مشہور کر دیا ہے ——— یار لوگوں کا کہنا ہے کہ اب آصف ساڑھی باندھیں گے ——— جو پچھلے دنوں ستارہ بنارس سے لائی تھی ——— معلوم ہوا ہے اس قسم کا ردوبدل مہتاب اور سوڈی میں بھی ہو رہا ہے، یعنی سوڈی مہتاب کی سفید ساڑھی باندھیں گے اور مہتاب ان کی سفید پتلون زیب تن کرے گی، خیال ہے وہ اس نئے لباس کو رائج کرنے کے لئے منروا موویٹون، کی خدمات بھی حاصل کریں گے۔

اور اس لباس کی ایک فلم بنائیں گے ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

آدھی رات کا مہمان ——— !

یہ بمبئی کے کسی فلمساز ادارے کی آنے والی فلم کا نام نہیں بلکہ ایک واقعہ ہے ——— جو پچھلے دنوں میرین ڈرائیو پر آدھی رات کو پیش آیا ——— ہوا یہ کہ ایک مشہور اداکارہ جو خیر سے میرین ڈرائیو پر رہتی ہے ——— آدھی رات کو پڑوسیوں نے اس کے مکان میں شور کی آواز سنی اور

ادھر دوڑے ــــ سمجھے ہوں گے کوئی چور دور آ گیا ہوگا ــــ موقعہ پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ معاملہ ہی کچھ اور ہے ــــ مشہور اداکارہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف تھی کہ گھر والوں کی آنکھ کھل گئی اور عین موقعہ پر دونوں کو پکڑ لیا ــــ پڑوسیوں نے بھی لعن طعن کی اور ڈرائیور کی خوب مرمت کی ــــ خیر سے یہ اداکارہ ابھی "ناکتخدا" ہے اس لئے غیر شادی شدہ اداکاراؤں کے ورثا کو خطرہ محسوس کرنا قدرتی بات تھی ــــ چنانچہ انہوں نے اپنے نوجوان ڈرائیور کو ملازمت سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ڈرائیوری کے پردے میں لمبے لمبے ہاتھ مارتے ہیں وہ اب ایسے ڈرائیوروں کی تلاش میں ہیں جو معمر ہوں، بلکہ "آنٹ ثریا" اور جدن بائی آنٹ نرگس" تو اس کوشش میں ہیں کہ ان کی "معصوم" بچیوں کے لئے کوئی عورت ڈرائیور رکھی جائے۔ تاکہ یہ خطرہ ہی لاحق نہ ہو ــــ چنانچہ انہوں نے بعض مقامی اخبارات میں ایسی عورتوں کے لئے اشتہار دے دیا ہے جو موٹر چلانا جانتی ہوں، وہ انہیں معقول تنخواہ دیں گی۔ رہنے کے لئے کوارٹر بھی دیں گی ــــ سنا ہے وہ ایکسٹرا گرلز جنہیں مہینوں میں ایک آدھ مرتبہ رول ہاتھ آتا ہے ٹیکسی چلانا سیکھ رہی ہیں تاکہ وہ ڈرائیور کی خدمات انجام دے سکیں۔

ایک اور طوائف صفت اداکارہ ــــ!

بمبئی کی پولیس جس نے زناکاری کی لعنت ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ حال ہی میں اس نے ایک اور "اداکارہ" کو پکڑ لیا ہے ــــ ایک شاہدہ بانو! جو دیپتا دیوی کے نام سے اداکاری کو چمکا رہی تھی ــــ "پکڑ دھکڑ" کے اس ڈرامے کی ہیروئن ہے ــــ اس نے تین اوکھی سیوا میں بھی کام کیا ہے ــــ سنا ہے یہ تنہا یہ دھندہ انجام نہ دیتی تھی بلکہ ایک "نذیر علی" میوزک ڈائرکٹر بھی اس "کار خیر" میں اس کا ہاتھ بٹاتے تھے ــــ پولیس نے حسب معمول ایک فرضی گاہک کو ان کے مکان پر بھیج دیا ــــ چار سو میں معاملہ پٹ گیا ــــ اور یہ طوائف نما اداکارہ ابھی اس سے لگ لپٹ کی باتیں کر رہی تھی کہ پولیس والے جا دھمکے ــــ جامہ تلاشی سے چار سو کے نوٹ برآمد کر لئے ــــ اور اداکارہ موصوفہ کو مع میوزک ڈائرکٹر صاحب دھر لیا ــــ سنا ہے عدالت نے ضمانت پر اداکارہ کو رہا کر دیا ہے ــــ اور مقدمہ زیر سماعت ہے معلوم ہوتا ہے اس قسم کے پے در پے واقعات سے اچھے پائے کی اداکاراؤں

میں کافی سنسناہٹ پھیلی ہوئی ہے ــــ ان کا کہنا ہے کہ ان نام نہاد چھوکریوں نے ان کے معزز پیشہ کو بدنام کر دیا ہے ــــ وہ ایک طرف تو بوکھلا رہی ہیں اور دوسری جانب گھبرا رہی ہیں تاکہ قصہ پاک ہو ــــ مگر شادی کے بعد بھی یہ واقعات بند نہ ہوئے تو؟ کیا بڑی بوڑھی اداکارائیں سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کریں گی؟

اسٹوڈیو یا عشق گڑھ ــــ!

ایک ادھیڑ عمر کے ویلن آج کل ایک کمسن اداکارہ کے ساتھ عشق فرما رہے ہیں ــــ کہتے ہیں انہیں اس بیماری کا دورہ ایک ہی بار پڑا ہے ــــ یعنی عشق کی ابتدا اسٹیٹ ہی پر ہوئی ہے ــــ اور انتہا بھی ــــ یعنی ان کا عشق ابھی ابتدائی منزلوں میں تھا کہ یار لوگوں نے غل مچا دیا ــــ اڑتے اڑتے اس شور و غل کی آواز پولیس کے کان میں بھی جا پڑی ــــ اور اس نے تفتیش شروع کر دی ــــ ویلن صاحب کا کہنا ہے کہ وہ ادھیڑ عمر ہیں اور عشق فرمانے کے ناقابل ــــ اور شوخ اداکارہ جو غالباً پولیس کے ڈر سے بدل گئی ہے ــــ بھی اس عشق بازی سے منکر ہے۔ مگر بُرا ہو رقیبوں کا جو سوئی کا بھالا بنا رہے ہیں اور ویلن کو پھانسنے پر زور دے رہے ہیں بعض کا کہنا ہے کہ معاملہ ابھی پولیس تک نہیں پہنچا بلکہ ویلن کو محض دبا دیا گیا ہے ــــ تاہم ویلن صاحب اسے بھی فلمی اور روایتی ناکامی سے موسوم کر رہے ہیں اور جی ہی جی میں کمسن اور بھولی بھالی اداکارہ کو کوس رہے ہیں ــــ ایک ویلن کی اس ناکامی اور نامرادی سے سنا ہے بمبئی کے "ویلن" بطور پروٹسٹ ایک جلسہ بلا رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں ویلن کا سرٹیفکٹ دے کر فلمسازوں نے انہیں سچ مچ ویلن بنا کر رکھ دیا ہے ــــ یعنی ناکامی کا پٹہ ہمیشہ کے لئے ان کے گلے میں ڈال دیا ہے ــــ اور ان میں ایک آدھ اگر دلیری ظاہر کرتا ہے تو اسے پولیس کا رعب دیا جاتا ہے ــــ خیال ہے ان کا جلسہ کافی کامیاب رہے گا ــــ کیونکہ "فلمی ویلنوں" کے علاوہ سچ مچ کے ویلن بھی بھاری تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ خیال ہے یہ سب اس اجلاس میں شرکت کریں گے!

شانتا کنور

"روشنی — ہاں اور روشنی — کیمرہ کا رخ درست کرو — ہاں بالکل ٹھیک! یکایک ہدایت کار اس سے مخاطب ہو کر بولا۔ آپ بالکل کیمرہ کی سیدھ میں کھڑی ہوں — چہرے پر ذرا مسکراہٹ، ہونٹوں پر کچھ شگفتگی — ہاں اب کہیے —؟"

"میں.... میں" وہ روشنی دیکھ کر گھبرا گئی، اس کی آنکھیں چندھیا گئیں — اِدھر اُدھر دیکھنے لگی — اسٹوڈیو کے لوگ اسے تعجب سے دیکھ رہے تھے کوئی مسکرا رہا تھا اور کوئی اس کی ناکامی پر افسوس کر رہا تھا — وہ سچ مچ گھبرا رہی تھی۔ الفاظ کٹ کٹ کر حلق سے نکل رہے تھے۔ آخر کار وہ مایوس ہو کر اسٹیج سے بھاگ گئی، اور اس سے زیادہ ہدایت کار مایوس نظر آتا تھا — ایک حسین اور نو عمر لڑکی اسٹیج پر کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ اسٹیج پر آنے کا یہ اس کا پہلا اتفاق تھا — یوں تو وہ کالج کی اسٹیج پر متعدد بار آ چکی تھی سہیلیاں اسے شانتا کنور کی بجائے "ٹوال نیس" کے پیارے نام سے پکارتی تھیں مگر یہ "ٹوال نیس" آج اسٹوڈیو کے اسٹیج پر اداکاری کے جوہر نہ دکھا سکی، اسٹوڈیو کی اسٹیج کالج کی اسٹیج سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ شاید اسی لئے کمسن شانتا یہاں کامیاب نہ ہو سکی، اور وہ اس ناکامی سے کچھ اس طرح متاثر ہوئی کہ اسٹیج سے کئی ماہ روپوش رہی — حالانکہ وہ ایک فلمی اپسرا بننے کے جال بُن رہی تھی یہی شوق اسے پنجاب کی سرزمین سے کشاں کشاں بمبئی لے آیا تھا، خوش قسمتی سے اس کے والدین بھی اسے اداکارہ کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے، پڑھے لکھے معزز گھرانوں کی لڑکیوں کو اداکارہ بننے میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک طرف شرم و حیا دامن گیر ہوتی ہے اور دوسری طرف عزیز و اقارب کی مخالفت آڑے آتی ہے۔ شانتا کنور خوش قسمت اداکارہ تھی کہ اس کے سرپرست اس کے شوق کا ساتھ دے رہے تھے بے پناہ شوق اور گوناگوں مایوسیوں میں گھرنے کے بعد بہت سے لوگ حوصلے ہار دیتے ہیں مگر یہ "بہادر" لڑکی کئی ماہ کی خاموشی کے بعد پھر اسٹوڈیوز کے چکر کاٹنے لگی۔ اس مرتبہ اسے رنجیت فلم کمپنی میں سائیڈ رول مل گیا، چنانچہ وہ چند تصویروں میں کبھی سہیلی، اور کبھی معاون اداکارہ کے روپ میں آتی رہی — کیدار شرما نے نیل کمل بنانے کا اعلان کیا، یہ بھی ایک رول میں کھپ گئی — یہ بھی سائیڈ رول تھا — مگر اس مرتبہ وہ قدرے کامیاب رہی، پریم ادیب دیہاتی بنائے گئے تھے، یہاں بھی اسے بطور "معاون" شامل کیا گیا — اسے مزید کامیابی ہوئی، جب اداکارہ کو پے در پے، سائیڈ رول دیا جائے وہ کبھی ہیروئن بن سکتی ہے — یہ سوال اسے اکثر بے چین کرتا — کہتے ہیں بارہ سال کے بعد کوڑی کی بھی سنی جاتی ہے آخر کار جگدیش کی فلم آشا میں وہ ہیروئن بن گئی — اس کی تازہ

> وہ شیریں گفتار اور معصوم صورت اداکارہ جو متعدد بار ناکام ہو چکی ہے، اس کے اداکارہ بننے کا خواب کئی بار ادھورے رہ چکے ہیں، مگر یہ برابر کوشش کرتی رہی — آخر ہیروئن بن ہی گئی — شوخ اور فاخرہ لباس کی دلدادہ ہے — حسین ہے، پڑھی لکھی ہے —

تصویر ہے۔

متعدد فلموں میں چھوٹے چھوٹے رول ادا کرنے کے بعد کامیابی حاصل کرنا بظاہر بہت مشکل امر ہے، مگر اس اعتبار سے شانتا کنور کا کردار بہت عجیب و غریب ہے کہ وہ مایوسیوں سے کامیابی کے زینے پر پہنچی ۔ اور اب وہ بلندیوں پر اڑنے کی تیاریاں کر رہی ہے شانتا کنور ناکامی سے مایوس ہو کر کنارہ کش ہونے والی لڑکیوں کے لئے ایک سبق ہے ۔ فلمی میدان ہو یا کوئی اور مرکز، ہمت اور کوشش کے بغیر کامیابی محال ہے، وہ مغرور اداکارائیں جو کسی فلم میں ہیروئن سے کم درجے کا رول قبول نہیں کرتیں۔ اکثر بیکار رہتی ہیں، شانتا کی ہمت اور جسارت کو دیکھتے ہوئے ممکن ہے کہ یہ مستقبل میں ایک "بلند پایہ" اداکارہ سمجھی جانے لگے ۔

وہ اپنے لئے المیہ رول موزوں سمجھتی ہے۔ المیہ رول بہت معنی خیز کردار ہے، یوں تو دکھ کس کی زندگی میں نہیں آتے ——— بلکہ ہماری زندگی میں سکھ کم ہیں اور دکھ زیادہ، اس لئے شانتا کا انتخاب برا نہیں، یہ اس رول میں کہاں تک کامیاب ہے، صرف آشا، میں ہیروئن بننے سے شانتا کے بارے میں یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ وہ مصورۂ غم ہے تاہم اس کے لئے ترقی کے راستے کھلے ہیں۔

یہ نو عمر ہے، خوبصورت ہے، تعلیم یافتہ ہے، فیشن زدہ ہے بہترین لباس زیب تن کرتی ہے جو اس کے بوٹے سے قد پر بہت بھلا لگتا ہے۔ اسے لذیذ کھانوں سے بڑی رغبت ہے، جن کے پکانے میں بہت مشتاق ہے ۔ افسانوں کی کتابیں بہت شوق سے پڑھتی ہے، بظاہر بہت معصوم نظر آتی ہے۔ مگر جب بات چیت کرتی ہے تو بلا کی شوخ معلوم ہوتی ہے ——— اور مخاطب اپنا سا مونہہ لے کر رہ جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس سے دوبارہ ملنے اور بات چیت کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔

ابھی خیر سے کنواری ہے، بہرحال دیکھئے یہ شیریں گفتار، شیریں مقال، اور معصوم صورت اداکارہ کس کے پلے بندھتی ہے۔

کیا آپ نے اپنے خریداری نمبر کے حوالے سے خاص نمبر کی رجسٹری کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج دئے ———؟

آشاؤں کے دوراہے پر

افسانوی شاہکار

ثریا	آغا اشرف	ایک روپیہ آٹھ آنے
شیطان	جبران خلیل	ایک روپیہ آٹھ آنے
شب غم	ایم اسلم	دو روپے
ستارۂ صبح	راجہ مہندی علیخاں	دو روپے
سچی کہانیاں	پریم پجاری	تین روپے
سیب کا درخت	قاضی عبدالغفار	ایک روپیہ آٹھ آنے
چھلکے	قدوس صہبائی	تین روپے
نئے خاکے	قدوس صہبائی	ایک روپیہ بارہ آنے
جوانی کی سیہ کاریاں	آغا اشرف	ایک روپیہ آٹھ آنے
سحر ہونے تک	رضا زیدی	دو روپے بارہ آنے
ہندوستان ہمارا	رضا زیدی	دو روپے
صحرانورد کے رومان	مرزا ادیب	تین روپے
دنیائے آرزو	مرزا ادیب	دو روپے
گل فرنگ	ایم اسلم	دو روپے آٹھ آنے
انگبیں	عطاء اللہ پالوی	تین روپے
پروین	عطاء اللہ پالوی	دو روپے چار آنے
بیوی کی تلاش	احسان	ایک روپیہ بارہ آنے
رسوائیاں	احسان	دو روپے
راگنی	انور کمال	ایک روپیہ
روشنی اور سائے	انور کمال	دو روپے
جھلکے	برق صہبائی	دو روپے چار آنے
حسن و شباب	ماہر القادری	دو روپے
ریحانہ	الطاف مشہدی	ایک روپیہ

لنڈا اسمبلی	ترمذی	ایک روپیہ آٹھ آنے
پکوڑی	حاجی بقل بطورز	ایک روپیہ بارہ آنے
حجاب	مختلف خواتین	دو روپے
شہید نفیس	سیاح سلامی	دو روپے
شاعر کی بیوی	یکتا	ایک روپیہ
نفرت	گوپال متل	دو روپے
سنہرے سپنے	تنویر	ایک روپیہ
پراسرار اجنبی	چسپرد	چھ آنے
دربار حرام پور	شرر	ایک روپیہ آٹھ آنے
افکار نو	جمیل احمد	ایک روپیہ چار آنے

منشی تیرتھ رام فیروزپوری کے ناول

شہید		تین روپے
نولکھا ہار		چار روپے
پیلا ہیرا		تین روپے
کارنامہ جات آرسن لوپن		تین روپے
〃 〃 شرلک ہومز		تین روپے آٹھ آنے

یہ سب کتابیں اونچے پائے کے لکھنے والوں کی ہیں۔ اور یہ اتنی دل چسپ ہیں۔ کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہ چاہے گا۔

ان میں سے اپنے ذوق کی کتابیں منتخب کرلیں۔ اور جتنی جلدی ہوسکے منگالیں۔

چڑیا کی تکی	تین روپے آٹھ آنے
حور ظلمات	ایک روپیہ بارہ آنے
زہری بان	تین روپے
منزل مقصود	تین روپے
خونی چکر	تین روپے آٹھ آنے
محلات شاہی کے اسرار حصہ اوّل	چار روپے
〃 〃 〃 دوم	چار روپے
ڈاکٹر فومانچو کا انتقام	دو روپے آٹھ آنے
ڈاکٹر فومانچو کی تلاش	دو روپے بارہ آنے

شاہکار ناول

چاند سا چہرہ	محمد رحیم	چار روپے آٹھ آنے
زارینہ	〃	دو روپے آٹھ آنے
تازیانہ	〃	ایک روپیہ آٹھ آنے
چاند سورج کی چوری	〃	دو روپے
پتھر سے ہیرا	سعید بریلوی	دو روپے
نور و نار	پرویز	دو روپے
دھند	پرویز	دو روپے
دھبے	پرویز	دو روپے آٹھ آنے
اپنا گھر	مائل ملیح آبادی	ایک روپیہ آٹھ آنے
فلمی پریوں کی داستان		ایک روپیہ چار آنے
ساقی	آتش	ایک روپیہ چار آنے
کوچوان	پریم چند	دو روپے
غریبوں کی بہشت		ایک روپیہ چار آنے
زینت	قیسی رامپوری	ایک روپیہ آٹھ آنے

یہ اور ہر قسم کی کتابیں منگاتے وقت شمع بک ڈپو کو یاد رکھیے۔

زمانہ ساز	سرت چندر	تین روپے
آوارہ	سرت چندر	چار روپے
خانما برباد	سرت چندر	تین روپے آٹھ آنے
کملا	راجہ مہندی علی خاں	دو روپے
آنسو	سیتا دیوی	ایک روپیہ آٹھ آنے
جنت جہنم	سیتا دیوی	دو روپے

رابندر ناتھ ٹیگور کے شاہکار

گیتا نجلی	ایک روپیہ چار آنے
اندھیرے میں	دو روپے
ڈاک گھر	بارہ آنے
چوکھیر والی	تین روپے
کمودنی	ایک روپیہ آٹھ آنے

بیش قیمت کتب

صنعت وحرفت سے دولت پیدا کرنیکے راز	دو روپے
صنعت وحرفت کے پوشیدہ راز	چار روپے
صنعت وحرفت کے قیمتی راز	تین روپے
رہنمائے صحت	پانچ روپے

سیاسی کتب

باغی جواہر	چمن لال	چار روپے
میری زندگی	گاندھی جی	تین روپے
میری ڈائری	وجے لکشمی پنڈت	ایک روپیہ آٹھ آنے
اگست گڑبڑ	چمن لال	پانچ روپے
خیالات گاندھی	نرمل چند	دو روپے
انقلاب زندہ باد	چھبیل داس	ایک روپیہ آٹھ آنے
آج کی دنیا	”	تین روپے
انقلابی انگارے	پنڈت نہرو	ایک روپیہ آٹھ آنے
جواہر لال کی کہانی (ہندی)		پانچ روپے
جواہر لال کی کہانی (اردو)		پانچ روپے آٹھ آنے

جھنکاریں

یہ جھنکاریں ہیں لوٹے ہوئے ارمان بھرے دلوں کی ـــــ محبت کی آگ میں جلنے والے دلوں کی پر سوز دھڑکنوں کی ـــــ دنیا اور سماج سے چھپ چھپ کر ملنے والے اندیشوں کی ـــــ اور اس چمکتے روپے کی ـــــ جس کے عوض ہر رات ایک نئی جوانی ہوس کاروں اور شہوت پرستوں کی بھینٹ چڑھتی

بیس افسانے ـــــ قیمت دو روپے

زنجیریں

زنجیریں پڑی ہیں حسن کے بڑھتے ہوئے قدموں میں۔ ارمان بھرے دل میں ـــــ حسین سپنوں، سوکھی پتیوں کی طرح سہانے والے ارمانوں اندھی جوانیوں اور اندھے ارمانوں کی دھندلی لکیریں جیسے نئے راستے پیدا کر کے دل کی دھڑکنیں دوبالا کرنے والے نوجواں کے لئے حسن کی سلگتی چنگاریاں ـــــ ۲۷ افسانوں کا اچھوتا سنگم۔

قیمت:۔ دو روپے

آسان اردو شارٹ ہینڈ

ہند سرکار دفتروں میں ہندوستانی رائج کرنے والی ہے

نیز پاکستان کی زبان بھی اردو ہی ہوگی۔ اس وقت اردو اسٹینو گرافرز کی ضرورت ہوگی۔ آپ ہماری کتاب آسان اردو شارٹ ہینڈ کے ذریعہ گھر بیٹھے بلا کسی استاد کی مدد کے اردو اسٹینو گرافر بن کر اپنا مستقبل شاندار بنائیے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

گل کاری

اس میں جمپر کے گلے کو نے بیل بوٹے۔ کراس اسٹیچ موتیوں کا کام خوشنما مناظر تکیئے کے اشعار کٹ ورک وائٹ ورک فلاور باسکٹ کے بے شمار نادر و نئے نئے نمونے پیش کئے گئے ہیں

قیمت:۔ چار روپے

پُراسرار فقیر

ایک فقیر کی داستان حیات و معاشقہ اس میں بے مثال حسن بھی تھا۔ اور فقیرانہ جاہ و جلال بھی، واقعات کا حیرت انگیز انکشاف پڑھنے والوں کو محو بنا دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

شمع بک ڈپو، پھاٹک حبش خاں دہلی

نئے انداز

راز داں

گلف کا میدان ——

راج (بال کو سٹروک دیتے ہوئے نگار کی طرف دیکھتا ہے) "ڈرتا ہوں کہیں تمہیں لگ نہ جائے ——"

نگار (مسکرا کر) "ہاں —— کبھی گلف کھیلنے کا موقعہ تو ملا نہیں —— مگر میں موم کی تو نہیں ہوں"

راج (اس کی پینٹ کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے) "چشم بد دور یہ لباس تو بہت جچ رہا ہے ——"

نگار (سر کو ایک طرف جھکاتے ہوئے) "دیکھئے آپ باتیں زیادہ کرتے ہیں اور کھیلتے کم ہیں ——"

راج "میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر لڑکیاں پینٹ پہننے لگیں تو یقیناً بہت بھلی معلوم دیں گی"

نگار (قدرے جھینپ کر) "میری تو ہیلتھ ٹھیک نہیں ہے —— آج کل کچھ بیمار رہتی ہوں۔ دراصل یہ ممی کا قصور ہے جس نے مجھے ایسی کھیلوں میں حصہ نہیں لینے دیا"

راج۔ (مسکرا کر) "یہ ممی لوگ بھی عجیب ہیں —— ان کا بس چلے تو اولاد کا گلا گھونٹ دیں"

نگار "چھوڑیے آپ نے بھی کونسا "ٹاپک" چھیڑ دیا ——!"

راج ہٹ لگاتا ہے

اور نگار بال کے پیچھے دوڑتی ہے

راج۔ (مسکرا کر) "پیاری تمہاری یہ جھولتی ہوئی لٹیں لہراتے ہوئے بال —— اور سٹک گھمانے کا انداز ——"

نگار۔ (ہانپ کر) "بال آؤٹ ہو گئی ہے ——!"

راج۔ (تعجب سے) "پکڑ —— کہاں ہے؟"

نگار۔ (چلا کر) "شوکت —— شوکت —— کہاں مر گئے؟"

شوکت۔ (ایک جھاڑی کی اوٹ سے سر اٹھا کر) "میں .... میں ...." (اٹھتا ہے) "بال کھو گئی کیا؟"

راج۔ (جیب سے دوسری بال نکال کر) "یہ لیجئے ایک اور آتی ہے ——" (سٹروک دیتا ہے)

(جواباً نگار بال لوٹاتی ہے)

راج ۔ (بال پیر تلے دبا کر) "آپ اپنی ہیلتھ کا خیال کیوں نہیں رکھتیں؟"

نگار ۔ (اپنے بال درست کرتے ہوئے) "آپ کو معلوم تو ہے کہ میری ممی بہت سخت ہیں ——"

راج ۔ "تعجب ہے کہ آپ پڑھی لکھی ہو کر ممی کی تابع ہیں "

نگار ۔ "دراصل شروع ہی سے ان کا رویہ کچھ ایسا ہی رہا ہے میرے ساتھ ——"

راج ۔ "میں جانتا ہوں —— آپ کی خواہش کو ہر مرتبہ انہوں نے کچل دیا —— آپ نے ایک دفعہ خودکشی کی کوشش کی تھی ؟"

نگار ۔ "دیکھئے آپ زخموں پر نمک نہ چھڑکئے ——" (سرد آہ بھر کر) "کون سی ایسی خواہش ہے جو کچلی نہ گئی ہو ——"

راج ۔ "مجھے آپ سے پوری ہمدردی ہے ——"

شوکت بال ڈھونڈ کر لاتا ہے

نگار ۔ "تم بکّر تو اچھے ہو —— مگر ہو سُست ؟"

شوکت "ذرہ نوازی کا شکریہ !"

راج ۔ "دیکھئے —— اسے کہیے کہ یہ وہیں بیٹھا رہے ——"

نگار ۔ "ہاں شوکت تم جاؤ —— اور سُنو یہ میرا اِسٹک ہینگر گلے میں ڈال لو —— میں تو تھک گئی ہوں "

شوکت (قریب آتے ہوئے) "آج کیا دشمنوں کی طبیعت بہت خراب ہے ؟"

نگار ۔ "شٹ اَپ —— میری طبیعت کیوں خراب ہونے لگی —— اچھا جاؤ اب "

راج ۔ "میرا خیال ہے آپ ایک پیالی چائے کی پی لیں ——"

شوکت (پلٹ کر) "ہاں مس صاحبہ —— حاضر کروں چائے !"

نگار ۔ "نو —— نو —— میں اچھی ہوں "

راج ۔ (اس کی پینٹ کو بڑی دلچسپی سے دیکھتا ہے) "یوں تو آپ سب ہی طرح کے لباس پہنتی ہیں —— مگر یہ حقیقت ہے کہ ——"

نگار ۔ (شرما کر) "بہت پسند ہے یہ لباس آپ کو ؟"

راج ۔ "کیوں نہیں —— کیوں نہیں ——"

نگار ۔ "تو یقیناً میرے بھونڈے اور لمبے جسم پر یہ اچھا نہیں لگ رہا ہوگا ؟"

راج ۔ "بالکل غلط —— مجھے بیحد پسند آ رہا ہے ——"

نگار ۔ (مسکراتے ہوئے) "شکریہ !"

راج ۔ (ہلکے ہاتھ سے سٹروک لگاتے ہوئے) "دیکھئے آؤٹ نہ ہونے پائے ——"

نگار ۔ (پتلی سی کمر لچکا کر) "آج ممی بہت خفا ہوں گی !"

راج ۔ "پرواہ نہیں —— ابھی تو کھیل شروع ہی ہے ——"

نگار ۔ (بٹ لگاتے ہوئے) "پیارے ایک گھنٹہ ہو چکا ہے ۔"

راج ۔ "مگر بوڑھے پرنس کے ساتھ تو آپ ——"

نگار ۔ (بات کاٹ کر) "دیکھئے آپ رہ رہ کر میرے زخم نہ کریدئے —— !"

راج ۔ "مجھے افسوس ہے —— بکّر کو بلائیے —— !"

نگار ۔ "کیوں —— آپ بھی تھک گئے —— ؟"

راج ۔ "مسز راج کے ساتھ ایک پارٹی میں جانا ہے "

نگار ۔ (سرد آہ بھر کر) "خوش قسمت ہے مسز راج "

(رَیک ہاتھ سے گر پڑتی ہے)

اب کیا ہوگا —— ؟

آٹھ افسانے جن میں محبت بھرے دلوں کی دھڑکنیں ۔ ارمانوں اور جوانی کا ٹکراؤ ۔ جوانی کے حسین خواب اور ان کی تعبیریں پوشیدہ ہیں ۔ ان پانچ افسانوں میں دوشیزاؤں کے دہکتے ہونٹوں کا رس اور ان کے بلوری جسم میں کوندنے والی بجلیاں ایک نئے انداز سے موجود ہیں

- —— آؤ ہم بھی کھیلیں
- —— جب جوانی ٹھوکر کھاتی ہے
- —— مال گاڑیاں
- —— غنڈے کہیں کے —— اور
- —— اُبھار

قیمت صرف ایک روپیہ

شمع بک ڈپو ۔ پھاٹک حبش خاں دہلی

ٹیلیفون نمبر ۱۷۰۵ تار کا پتہ "کلوریم" دہلی

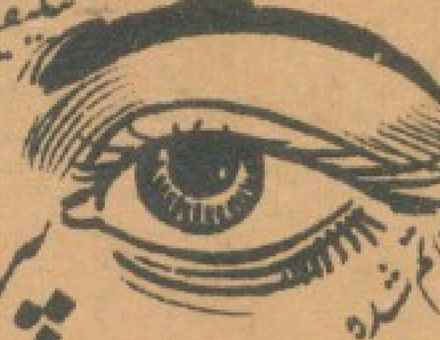

قائم شدہ ۱۹۲۲ء

پرل کلوریم آئی ڈراپ رجسٹرڈ

ہزارہا سفارشات و سرٹیفکٹ میں سے، خلاصہ سرٹیفکیٹ نمبر 4/6062/5

جناب حکیم اے۔ کیو۔ انصاری۔ کوٹ قلی خاں براستہ صادقیہ ریاست بہاولپور

مکرمی تسلیم۔ ثوابِ عظیم۔ واقعی پرل کلوریم آئی ڈراپ رجسٹرڈ امراض چشم کے لئے موجودہ دور میں یدمسیحا ہے اور موجد موصوف حقیقت میں قابل ستائش ہے میرا ایک آنکھوں کا مریض جس کو ڈاکٹر صاحبان جواب دے کر زندگی سے مایوس کر چکے تھے۔ پرل کلوریم آئی ڈراپ رجسٹرڈ کے استعمال سے مدارج صحت طے کرتا چلا جارہا ہے۔

گذشتہ دوائی ختم ہورہی ہے لہذا دو عدد چھوٹی شیشیاں پتہ ذیل پر بذریعہ وی پی. ارسال فرماکر مشکور فرمادیں۔

فوائد سوائے پیدائشی اندھے کے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو شفا دیتی ہے۔ اچھی آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھوں میں کبھی کوئی بیماری پیدا نہ ہوگی، باریک اور کثرت سے کام کرنے والوں کی آنکھوں کے لئے آب حیات ہے مفصل معلومات کے لئے ضرورت مند صاحبان **پرل کلوریم گائیڈ** مفت طلب کریں۔

قیمتیں پرل کلوریم آئی ڈراپ رجسٹرڈ سپیشل پوٹنسی بارہ روپے بارہ آنے نارمل پوٹنسی بڑی شیشی پانچ روپے چار آنے چھوٹی شیشی دو روپے بارہ آنے علاوہ محصولڈاک و خرچہ پیکنگ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی ہوگا۔

اپنے شہر کے انگریزی دوافروشوں سے طلب کریں یا پتہ ذیل سے منگوائیں

منیجر پرل اینڈ کمپنی رجسٹرڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۰۱۹ سول لائنز (S.D) دہلی

قرآنی نقشِ اعظم جسے کو چاہو اپنا تابعدار بنالو۔

نامرادی کا دور ختم ہوا

نقشِ قرآنی نامرادی کیلئے دنیا میں سب سے بڑا سہارا خدائے قدوس کا ہے ہر چہار جانب سے پریشانی کے آثار ہوں اور کوئی خاص اہم بات کسی طرح بھی حل نہ ہوتی ہو اور اس کی طرف سے ہر وقت طبیعت پریشان ہو کوئی مونس و غمخوار نہ ہو خدائے عزوجل کے کلام ربانی کی مدد سے ہر مشکل کو آسانی سے حل کر لیجئے۔ خدائے برتر و توانا کے کلام میں بڑی عظمت ہے۔ یہ قطعی ممکن ہے کہ اس قرآنی نقش کی برکت سے آپ شاد کام ہو جاویں۔ جو ایک خدا رسیدہ بزرگ کا خاص عطیہ ہے لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ الفقراء کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں؟ خواہ وہ کسی کا ہی کیوں نہ ہو، حاکم کا، عورت کا دوست کا، دشمن کا، خاندان کا، بیوی کا، افسر کا، ماتحت کا، ان سب کو مطیع و تابعدار بنانا، آقا اور افسر پر قابو پانا مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا غرض کہ تمام دلی مقاصد کے لئے تیر کی طرح اثر کرتا ہے حتےٰ کہ مقدمے کے سلسلے میں کچہری کے حاکم کو اپنے محبوب کو مرد کو عورت کو اجنبی کو غرض کہ جس کو چاہو اپنا بیدام غلام بنالو کیسا ہی مغرور کیوں نہ ہو اس نقش اعظم کو باندھ کر اس کے سامنے جاویئے آپ کی مرضی کے مطابق آپ کا کام غیر معمولی طریقے پر کرنے کیلئے تیار ہو جائیگا۔ دشمنی کو محبت سے بدل دینا راہ چلتے آدمی کو مسخر مطیع و ہم خیال بنالینا سات پردوں میں چھپے ہوئے محبوب کو کھینچ بلانا۔ تجارتی نفع۔ امتحان میں کامیابی، ادائیگی قرض، دافع بیماری دافع آسیب و سحر اور جملہ حل مشکلات شادی بیاہ رفع شر و فساد اور کشائش روزگار کیلئے یہ نقش ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے جس شخص کے گلے میں یہ نقش مبارک ہوگا وہ دنیاوی آفات سے مامون و محفوظ رہے گا۔ اور ہم چشموں میں سربلند رہے گا۔ صرف مسلم عوام کے لئے یہ نقش دیا جاتا ہے۔ اس نقش کے اعلان سے چنداں مالی منفعت ہی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ پبلک مفاد بھی پیش نظر ہے خرچ اشتہارات اور حق المحنت تین روپے پانچ آنے اور محصول رجسٹری لفافہ پانچ آنے۔

کل تین روپے دس آنے (۳/۱۰)

صوفی میاں چشتی آستانۂ عالیہ قرآن منزل جامع شاہجہانی دہلی ۵۴

نت نئے فلمی چٹکلے

بیربل

جملہ حقوق محفوظ

نرگس (ممی سے) "فلم انڈیا تو میری بڑی تعریف کرتا ہے"
ممی "ہاں بیٹی کبھی شمع کی بھی یہی رائے تھی"

ایک (کاردار سے) "کہیئے۔ آپ کا مرغ (ٹریڈ مارک) آجکل خاموش ہے!"
کاردار "مرغی کا ہے نا ——"

شوری (مینا سے) "پیاری اب تم زیادہ گھوما پھرا نہ کرو —— میری بیوی ہو"
مینا "ظہور راجہ، الناصر اور رضا میر بھی یہی کہتے تھے"

سہراب مودی (مہتاب سے) "لوگ بھی عجیب ہیں، ہم تم گھومنے کیا نکلتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہنی مون منا رہے ہیں"
مہتاب (شرما کر) "اب تو ہم بوڑھے ہو چکے —— دوسری دنیا کا ہنی مون منائیں گے"

فلمی سیٹھ (نئی ادا کارہ سے) "—— وہ ہدایت کار تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا —— مالک میں ہوں۔"
ادا کارہ (بھولے پن سے) "مگر وہ کہتا ہے کہ آپ اس کے بس میں ہیں"

دوست (ہمالیہ والے سے) "کہیئے آجکل کیا شغل ہے آپ کا؟"
ہمالیہ والا "وہی —— چھیڑ چھاڑ اور مار پٹائی"

ملاقاتی (جدن بائی سے) "میں کچھ علاج تجویز کردوں بے بی کے لئے ——!"
جدن بائی "مگر پہلے یہ بتائیے کہ آپ کا تعلق کسی اخبار یا رسالے سے تو نہیں ہے"

اکسٹرا (ویلن دوست سے) "آجکل مجھے کچھ کام کاج نہیں۔ کیا کروں؟"
ویلن "بیکاری میں مہارت پیدا کرو"

ادا کار کی بیوی (شوہر سے) "میں نے سنا ہے آپ ایک اور شادی کر رہے ہیں"
شوہر "مگر کسی ایسی ویسی لڑکی کے ساتھ تو نہیں کر رہا۔ وہ ادا کارہ ہے۔"

ہدایت کار کا دیہاتی دوست "کیوں جی فلم میں لوگ بڑے بڑے کیوں نظر آتے ہیں"
ہدایت کار "تاکہ کمزور بینائی کے لوگوں کو بھی نظر آئیں ——"

باتونی بیوی (شوہر سے) "میں چاہتی ہوں کہ فلموں کے لئے اپنا کوئی عجیب سا نام رکھوں؟"

شوہر "یہ کونسا مشکل ہے" قینچی "رکھ لو"

نکھٹو لڑکا (ماں سے) "امی میں چاہتا ہوں کہ فلم کمپنی میں کام کروں"
ماں "مگر وہ ایک نکھٹو کو کام دینا کیونکر پسند کریں گے"

اختر حسین (شوکت ہاشمی سے) "دیکھو وہ مس صاحبہ ابھی برابر بھیج دیا ــــ"
شوکت ہاشمی "حضور ــ وہ مونچھوں والے صاحب تو ایک عرصے سے ماہر سمجھے ہیں"

اداکارہ (ڈاکٹر سے) "مجھے تکلیف تو کوئی نہیں البتہ اسٹوڈیو سے جب لوٹتی ہوں تو دل گھبرانے لگتا ہے۔ اور سر چکراتا ہے"
ڈاکٹر "پھر آپ وہیں کیوں نہیں ٹھہر جاتیں"

نئی شادی شدہ اداکارہ (دوست سے) "خوب میری شادی پر آپ نے کورا سر خط بھیج دیا"
دوست (مسکرا کر) "تاکہ آپ ہونے والے شوہر سے باقاعدہ دستاویز لکھوائیں"

اداکارہ بیوی (اکلوتے بچے سے) "آؤ۔ میرا لال میرا منا"
شوہر (داخل ہوکر) "مجھے بلا رہی ہیں آپ؟"

ہدایت کار (ہیروئین سے) "میرا خیال ہے ہیرو کا رول خود سنبھال لوں ــ"
ہیروئین "تب تو مجھے کنٹریکٹ بدلوانا ہوگا"

ہیرو (ڈائرکٹر سے) "کل سیٹ پر ہیروئن نے میرے کپڑے پھاڑ دیے"
ڈائرکٹر "شاید تمہیں نہیں معلوم کہ وہ اداکاری کے ساتھ ساتھ درزی کا کام بھی کرتی ہے۔"

پیارے بچوں کا پیارا ماہنامہ

کھلونا

جسے اسی سال تک کے "بچے" بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور جس کے شوق میں بہت سے شریر لڑکوں نے بھی پڑھنا لکھنا سیکھ لیا ہے۔ جولائی میں اپنا اگست کا پرچہ سالنامہ بنا کر پیش کر رہا ہے۔ اس سالنامہ میں بے گنتی تصویریں، کارٹون، کہانیاں نظمیں لطیفے اور بہت سے انعامی مقابلے ہوں گے قریباً دو سو صفحوں کے اس سالنامے کی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی لیکن سالانہ خریداروں کو مفت دیا جائے گا۔ آج ہی اپنے یا اپنے بچوں کے لئے چار روپے بھیج دیجیے۔ سالنامہ کے بعد بھی گیارہ مہینے تک کھلونا آپ کو گھر بیٹھے ملتا رہے گا۔

ماہ نامہ کھلونا، پھاٹک حبش خاں - دہلی

"کھلونا" ــــــ آپ کا اپنا رسالہ

کیا آپ نے اپنی کاپی خرید لی؟

رنگِ بہار

سردار جلیل شیرکوٹی
ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

دلِ حزیں کچھ دنوں سے یارب نہ جانے کیوں سوگوار سا ہے
ہزار تسکین دے رہا ہوں مگر وہی انتشار سا ہے

چمن چمن میں کھلے ہیں غنچے کلی کلی پر اُبھار سا ہے
ترا تصرف ہے کارفرما خزاں میں رنگ بہار سا ہے

وہ مثلِ گل سُرخ سُرخ عارض، وہ مست نظریں وہ احمریں لب
ہزار پردوں میں بھی چھپائیں مگر وہ رُخ آشکار سا ہے

وہ اپنے وعدے وہ اپنی قسمیں ہزار بھولیں ہزار توڑیں
بایں ہمہ ان پہ اب بھی مجھ کو نہ جانے کیوں اعتبار سا ہے

کئی دفعہ مل چکی ہیں نظریں، کئی دفعہ مسکرا چکے ہیں
طبیعتوں میں مگر ابھی تک نہ جانے کیوں انتشار سا ہے

وہ بہکی بہکی ہوئی سی باتیں، قدم قدم پر وہ لغزشِ پا
چھپاتے لاکھ حالِ دل کو لیکن چھپا کے بھی آشکار سا ہے

ہر ایک آہٹ پہ دیکھتا ہوں پلٹ پلٹ کر میں جانبِ در
حقیقتاً منتظر نہیں ہوں مگر مجھے اِنتظار سا ہے

جو تم نہیں تھے تو یوں تڑپتا تھا جیسے ہو پر شکستہ طائر
اب آگئے ہو تو میرے دل کو سکون سا ہے قرار سا ہے

نگاہیں افسردہ اور غم آگیں، قنوطیت یاس و غم کا پیکر
جلیل کو جب کبھی بھی دیکھو، ملول سا سوگوار سا ہے

خاص پرائیویٹ!

میں جوانی کے دنوں میں پروفیسر اور ایڈوکیٹ کشمیر ہائی کورٹ رہا ہوں اب میری عمر ۶۲ سال کے قریب ہے۔ مجھے تمام عمر قوت مردمی کے متعلق شرطیہ بے ضرر اور تیر بہدف ادویات کی تلاش اور تجربات کا شوق رہا ہے اور میں گذشتہ ۳۲ سال سے پرائیویٹ طور پر ایسی ادویات تیار کروا کر راجاؤں۔ نوابوں۔ جاگیرداروں زمینداروں۔ تعلقداروں اور اعلیٰ طبقہ کے امراء و رؤسا کو دے رہا ہوں۔ چنانچہ یہ ادویات اس طبقہ میں بے حد مقبول ہو چکی ہیں۔ اب یہ ادویات عام پبلک کو بھی مل سکتی ہیں

اگر آپ جریان۔ احتلام ضعف باہ سستی۔ نامردی۔ سرعت .... یا عضو کے کسی بھی پرائیویٹ بدنی نقص میں مبتلا ہو گئے ہیں تو آپ مجھے اپنا مفصل حال تحریر کریں۔ میں آپ کے پرائیویٹ ذاتی حالات کے عین مطابق شرطیہ و بے خطا تیر بہدف دوائی تیار کروا کر صرف واجبی قیمت میں بھجوا دوں گا۔ نوجوان مجھ سے خاص ہمدردی اور خاص رعایت کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

نوٹ۔ میرا کوئی دواخانہ نہیں ہے اور میں فرمائش آنے پر مہینہ میں صرف دو چار دفعہ مریضوں کی ضروریات کے مطابق یہ خاص ادویات تیار کرواتا ہوں۔ یہ ادویات ہر موسم میں بخوبی استعمال ہو سکتی ہیں۔

مکمل گارنٹی۔ ان ادویات پر آپ کا آخری خرچ ہوگا۔ کیونکہ ان کے استعمال سے مکمل و مستقل صحت ہو جانے پر پھر آپ کو دنیا کی کسی دوائی پر ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

دیوان پنڈی داس چوپڑہ بی اے (سابق ایڈوکیٹ کشمیر ہائی کورٹ) **نئی دہلی قرولباغ**

مائلِ پرواز

کرشن گوپال عابد

"طلعت ـــــ"

"ہوں ـــــ" وہ گنگنائی

"خوبصورت ملکہ!" میں نے کہا

اس کے خمیدہ لب کپکپانے لگے

"تم ایک بہار ہو"

اس نے کچھ نہ کہا

"میرے پاس آؤ"

وہ میرے پاس آگئی

"بیٹھ جاؤ"

وہ بیٹھ گئی

"میری طرف دیکھو"

اس نے پلکیں اوپر اٹھائیں۔ تبسم اس کے ہونٹوں پر ابھر رہا تھا۔

"میں تمہاری محبت کا مجرم ہوں۔ مجھے اپنے ہونٹ چومنے دو ـــ" میں نے کہا ـــ اور میں نے دیکھا اس کی چھاتیاں کپکپانے لگی ہیں، ہونٹ لرزنے لگے ہیں اور نتھنوں پر پسینے رینگنے لگے ہیں۔ اس نے سینے پر آنچل پھیلا دیا اور اٹھ کر چلی گئی

گویا بہار ڈوب گئی

دور کارلٹن ہوٹل میں ابھی تک آرکسٹرا بج رہا تھا۔

کارلٹن ہوٹل میں ابھی تک آرکسٹرا بج رہا تھا

بلوریں میزیں اور آڑے ترچھے پڑے ہوئے مرمریں
جسموں کی طرف دیکھتے ہوئے میں نے کہا
"آؤ ناچیں ــــ"

ــــ اور ہال کی تیز چمک اور روشنی ہلکی نیلگوں روشنی
میں تبدیل ہو گئی۔ ہلکا اندھیرا پھیل گیا
"اندھیرا ہو گیا" میں نے کہا
"ہوں" اس نے حامی بھری
"نزدیک ہو جاؤ ــــ" اس کا جسم لرزنے لگا
"رات ڈوب رہی ہے"
اس نے کچھ نہ کہا
"کتنا حسن ہے!"
"بے انتہا!" ایک سانس اور بس۔ ایک سرگوشی اور بس
"لوگ اونگھ رہے ہیں" میں اس کی چھاتی کی لکیر کو
چھونے لگا۔

موسیقیت کی لہریں تھرا رہی تھیں
اس کے سینے کا ابھار سمندر کی وحشی لہروں کی طرح
اونچا ہی اونچا ہوتا جا رہا تھا ــــ دور سامنے سمندر تھا
روحوں کی طنابیں کھنچ رہی تھیں۔ ہونٹ نزدیکی کے احساس سے
سوکھ رہے تھے۔ مغرب میں ناریل کے پتے ناچ رہے تھے۔ ان
کے پیچھے رات ڈوب رہی تھی۔ آرکسٹرا معدوم ہو رہا تھا۔ اور
نیلگوں روشنی بال روم کے سایوں سے الجھ رہی تھی۔
آرکسٹرا ختم ہو گیا
وہ بے دم میرے سینے پر پڑی تھی
سامنے سمندر تھا۔
رات ڈوب رہی تھی
اس طرف اندھیرا تھا
میرے ذہن میں اس کے ہونٹوں کو چوم لینے کی دیرینہ
خواہش ابھر آئی
میں نے اس کے ہونٹوں کو چوم لیا۔
پھر جیسے یکبارگی فضا متزلزل ہو گئی ــــ اس کی
آنکھوں میں آگ آ چکی اور ہونٹوں پر نفرت۔ اس نے پھر

کر ایک تھپڑ میرے گالوں پر جڑ دیا
اور وہ چلی گئی
اور میرے ارد گرد ہیولے ناچنے لگے

"ڈارلنگ ــــ" میں نے کہا "غصہ تھوک دو ڈارلنگ۔ سنو دور کہیں گڈریا الغوزہ بجا رہا ہے ــــ نہیں، یہ تو تمہارے سانسوں اور ہچکیوں کی بازگشت ہے ــــ رات ہو گئی، فضا خوابیدہ ہے۔ اور تم اداس ہو؟ ــــ کیوں؟ کیا اس لئے کہ تمہاری منگنی ہو گئی ہے؟ مگر اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے؟ راشد ایک اچھا لڑکا ہے چھتر منزل کے اس پار اس کی کوٹھی ہے۔ پلازا میں کبھی کبھی اور ہر سنڈے آیا کرتا ہے ــــ کیا؟ رومال دوں؟ ــــ ارے، بسورتی کیوں ہو؟ ــــ پیچ پیچ ــــ یہاں دیکھو، یہ ندی ہے۔ یہ ہمارے لکھنؤ کی گومتی کی یاد دلاتی ہے۔ ایک لکیر کی مانند دکھائی دے رہی ہے۔ تمہاری کنواری مانگ بھی ایسی ہی ہے مگر تم کچھ بولتی کیوں نہیں؟ میں تم سے محبت کرتا ہوں، کاش ــــ ....
طلعت، طلعت ڈارلنگ آج اتنے عرصے کے بعد ملاقات ہوئی ہے اور تم اس طرح گم سم ہو؟ وہ یاد ہے پچھلے اتوار کی شام؟ ــــ نہیں یاد؟ مگر مجھے تو وہ شام یاد ہے اور کبھی نہ بھولی جائے گی۔ میں۔ میں ایک مرد ہوں، ہمیشہ سے برداشت کرتا آیا ہوں۔ مگر تمہاری آنکھوں میں میرے لئے ہمدردی کیوں؟ مجھے تو محبت کرنی ہے مگر تمہیں ــــ نہیں تم میری طرف کہاں دیکھ رہی ہو تم تو دور افق کی خلاؤں میں گھور رہی ہو، میں نے غلط سمجھا۔ تمہاری آنکھوں میں اداسی نہیں محبت کی مبہم سی لکیر ہے۔ تم خوش آیند تصورات میں ڈوبی ہوئی ہو۔ میں تو یوں ہی ــــ میں تو یوں ہی ــــ کیا گاڑی کا رخ موڑ دوں؟"

"طلعت ——" میں نے کہا

اس نے میری طرف نہ دیکھا

"مبارک ہو ——" میں نے پھر کہا میری آنکھوں میں ایک آنسو تھا۔

صحن میں خیمہ تھا۔ اس سے پرے ڈومنیاں پھٹے سروں میں باجے گا رہی تھیں۔ چاند ناچ رہا تھا۔ شمعیں روشن تھیں۔ کنواریاں چپ چاپ دور افق کو دیکھ رہی تھیں۔ کلیجے دہک رہے تھے۔ ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اور میرے احساس کی دنیا کا سکون کچلا جا رہا تھا۔

طلعت نے مجھے دیکھا، پھر چاند کو دیکھا، پھر ہاتھ بلند کئے اور ایک طویل انگڑائی لی۔ میرے سوئے ہوئے جذبے شعلے بن گئے حسن اپنے مرکز کی جانب مائل پرواز تھا۔ میں نے سمجھا وہ کچھ کہے گی مگر وہ بیگانہ روی سے چلی گئی

"مغرور لڑکی ——" میری خاموش نواؤں کے فراز نے کہا۔

اور باہر شہنائی کے سُر بلند ہوئے۔ کسی نے پھر بابل کا گیت چھیڑ دیا۔ میں اپنی محبت کے آنسو پونچھنے لگا۔ کتنی مغرور ہوگئی ہے آج طلعت ——

اور شہنائیاں بجتی رہیں

اور شہنائیاں ڈولی کو لے کر چلی گئیں

اور شہنائیاں ہچکیوں میں دب گئیں۔

اور شہنائیاں معدوم ہوگئیں

اور ایک کھٹک سی دل میں رہ گئی

چڑھتی ہوئی صبح کتنی اُداس تھی

طلعت لوٹ آئی مگر میں اس سے ملنے نہ گیا

پھر ایک روز طلعت مجھے کارلٹن میں ملی تو میں مونہہ پھیر کر چلا آیا۔ میری آنکھوں میں چند آنسو سسک رہے تھے

مگر ایک روز سمندر کے کنارے اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

"انور ——" اس نے کہا

میری آنکھوں میں شکوے تھے اور زبان چپ

"کیسے ہو ——؟" وہ میری آنکھوں کے گرد کالے حلقوں کو دیکھنے لگی

میں چُپ رہا

وہ بھی چپ ہوگئی

ہم دونوں پہلو بہ پہلو چلنے لگے۔

"تم کیسی ہو ——؟" میں نے پوچھا

اس نے بھی جواب نہ دیا

میرے احساسات پر چوٹ لگی۔ ابھی تک ایک مغرور لڑکی جس نے میری محبت کی قدر نہ کی، میری خاموش پرستش کو بیگانہ روی سے ٹھکرا دیا، میری آوارہ نگاہی پر ہنسی، جس نے مجھے انسان نہ سمجھا، جس کے حسن کے آگے میں بے دم ہوگیا، جس نے مجھے ٹھکرا دیا، جس نے مجھے ٹھکرا دیا....

مگر اب اس کی شادی ہوگئی ہے۔ راشد حسین ہے۔ دولت مند ہے۔ اس کی چار کاریں ہیں۔ بی اے پاس ہے۔ وہ مجھے خاطر میں کب لائے گی؟ مجھے چلے جانا چاہیئے۔ مجھے اپنے عشق کو جذبات کی رو سے بچانا چاہیئے۔ ورنہ وہ مجھے کہیں کا نہ رکھے گی۔ میرے صبر کا پیمانہ ٹوٹ جائے گا۔ میری آغوشِ گریزاں —— .... وہ مغرور ہے۔ اسے اپنے حسن پر ناز ہے۔ میرے احساسات کو روندتی آئی ہے۔ وہ بے حد مغرور ہے....

اس نے اپنا دوسرا ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے ہاتھوں میں کالی چوڑیاں تھیں۔ مگر میں نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا اور اپنا ہاتھ بھی چھڑا کر اسے اکیلا چھوڑ کر چلا آیا۔ اپنی شکست پر رونے کے لئے

اور وہ مجھے بلاتی رہی اور میں چلا گیا میرے ڈوبے ہوئے نغمے دم توڑ رہے تھے۔

سامنے سمندر تھا۔ مغرب میں ناریل کے پتے ناچ رہے تھے

ان کے پیچھے آفتاب ڈوب رہا تھا۔ آرکسٹرا معدوم ہو رہا تھا اور روشنی بال روم کے سایوں سے ابھر رہی تھی۔

"انور ـــــ" طلعت نے کہا

"یس ؟" میں اس کی طرف دیکھنے لگا

"فضا کتنی خوبصورت ہے"

میں چپ رہا

عین اسی وقت آرکسٹرا پھر بجنے لگا

"آؤ ناچیں ـــــ" اس نے دعوت دی۔ اس کے جلتے ہوئے ہونٹوں پر جنون کی مستی ناچ رہی تھی

میں چپ چاپ اٹھ کر اس کے ساتھ ناچنے لگا

ہلکا اندھیرا سرک رہا تھا

اس نے میرے کوٹ کے کالر سے کھیلتے ہوئے کہا

"تم کس قدر خوبصورت ہو"

میں کانپ اٹھا

پھر میں سمجھا کہ یہ بھی تزئین کی ایک شان ہے

میں نے اس کے خاوند کا ذکر چھیڑ دیا

دور سامنے ے فیرز تھا۔ اس سے پرے پلازا کی عمارتیں اور پلازا کے اس پار اس کے خاوند کی کوٹھیاں تھیں۔ وہ اسی طرف دیکھنے لگی۔ اور میرا عشق سرد پڑتا گیا

یکایک موسیقی رک گئی

اس نے اپنا سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر سایہ تھا اور تبسم جو اس کے خاوند کے بوسوں نے پیدا کر دیا تھا اس کے بال اس کے ماتھے پر بکھرے تھے جو کالے بھی تھے، قرمزی بھی، سنہری بھی اور یاقوتی بھی ـــــ جو ٹیڑھی ترچھی لکیروں کی طرح ہوا کے مدھم جھونکوں کے ساتھ کانپ رہے تھے۔ وہ میری گود میں محو ناز تھی جیسے میرے لمس کی نسائی لذت نے اس کے اعضا کو مسحور سا کر دیا ہے۔ جیسے میں ـــــ .... مگر میں کیوں؟ شاید وہ اپنے خاوند کی آغوش کا تصور کرتے ہوئے اس طرح بے تکلفی برت رہی ہے۔ میرے لئے تو الم کے جام ہیں۔ پھر میں کیوں اس سے اس طرح چمٹا جا رہا ہوں؟ محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بلور ہو اور اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ زمین پر گر کر چور چور ہو جائے گی۔

اور عین اسی وقت پھر آرکسٹرا کا آغاز ہوا

اس کے پاؤں موسیقی کی لہروں کے ساتھ تھرکنے لگے

"نزدیک ہو جاؤ ـــــ" اس نے یکایک مجھ سے کہا اور میرے اعضا سلگنے لگے

جیسے وہ شفق کی ایک موج ہو اور خوابوں کے تخیل کی سنہری بستی میں بہہ رہی ہو۔ وہ ستاروں کی ایک نیمگوں جھلک ہو۔ خیال و خواب کی پہنائی ہو۔ مہ و ستارہ ہو

"تم حسین ہو ـــ بے حد حسین ـــــ" وہ کہہ رہی تھی "راشد بے حد درجہ ذلیل انسان ہیں۔ اُفوہ اس کے کتنے بڑے بڑے ہونٹ ہیں ـــ گھناؤنے ـــ جن سے شراب کی تیز بو آتی ہے۔ اس کے دانتوں کے تعفن سے میرا دم گھٹ جاتا ہے۔ اس کے بوسوں سے میرے رُخسار چھل جاتے ہیں۔ وہ انسان نہیں ایک پتھر ہے۔ داغ اشک ہے مجھے اس سے نفرت ہے۔ بے حد نفرت ہے۔ مگر میری امنگوں کے پھول جوان ہیں، میرے شباب کا نغمہ تند ہے، میرے نزدیک آ جاؤ ـــــ اور نزدیک۔ میری روح کی نسائیت میں جھانکو، میرے حُسن کو نوچو۔ یہاں ظلمات نہیں جوانی ہے۔ آؤ۔ جوانی ہے ـــــ

آرکسٹرا ختم ہو گیا

اس کا شباب میرے سامنے تھا۔

سامنے سمندر تھا

رات ڈوب رہی تھی

اس طرف اندھیرا تھا

میرے ذہن میں ایک بار پھر اس کے ہونٹوں کو چوم لینے کی خواہش اُبھر آئی

مگر میں یکبارگی دور ہٹ گیا۔ میں نے انہیں نہ چُوما۔ میں نے پہلی بار دیکھا کہ یہ آمادہ، دعوتِ عمل دیتے ہوئے سُرخ ہونٹ درحقیقت کتنے بدصورت ہیں اور مکروہ۔ جسے ہر کسی نے چوما۔ جسے جانے کتنے میجروں نے جن کے ساتھ وہ روز ناچتی ہے۔ کتنے راشدوں نے اس کے کتنے دوستوں نے

آگے صفحہ ۴۴ پر

پیدائشی اندھے پن کے سوا آنکھ کی
ہر بیماری کا علاج۔

تندرست آنکھوں والے استعمال کریں
تو بینائی بڑھاپے میں بھی تیز رہتی ہے

نگک کے کئی کونے کونے میں بے شمار ڈاکٹروں
نے تصدیق کی ہے کہ ریڈیم آئی ڈراپس آنکھوں کی
تمام بیماریوں کو دور کرکے بینائی کو تیز کرتی ہے

رجسٹرڈ

ریڈیم آئی ڈراپس

ریڈیم آئی ڈراپس کے
استعمال سے بیس بیس سال کے پرانے
ککرے نظر کی کمزوری۔ آنکھوں میں
پانی اترآنا چیچک کی وجہ سے آنکھوں
میں نقص موتیا بند۔ ابتدائی چنا یعنی آنکھ کا
پھولا سرخی۔ دھند غبار۔ جالا۔ خارش
آنکھوں سے پانی بہنا سوزش اور آنکھ کی دیگر
تمام بیماریاں چندہی یوم میں دور ہو جاتی ہیں۔

باریک اور کثرت سے کام
کرنے والوں کو تو "ریڈیم آئی ڈراپس" کا
استعمال ضرور کرتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ آنکھوں
کی آنے والی بیماریوں سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔
قیمت فی شیشی صرف تین روپیہ بمحصولڈاک ۱۰؍
تمام مشہور انگریزی دوافروش بیچتے ہیں
یا ہم سے طلب کریں:

انڈیا آفس

ریڈیم کیمیکل ورکس لمیٹڈ دہلی

یہ عورت بہت پریشان ہے

ماہواری رک گئی

ہر مہینہ تکلیف ہوتی تھی۔ درد۔ بے چینی۔ ہر وقت رہتی تھی۔ کبھی دو دو مہینے کے لئے ہوتی تھی

دوا "کامنی" استعمال کرنے کے بعد اس کو ماہواری ٹھیک وقت پر آنے لگی۔ بغیر کسی تکلیف کے اگر کوئی عورت اس شکایت میں مبتلا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کا سب سے بہتر علاج یہی دوا ہے۔ ۲۴ گھنٹہ میں دوا اثر دکھا دیتی ہے۔

قیمت ایک شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک تیرہ آنے علاوہ۔

ایک دم صاف۔ یہ دوا ماہواری خواہ کتنے ہی عرصے سے بند ہو۔ فوراً جاری کر دیتی ہے۔ حاملہ عورت کو استعمال نہیں کرائی جاتی۔ قیمت دس روپے محصول ڈاک تیرہ آنے۔

اکسیری دواخانہ کلاں محل۔ پوسٹ بکس ۴۱ (ایس، ایچ، ڈی) دہلی

سفید پانی (لیکوریا) کی دوا "کندن"

یاد رکھیے۔ کسی عورت کو بھی اس نامراد مرض نے پریشان کر رکھا ہو صرف یہی دوا اس کا علاج ہے۔ ایک دو نہیں تیس سال سے اس دوا کے ذریعہ لاکھوں عورتیں تندرست ہو چکی ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے تمام شکایتیں کمر کا درد، پیڑو کا درد جسم کا کمزور ہونا، سستی، چکر آنا، اور دوسری شکایتوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ "کندن" دوا عورت کی رحمی کمزوری کو دور کر کے سفید پانی آنے کو قطعی بند کر دیتی ہے۔ اس دوا کی سو فیصدی کامیابی کا ثبوت وہ تندرست عورتیں ہیں جو پہلے اس مرض کا شکار تھیں۔

قیمت ایک شیشی تین روپے۔ محصول ڈاک کا خرچ تیرہ آنے علاوہ

اکسیری دواخانہ کلاں محل پوسٹ بکس ۴۱ (ایس، ایچ، ڈی) دہلی

ساون کیسے بیتے

منصور معجز
ایم۔ اے

ساون کیسے بیتے تم بِن ، ساون کیسے بیتے؟
آ بھی جاؤ پریم کی بازی میں ہاری تم جیتے!
ساون کیسے بیتے؟
کوکے کوئل ڈالی ڈالی   دکھیا من کو کوک بھی گالی
ہوک اُٹھت ہے پَل پَل چھن چھن، ساون کیسے بیتے؟
تم بِن، ساون کیسے بیتے؟
آ بھی جاؤ پریم کی بازی میں ہاری تم جیتے!
بادر جب گھِر گھِر کے آئے   اور بھی تمری یاد ستائے
نیر بہائیں نیناں نسدن ، ساون کیسے بیتے؟
تم بِن ساون کیسے بیتے؟
آ بھی جاؤ پریم کی بازی میں ہاری تم جیتے!
سبزہ سوکھا پھر لہرایا   باگ پہ پھر سے جوبن آیا
کیا نہ پھریں گے میرے بھی دِن؟ ساون کیسے بیتے؟
تم بِن ساون کیسے بیتے؟
آ بھی جاؤ پریم کی بازی میں ہاری تم جیتے!
سونی نگریا پھر سے بساؤ   چاند سا مکھڑا آن دکھاؤ
راتیں کٹتے ہیں تارے گِن گِن ساون کیسے بیتے؟
تم بِن ساون کیسے بیتے؟
آ بھی جاؤ پریم کی بازی میں ہاری تم جیتے!

طاقت کی یہ دوا سب سے اچھی ہے

مردانہ کمزوری سے کوئی انسان اب مایوس نہیں رہیگا
کیونکہ رہی جوان بین کورس میں دو ایسی دواؤں کے جوہر سے تیار کیجاتی ہے جنمیں طاقت ہی طاقت ہوتی ہے۔ سستی اور کمزوری خواہ کسی حد تک پہنچ گئی ہو اور آپ مردانہ طاقت سے روز بروز محروم ہوتے جا رہے ہوں۔ تو اس دوا کا ایک کورس منگا کر استعمال کر لیجیے۔ پہلے دن سے دوا کا اثر ظاہر ہوگا۔ اور سولہ روز میں پوری قوت آپ کے اندر پیدا ہو جائے گی۔ اس کورس کے استعمال میں ہر استعمال کرنے والے کو اس بات کی پابندی لازمی ہے۔ کہ طاقت خواہ کتنی ہی پیدا ہو جائے ایک ہفتہ تک ضبط سے کام لے۔ اس کورس میں کھانے اور مالش کی دو دوائیاں ہیں۔ ویلڈن اور فسفورس آئل۔
دونوں دواؤں کی قیمت مکمل کورس۔ پانچ روپے ڈاک خرچ تیرہ آنے علاوہ

اکسیری دواخانہ کلاں محل پوسٹ بکس ۱۳/۱ ۲ ایس، ایچ، ڈی، دہلی

یہ شرطیہ اعلان ہے

دمہ کو بالکل آرام ہو جائے گا

دمہ کے مرض کے وہ مریض جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس مرض کو آرام ہونا مشکل ہے ان کو اپنی اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ اب ایسی دوا تیار ہو گئی ہے جو دمہ کے مرض کا خاتمہ کر دیتی ہے اس مرض کو دور کرنے والی دوا کا نام ہے "دمول" جس کی تعریف بڑے بڑے حکماء کے علاوہ لاکھوں مریضوں نے کی ہے۔ سانس کا تکلیف سے آنا۔ پھیپھڑوں کا پھول جانا۔ کھانستے کھانستے نڈھال ہو جانا۔ رات کی نیند اور دن کا آرام حرام ہو جانا۔ چھاتی کی جلن اور درد کا رہنا۔ بلغم کا مشکل سے خارج ہونا۔ ان تکلیفوں کو "دمول" دوا کے ذریعہ سے دور کر دیجیے۔ آپ کی زندگی کی سلامتی اور صحت کے لئے یہ دوا بہت بڑا محسن ہے۔

قیمت :- تین روپے محصول ڈاک تیرہ آنے

اکسیری دواخانہ۔ کلاں محل پوسٹ بکس ۱۳/۱ ۲ ایس، ایچ، ڈی، دہلی

طلسمِ محبّت

رویندر سنگھ

نیلمیں دھوئیں کی نیلی لکیر پہاڑی پر بنے ہوئے قصرِ سرخ کی سپید چمنی سے نکل کر اُگتے ہوئے آفتاب کی خنک، طلائی کرنوں میں چمک رہی تھی۔ نیچے، گھاٹی میں سے گذرتا ہوا کوئی بھی راہ گیر دھوئیں کی نیلگوں لکیر کو دیکھ کر فوراً سمجھ لیتا، کہ یہ لکیر قصرِ سرخ کے مالک کاؤنٹ سکارلٹ کی لیبارٹری سے اُٹھ رہی ہے جہاں کاؤنٹ کا تنخواہ دار کیمیا گر مایاسترو کونراڈ اپنے مالک کے لئے کیمیائی سونا تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مایاسترو کونراڈ، ڈریسبرگ کا رہنے والا تھا۔ اور آج سے ڈیڑھ سال قبل اس کے کیمیائی کمالات کا شہرہ سُن کر "سرخ شیطان" کاؤنٹ سکارلٹ اسے بھاری تنخواہ کا لالچ دے کر اپنے قلعے میں لے آیا تھا۔ اس وقت سے بڈھا جادوگر اپنے مالک کے لئے سونا تیار کرنے کی کوششوں میں مصروف تھا۔

مایاسترو کونراڈ صبح سویرے ہی کام پر لگ جاتا تھا، اس وقت بھی اپنی تجربہ گاہ میں لمبا، سیاہ چغہ پہنے وہ جلتی ہوئی بھٹی کے پاس کھڑا تھا۔ تیز، دہکتی آگ پر بدبودار جڑی بوٹیوں کا ایک مرکّب رکھا ہوا تھا، جو کائی رنگ کے کھولتے ہوئے پانی میں ابل رہا تھا۔ کن رسیدہ ساحر کی لمبی سپید داڑھی گھٹنوں تک پھیلی ہوئی تھی، اور جب کبھی وہ اس کے سرے کو چھونا چاہتا، اسے قریب قریب فرش تک جھکنا پڑتا تھا۔ جس کمرے میں کونراڈ کھڑا تھا وہ عجیب الوضع اوزاروں، نادر جڑی بوٹیوں اور دیوار گیر نقشوں سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کے اطراف میں اور بھی بھٹیاں بنی ہوئی تھیں، جن کے پاس لمبی، سیاہ میزوں پر بھاری برتن رکھے تھے۔ ان برتنوں پر شائد نارِ جہنم بھی اپنا اثر نہ کر سکتی۔ ایک جانب ایک بڑی سی میز پر دو بڑی بڑی دھونکنیاں رکھی ہوئی تھیں، جنہیں دیکھ کر زمانہ وحشت کے قوی الجثہ جانوروں کے پھیپھڑوں کا گمان ہوتا تھا۔ ایک الگ سے کونے میں سیاہ لکڑی کے بنے ہوئے ایک خوشنما سٹول پر: جس پر سبز مخمل منڈھی ہوئی تھی، چاول کے دانے کے برابر اک چھوٹا سا طلائی ٹکڑا پڑا ہوا تھا۔

مایاسترو نے ایک بار نظر اٹھا کر سونے کے اس ٹکڑے کو دیکھا، اور سر کھجانے لگا۔ مات کو کاؤنٹ سکارلٹ اس پر بہت بگڑا تھا، ڈیڑھ سال سے چالاک کیمیا گر کاؤنٹ کو بیوقوف بنا کر عیش کرتا آ رہا تھا، اور تجربے کے نام سے موٹی موٹی رقمیں کونٹ سے اینٹھتا رہا تھا۔ نتیجہ میں اب تک اس چھوٹے سے طلائی ذرے کے سوا اور سونا بنانے میں وہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ پچھلے سال بھی ایک بار کونٹ اس مذاق سے چڑ گیا تھا، اور مایاسترو کو نکالنے لگا تھا۔ اس وقت ہوشیار جادوگر نے سونے کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا بنا کر اسے مطمئن کر دیا تھا۔ اور اس کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ اس نے سونے کا ایک دانہ مول لے کر چپکے سے سیسے کے اس ڈھیر میں چھپا دیا تھا، جسے طلائی رنگت دینے کا اس نے

وعدہ کیا تھا —— بھاری، گلوگیر آواز میں، ناقابل فہم منتروں کا پاٹھ کرتے ہوئے ماپا سترو کونراڈ نے رات کے ٹھیک بارہ بجے سیسے کی نلی کو بھٹی میں رکھا، اور دوسرے دن علی الصبح، کونٹ کے روبرو اس نے جب اسے باہر نکالا، تو اک ننھا، طلائی ذرہ اس کی ہتھیلی پر چمک رہا تھا۔

بس اسی روز سے ماپا سترو کی مصیبتیں شروع ہو گئیں — کاونٹ نے کہا

"اور سونا بناؤ!"

"اب تک" شبِ گذشتہ کو کاونٹ نے کہا تھا "کونراڈ کو میں دنیا کا سب سے احمق آدمی خیال کرتا تھا، مگر اب میں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ بوڑھا بڑا پاجی ہے —— یہ سونا بنانے کے راز سے تو واقف ہے، مگر بنانا نہیں چاہتا" پھر اس نے کیمیا داں کو دھمکی دی تھی

"سنو، ماپئے سترو! کل صبح تک تم نے اگر سونے کا اک بڑا ٹکڑہ بنا کر مجھے نہ دیا، تو میں تمہاری یہ لمبی، سفید داڑھی نوچ ڈالوں گا اور قلعے کی سب سے اونچی چوٹی سے تمہیں نیچے گھاٹی میں پھینکوا دوں گا —— سمجھے؟" اور پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر تفریح کے لئے نیچے گاؤں میں چلا گیا تھا۔

یہ واقعہ رات کو پیش آیا تھا، اور اب صبح ہو جانے پر بھی بوڑھا جادوگر دہکتی ہوئی بھٹی کے پاس کھڑا سر کھپائے جا رہا تھا،

"اف ——"، ماپے سترو بھٹی پر رکھے ہوئے مرکب سے اٹھتی ہوئی بدبو کی وجہ سے ناک سکوڑ کر کہنے لگا "میں اب کیا کروں؟ —— اور سونا کہاں سے لاؤں؟ اب تک تو میں کونٹ کو دھوکا دیتا رہا، مگر آج تو وہ بہت ہی بگڑ رہا ہے، اور میں جانتا ہوں، اسے اگر مطمئن نہ کر پایا تو وہ اپنی دھمکی کو عمل میں لائے بغیر نہ رہے گا"

اپنی داڑھی کے نچلے سرے کو پھٹکارتا ہوا وہ اسی طرح بدحواس اور پریشان کھڑا سوچ رہا تھا، کہ یکایک کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی، دوسرے ہی لمحے دروازہ کھلا، اور بھوؤں سکوڑتے کاونٹ سکارلٹ، بھٹیوں کے درمیاں آ کھڑا ہوا ——

کاونٹ سکارلٹ، جسے گاؤں کے باشندے "سرخ شیطان" کہہ کر پکارا کرتے تھے، لمبے قد اور دبلے بدن کا ایک ادھیڑ آدمی تھا، اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے کٹے ہوئے، سرخ تھے اور رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔ اس کی پیشانی فراخ تھی، مگر آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں، سور کی طرح ان چھوٹی چمکدار آنکھوں سے ماپے سترو کو گھورتے ہوئے، ذرا سا مسکرا کر کونٹ نے دریافت کیا

"ہاں، تو ماپے سترو —— پھر؟"

بوڑھے ساحر کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے، وہ لڑکھڑایا، اور گرتے گرتے بچا، اس نے تھوک کا اک بڑا سا بولا نگلا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اس پھر کا کیا مطلب ——؟" وہ زرد پڑتا جا رہا تھا۔

"جو ہونا چاہئے!" کونٹ نے بھاری، رعب دار آواز میں کہا۔ اس کی آواز بیحد کرخت تھی۔

بڑی نازک حالت تھی —— اور یہ بات اس کی نزاکت میں اور بھی اضافہ کر رہی تھی کہ کونٹ صبح سویرے ہی جاگ پڑا تھا یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ اپنی ضد پوری کرنے پر تل گیا ہے!

کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا، صرف بھٹی پر رکھے مرکب کے ابلنے کی آواز اس سکوتِ عظیم کو قطع کرتی سنائی دے رہی تھی۔

"موسیو لی کونٹ" ماپے سترو نے آخرکار جواب دیا "مجھے غم ہے، کہ میں اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکا"

"تو پھر اپنی داڑھی ادھر لاؤ!" کونٹ نے چلا کر کہا، اور وہ مغلوب الغضب ہو کر بوڑھے کیمیا داں پر لپکا، ماپے سترو نے اپنی داڑھی۔ اٹھا کر بائیں کندھے پر ڈال لی، داڑھی اس کی پشت پر لہرانے لگی۔

"ذرا ٹھہریئے!" اس نے گھبرا کر کہا، کونٹ چونک کر رک گیا۔

"کیا بات ہے؟"

"سنئے ——" بوڑھے ماپے سترو نے اپنے حواس ٹھیک کرتے ہوئے کہا "سیسے کے اس ڈھیر کو طلائی رنگت دینے میں تو میں کامیاب نہیں ہو سکا، مگر میں نے اک اس سے بھی بیش بہا چیز ایجاد کر لی ہے"

اور اس نے پھر تھوک کا اک بڑا سا بولا نگلا، اسے کچھ یقین ہونے لگا، کہ اب جان بچ جائے گی۔

"وہ کیا چیز ہے؟" کونٹ نے درشت لہجہ میں دریافت کیا۔

"سونے کے ڈھیر سے بھی بیش قیمت ——"

"کیا پارس ——؟"

"نہیں اس سے بھی گراں بہا، اک چیز"

"تو پھر کیا ہے؟" کونٹ نے بے صبری سے پوچھا۔

"محبت جاودانی حاصل کرنے کا نسخہ ——!" ا ہتروئے زہر خندہ ہوکر کہا، اور اس نے پھر تھوک کا بڑا سا بھولا نکلا۔

کونٹ ناک کھجانے لگا —— یہ بے اعتمادی کی علامت تھی

"تو کیا تمہاری گپ کا اعتبار کرلوں ——؟" آخر اس نے کہا "تمہارے اس فریب کو بھی ڈکار لوں جس طرح ڈیڑھ سال سے کرتا آیا ہوں —— یقیناً ماہیے سترد، کتاب کیمیا کے سفید ورق پر تم اک بدنما دھبہ ہو"

مگر کاؤنٹ کو متزلزل ہوتے دیکھ کر ماہیے سترو کی گری ہوئی ہمت بحال ہوگئی تھی، بڑی متانت کے ساتھ، اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے وہ اپنی ڈھکی ہوئی بڑبڑ رنگ آمیزی کرنے لگا۔

"اپنے کیمیائی عمل کے ذریعے میں نے عورت کے دل کو مسخر کرنے کا اک نادر طریقہ ڈھونڈ نکالا ہے"

کونٹ کی آنکھیں مارے حیرت کے کھلی رہ گئیں ——

وہ شروع ہی سے عورتوں کا بے حد شائق رہا تھا، بڑی بڑی رقمیں خرچ کرکے حسین سے حسین عورتوں سے وہ حظ نفسانی حاصل کرچکا تھا، مگر اونچے درجے کی مہذب خاتون تک اس کی پہنچ نہ ہوسکی تھی، ماہیے سترو کی بات سن کر اس کا چہرہ مسرت سے چمکنے لگا۔

"میں نے چاندی کا سیمرنگ، برادہ تیار کیا ہے" چالاک جادوگر کہنے لگا "اور اسے روح اسپرو لائیں، باللہ پھر اس میں عرق امرند پاٹم ڈال کر اسے دوبارہ جوش دیا ہے —— بس یہی اس کا نسخہ ہے۔ مگر اس کی مقدار کتنی ہونی چاہیے، یہ میرا راز ہے"

اس نے ایک برتن کا ڈھکنا اٹھایا۔ کونٹ نے دیکھا چاندی کے ننھے ننھے ذرے، اک بدبودار سیال کے اوپر تیر رہے تھے۔

"اچھا پھر:" کونٹ نے دریافت کیا

"پھر کیا —— اس سیمگی برادے کا میں اک پتلا پترا ڈھالوں گا۔

آپ مہربانی کرکے اس سیمرنگ پتے کو اپنی تلوار کے دستے پر منڈھوا لیجئے گا —— بس، اتنا ہی کرنا ہوگا —— عورتوں سے بات چیت کرتے وقت آپ اپنا بایاں ہاتھ تلوار کی اس موٹھ پر رکھا کیجئے گا، پھر اس کا سحر دیکھئے —— میرا دعویٰ ہے، کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی اور مغرور ترین عورت بھی، کوئی بیرونس، کونٹس یا ڈچس بھی اس سپید سحر کے سامنے نہ ٹھہر سکے گی —— اس سحر کے زور سے آپ دنیا کی کسی بھی عورت کو نہایت آسانی کے ساتھ مسخر کرلیں گے"

"اوہ ——" کونٹ پرخیال انداز سے مسکرایا "تو کیا یہ ہوجائے گا؟"

"حضور، موسیو لی کونٹ! اس میں ناکامی کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔"

کونٹ بڑبڑاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"کچھ وقت تو مل ہی گیا" مایا سترو نے اس کی غائب ہوتی ہوئی صورت کو نظر اطمینان سے دیکھتے ہوئے کہا اور نیچے جھکنے کی زحمت سے بچنے کے لئے اس نے اپنی لمبی، چکنی داڑھی ہاتھ پر اٹھائی اور اس کا نچلا سرا ہلانے لگا۔

اسی روز شام کا اندھیرا ہونے سے قبل ہی ماہیے سترو نے وہ سحر انگیز موٹھ تیار کرلی۔

سارے علاقے میں خبر پھیل گئی، پاس پڑوس کے قلعوں اور محلوں میں اعلیٰ طبقہ کی خاتونیں، طلائی بارڈر والے گون پہنے اس موضوع پر خیال آرائی کرنے لگیں، عورتیں دلچسپی کا اظہار کرنے لگیں اور مرد کچھ پریشان اور بیقرار ہوا سے تھے ——

اس جادوئی موٹھ کو بنے تین روز بھی نہ ہوئے تھے کہ ماہیے سترو کو نواڈ کو چندہ سے کچھ اوپر دوسرے لارڈوں اور ڈیوکوں کے پیغامات آئے، جن میں سترو کو اس موٹھ بنانے کا نسخہ بتانے پر بڑی موٹی موٹی رقمیں انعام دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر کونٹ سکارلٹ نے سب سے اونچی بولی ختم کراسے اپنے پاس ہی روک لیا۔ اور چوتھے روز کونٹ سکارلٹ اس سحر انگیز نقرئی موٹھ والی تلوار سے نسوانی دلوں کی تسخیر کرنے کے لئے باہر نکلا۔ سب سے پہلے وہ ملپ پڑوس کے ایک محل گیا۔۔ اس کا مالک ڈیوک سیاحت کے لئے باہر گیا ہوا تھا، اور

7500 روپیہ نقد انعام

آپ چوبیس ۲۴ گھنٹے میں پھر جوان ہو سکتے ہیں

ایٹم پرلز (وٹامن ٹانک) کے استعمال سے ہر مرد و عورت اپنی اصلی عمر سے ۱۵، ۲۰ سال کم عمر کے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کمزوری صحت، خرابی خون، دماغ، جسمانی تھکاوٹ میں مفید ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔ اور ایک ہفتہ میں پانچ اور دس پونڈ کے درمیان وزن بڑھ جاتا ہے۔ گالوں میں سرخی آجاتی ہے۔ اور چہرہ کا رنگ گورا ہو جاتا ہے۔ چہرے پر وہی جوانی والی پہلی سی چمک آجاتی ہے۔ جبکہ آپ جوانی کے عالم میں تھے۔ اس کا استعمال قوت بینائی کو بڑھاتا ہے۔ گالوں کو چمک دیتا ہے۔ ہونٹوں پر سرخی لاتا ہے۔ سفیدی مائل زرد بالوں کو ہمیشہ کے لئے کالا بناتا ہے۔ اور دانتوں کو قدرتی مضبوطی بخشتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں ایک ۸۰ سالہ بوڑھے مریض نے اس کا استعمال کیا اس حیرت انگیز دوائی کے استعمال سے وہ تیس سالہ نوجوان نظر آنے لگا۔ یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ اس نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی بھی کر لی۔

ایٹم پرلز کے استعمال سے ۸۰، ۹۰ سال کی عمر میں بھی ہالی وڈ کے ایکٹر اور ایکٹریسیں چست اور جوان اور خوبصورت نظر آنے لگتی ہیں اور پردہ سیمیں پر نہایت پھرتی سے کام کرنے لگ جاتی ہیں۔ عورتیں اگر اس کو استعمال کریں تو وہ زندگی کے آخری لمحہ تک اپنی جوانی اور چہرہ کی رونق کو برقرار رکھ سکتی ہیں۔ مرد اس کے استعمال سے پیش از وقت بوڑھے نہیں ہونے پاتے بال کالے اور چمکیلے رہتے ہیں۔ چہرے کی رونق قائم رہتی ہے۔ اور عمر بھر تک صحت جواب نہیں دیتی۔

ایٹم پرلز

کو ایک دفعہ ایک شیشہ کے برتن میں بہت دیر تک رکھا گیا۔ اور وہ شیشے کا برتن اتنا مضبوط ہو گیا کہ کئی چوٹوں سے بھی نہ ٹوٹ سکا۔ اس تجربہ کو انگلینڈ میں ہزاروں اشخاص نے دیکھا اور مانا۔ **ایٹم پرلز** کو فوراً استعمال کرنا شروع کر دیں اور اس کا پھل آپ اپنا جواب ہوگا۔ شروع کرنے سے پہلے اپنا وزن کرالیں۔ اور اپنا چہرہ شیشے میں دیکھ لیں۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر شیشہ دیکھیں۔ اور نوٹ کریں کہ آپ کیا محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کے جادو اثر کی تعریف کریں گے۔

ایٹم پرلز کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے اس کی قیمت تھوڑے عرصہ کے لئے پانچ روپے رکھی گئی ہے۔ کچھ وقت کے بعد اس کی اصلی قیمت تیس روپے کر دی جائے گی۔ آج ہی اسے حاصل کرنے کیلئے آرڈر بھیجیں۔ ہو سکتا ہے کہ دیر کرنے سے مال ختم ہو جائے اور آپ کو پچھتانا پڑے دو شیشیوں کی رعایتی قیمت نو روپے۔ اور چھ شیشی ایٹم پرلز کے خریدار سے صرف چوبیس (۲۴) روپیہ لئے جائیں گے۔

ملنے کا پتہ:- **امریکن میڈیکل سٹور (ایس، ایم، ڈی) گول چکر ڈپٹی گنج صدر بازار دہلی**

پیچھے محل میں اس کی نوجوان اور حسین بیوی رہتی تھی۔ ڈیوک کی بیوی پر کونٹ سکارلٹ عرصے سے فدا تھا اور اس نے کئی بار اس پر ڈورے ڈالنے کی سعی کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ اب سب سے پہلے اس نے اسی کے محل کا رخ کیا۔

جب سرخ شیطان اس سے ملنے گیا تو وہ ایک بڑے سے نرم اور چمکدار صوفے پر بیٹھی تھی اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے ایک کرسی اسے بیٹھنے کے لئے پیش کی۔ کونٹ ایک سٹول پر بیٹھ گیا۔ اور عادی شمشیر زنوں کی مانند اس نے تلوار دونوں ٹانگوں کے بیچ دبالی۔ خاتون نے جھینپتے اور ڈرتے ہوئے اس کی تلوار کی طرف دیکھا اور وہ چونک پڑی — تلوار پر بڑے قیمتی ہیرے اور لعل جڑے ہوئے تھے، مگر اس کے دستے پر ایک نہایت معمولی چاندی کا پترا چڑھا ہوا تھا جس کا رنگ کچھ عجیب دھندلا سپید سا تھا اور شمع کی سبز روشنی میں بڑے پر اسرار طور پر چمک رہا تھا۔

کمرے میں، مہین، ریشمی پردوں کے پیچھے ڈچس کی نوکرانیاں اور خادمائیں سانس روکے اندر کا نظارہ کر رہی تھیں۔ وہ سب اس بات پر متفق ہوگئیں کہ کونٹ آج بڑا وجیہ اور شکیل دکھائی دے رہا تھا۔ حالانکہ پہلے وہ ایک آوارہ اور بھونڈا نواب ہی معلوم ہوتا تھا

"بڑا سہانا موسم ہے" کونٹ نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بڑا دلکش موسم ہے" خاتون نے جواب دیا۔ وہ بڑی مطمئن تھی کہ کونٹ نے اپنا ہاتھ ابھی نقرئی دستے پر نہ رکھا تھا سامنے جھیل کے نیلے کنارے پر اٹھلاتے ہوئے اپنے سفید، دودھیا پر تولتی ہوئی وہ ننھی سی مرغابی کس قدر حسین دکھائی دے رہی ہے گویا کوئی نازک، حسین دوشیزہ اپنے محبوب سے ملنے جا رہی ہو"

اور اس نے اپنا بھاری ہاتھ تلوار کے نقرئی دستے پر رکھ دیا۔

خاتون نے آنکھیں پھاڑ کر یہ دیکھا۔ اور وہ کانپنے سی لگی — اس کی پشت پر کے ریشمی پردے ہل گئے۔ اور ان کے پیچھے ایک کھسپھساہٹ پھیل گئی

"اس نے موٹھ پر ہاتھ رکھ دیا — !" آگے والیوں نے پیچھے والیوں سے کہا اور سب کے دل دھڑکنے لگے۔

خاتون کی آنکھ موٹھ پر جم کر رہ گئی تھی۔ اور وہ خوفزدہ سی ہو رہی تھی، کونٹ اپنی بات کہے جا رہا تھا، مگر ڈچس کو خاک بھی سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

"آپ پریشان سی کیوں ہیں ؟" سرخ شیطان نے مسکرا کر کہا "میں آپ کو کوئی گزند پہنچانا نہیں چاہتا، میں تو ....."

پردے کے پیچھے پھر کھسپھساہٹ ہوئی۔

"اب ہمیں چاہئے ان لوگوں کو تنہا چھوڑ دیں" — اور سب خادمائیں ایک ایک کر کے کھسک گئیں۔

"میں ایک مدت سے تم پر فدا ہوں" لال بدمعاش نے بڑی ملائمت کے ساتھ کہا۔

خاتون کا دم گھٹنے لگا، وہ اپنے دل کو یہ سمجھانے کی سعی کرنے لگی کہ یہ سب کورا تخیل ہے۔

"میں تمہاری پرستش کرتا ہوں —"

ڈچس کی نگاہیں تلوار کی موٹھ پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے منت بھرے لہجے میں کہا

"اگر واقعی تم مجھ سے عشق کرتے ہو تو اس منحوس تلوار کی موٹھ سے اپنا ہاتھ اٹھا لو —"

"کبھی نہیں —" کونٹ سکارلٹ، موٹھ کے سحر کا اثر ہوتے دیکھ کر جوش سے چلایا اور اس نے اپنا سٹول خاتون کے اور نزدیک سرکا لیا۔ وہ کمزور بیل کی مانند کانپنے لگی۔

"تم بڑی حسین ہو" کونٹ سکارلٹ گلا پھاڑ کر کہنے لگا۔ ستارہ صبح کی مانند حسین اور دلفریب — اور میں صاف کہہ دوں، تمہیں اپنی محبوبہ بنائے بغیر میں ہرگز نہ مانوں گا" تلوار کی سپید نقرئی موٹھ اس کے ہاتھ میں جکڑی ہوئی تھی۔ خوفزدہ اور سہمگیں ڈچس سوچنے لگی

"اگر اس نے دستے پر سے ہاتھ نہ ہٹایا تو .... سب تباہ ہو جائے گا"

اس نے کھڑا ہونے کی سعی کی مگر دوسرے ہی لمحہ کونٹ نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور اپنی موٹی، کڑی مونچھیں اس کے سرخ یاقوتی ہونٹوں پر رکھ دیں۔ خاتون کا نازک سر اس کی گود میں لڑھک گیا اور گرم پانی کی تیز بوچھاڑ کی مانند بوسوں کی

بارش اس کے مونچھ اور اس کے ہونٹوں پر ہونے لگی۔

"تم میری ہو ——— !" کاونٹ ہانپتے ہوئے چلایا۔ وہ ابھی تک تلوار کو ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔

"میں تمہاری ہوں ——" ڈچس نے مردہ آواز میں کہا اور اس کی آغوش میں گر پڑی۔ کاؤنٹ نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں بھینچ لیا اور زور سے پھونک مار کر ٹمٹماتی ہوئی موم بتی بجھا دی۔ بڑھتے ہوئے اندھیرے نے "سرخ شیطان" کے سیاہ کارناموں پر پردہ ڈال دیا۔

دس سال بعد ———

بستر مرگ پر پڑے ہوئے مایسترو کونراڈ سے کونٹ سکارلٹ کا اک پڑوسی لارڈ، بیرن ڈارک بلو بمنت دریافت کر رہا تھا۔

"کونراڈ مجھے وہ طلسمی موٹھ تیار کرنے کا نسخہ بتا دو ———"

بیرن ڈارک بلو نے ایک لاکھ اشرفیاں کونٹ سکارلٹ کو دے کر بوڑھے کیمیاگر کو اپنے ہاں بلا لیا تھا۔ وہ عورتوں کا بڑا شائق تھا۔ اور دیکھتا آ رہا تھا کہ دس سال کے عرصہ میں اس کے پڑوسی کونٹ سکارلٹ نے علاقہ بھر کی تمام حسین عورتوں کو اپنا غلام بنا لیا تھا۔

"بتاؤ تو، کیا نسخہ ہے اس کا؟"

"کیا بتاؤں —— خدا کی قسم، کچھ بھی بات نہیں ہے۔" بستر پر پڑا مایسترو کراہا۔ "چاندی کا دستہ ہو، پیتل کا گولا ہو یا ٹین کی پلیٹ اور خواہ سونے کی نعل ہو سب ایک سے ہیں۔ جو انہیں استعمال کرنا چاہتا ہو اسے، اپنے آپ پر پورا اعتماد ہونا چاہیئے ... بس ——— یہی اس کا راز ہے۔ خود اعتماد آدمی کے آگے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے صرف اپنے آپ پر بھروسہ ہونا چاہیئے، کیونکہ اگر اپنی ذات پر اعتماد نہ ہوگا تو عورتیں کبھی یقین نہ کریں گی ... —— اس لئے چاہے آپ نقرئی موٹھ دے دیں، چاہے پیتل کا گولا جڑ دیں، اور چاہے طلائی نعل لگائیں، مطلب سب کا ایک ہی ہے۔"

"اور اب ———" مایسترو کونراڈ نے اک طنز آمیز تبسم پیدا کر کے کہا "اب چونکہ میں نے آپ کو، موسیولی بیرن! سب حال بتا دیا ہے، اس لئے آپ کا نقرئی موٹھ کی شمشیر لے کر عورتوں کے پاس جانا بالکل بے کار ہے، کیونکہ آپ کو اب اس موٹھ پر کوئی بھروسہ کوئی یقین نہیں رہا اور عورتیں فوراً سمجھ لیں گی کہ آپ کو اپنے آپ پر بالکل اعتماد نہیں ہے، اور اس طرح ہر جگہ آپ ناکام و نامراد لوٹیں گے ——— موسیولی بے ...."

وہ اپنا فقرہ پورا نہ کر پایا، کیونکہ بیرن ڈارک بلو نے جوش غضب سے ہاتھ کا موٹا، آہنی ڈنڈا اس کے سر پر دے مارا۔ دس منٹ کے اندر وہ خود ہی مر جاتا، مگر بیرن بلو نے سوچا کہ چلو غریب کو جلدی ہی جنت رسید کر دیا جائے۔

اور اس طرح، قصر احمر کے سپید ریش جادوگر مایسترو کونراڈ نے، جو عمر بھر دھوکے اور فریب سے اپنی روزی پیدا کرتا رہا، آخر وقت میں سچی بات کہتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

(بلجیم کے افسانہ نگار "فریڈرک مولوار" کے ایک افسانے کا ترجمہ)

مائلِ پرواز

صفحہ ۳۴ سے آگے

کتنے شرابی دانتوں نے، اور کتنے موٹے موٹے بھدے ہونٹوں نے کتنی بار چوما ہوگا۔ اُف — میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے جانا چاہا۔ مگر یکبارگی اس نے میری گردن کے گرد اپنے بازو حمائل کر دئے۔ اور میرے ہونٹوں میں اپنے ہونٹ گاڑ دئے

میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ فضا گھوم گئی۔ میں نفرت سے کانپنے لگا۔ اور بپھر کر میں نے اس کے گالوں پر ایک تھپڑ جڑ دیا اور چلا آیا۔

دور راتی میں ابابیلیں تیرنے لگیں

شمع کا اگلا پرچہ خاص نمبر ہوگا۔

آپ نے اسے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا؟

عجیب و غریب جادوگری کے کرشمے

ان کو دکھانے کے لئے کسی عامل یا کامل کی ضرورت نہیں۔ پوری ترکیب کے ساتھ پہلے کوئی بھی شو کر کے دیکھ لیجئے یا بہت سے تعریفی خطوط یا آرڈر منگا کر پڑھ لیجئے۔

آزاد پیسہ

تماشائی اپنا ایک چھید والا پیسہ (کنڈل) ایک معمولی ڈوری میں پرو کر دونوں سرے مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ لیکن جادوگر ایک دم پیسہ نکال کر دکھا دیتا ہے۔ اور تماشائی کے ہاتھ میں خالی ڈور رہ جاتی ہے۔ پیسہ بھی تماشائی کو دیدیا جاتا ہے۔

طلسمی ماچس

دیا سلائیوں کی ایک بھری ہوئی ڈبیہ رومال کے نیچے رکھیں۔ پہلے ڈبیہ کا خالی خول باہر نکال لینا چاہیئے۔ پھر خالی دراز بھی۔ اس کے بعد کسی تماشائی سے رومال کے نیچے کچھ سیکیں رکھنے کو کہا جاتا ہے۔ اور اس کی بیکار کوشش کرنے پر سب ہنس پڑتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کچھ بھی نہیں نکلتا

میجک سگریٹ

پہلے آپ اپنی ساری انگلیاں پھیلا کر دونوں ہاتھ خالی دکھائیے۔ اور پھر ہوا میں سے درجنوں اصلی سگریٹ ایک ایک کر کے پکڑتے چلیے۔ اسکے بعد ایک دم جب آپ چاہیں فوراً سب کو ہوا میں اڑا دیجئے۔ اس کھیل کو دکھا کر آپ ایک جادوگر کہلانے لگ جائیں گے۔

ایک کشش انگیز طریقہ

یہ نیز آپ کو ایک عجیب و غریب حیرت انگیز نظارہ پیش کرے گا۔ آپ کسی سے ایک چھتری یا ایک چھڑی مانگ کر اسے زمین پر کھڑا کر دیں۔ اور اسے یونہی چھوڑ دیں۔ چھڑی یا چھتری کھڑی کی کھڑی رہ جائیگی جسے دیکھکر سب لوگ انگشت بدنداں رہ جائینگے اتنا ہی نہیں بلکہ آپ کے اشاروں پر یہ چیز ادھر ادھر ہلیگی بھی اور ساکن بھی ہو جائیگی۔ اس نظارہ کو دیکھکر تماشائی حیران رہ جائیں گے۔

معہ ترکیب سب کے چاروں کھیلوں کی قیمت نو روپے محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ علاوہ

بہت ہی کمال ہے جسکی تعریف محتاج بیان نہیں اور کیا کہوں آج یہاں کے لوگ مجھے بہت چاہتے ہیں اور میرا نام گاؤں والوں نے جادوگر جی رکھا ہے پوری ترکیب کے ساتھ کل سامان کی قیمت دس روپے آٹھ آنے مع محصول ڈاک۔

بالکل ہی نئی اور عجیب چیز ہے۔ اور آسان ہے انسانیت اور شرافت کے مقام پر یہی کہا جائے گا۔ کہ اخبارات اشتہارات میں دیئے ہوئے اوصاف سے کئی درجہ زیادہ پایا۔ کم کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ میں جتنی بھی خوبی بیان کر دوں کم ہی ہوگی۔

اس سلسلے سے متعلق تعریفی خطوط پڑھیئے!

موہنی بھنڈار رجسٹرڈ (ایس، ڈی) دہلی

ایک ہزار روپیہ نقد انعام
ماہواری
ایک دن میں جاری

میکسو اکسیر حیض ایک دن کے اندر اندر بند خون حیض جاری کر دیتی ہے۔ کتنی دیر کے بعد اور کسی وجہ سے کیوں نہ ہو۔ قیمت پانچ روپے آٹھ آنے۔ میکسو اکسیر حیض سپیشل جو کہ فوری جاری کر کے رحم کو بالکل آسانی سے صاف کر دیتی ہے۔ قیمت بارہ روپے۔ یاد رکھو کہ حاملہ عورت استعمال نہ کرے۔ کیونکہ رحم کو اسی وقت خالی کر دیتی ہے۔

برتھ آف پانچ سال کے لئے اولاد نہ ہونے والی دوائی۔ قیمت پانچ روپے چار آنے۔ ہمیشہ کے لئے دس روپے چار آنے۔ ایک ہزار روپیہ انعام جو میکسو اکسیر حیض اور برتھ آف کو نامفید ثابت کرے۔

ملنے کا پتہ **میکسو لیبارٹریز لمیٹڈ نمبر ۴۵ (ایس، ایم، ڈی) دہلی**

پانچ صد روپیہ مفت انعام

عمل محبت کے شائقین ہمارا اصلی جادو تعویذ منگائیں۔ اس کو اپنے پاس رکھیں اپنے دل میں جس کسی کا نام لیں گے خواہ وہ کیسا ہی پتھر دل مغرور، سخت کلام کیوں نہ ہو، جہاں کہیں گا۔ آپ کو ملنے کے لئے تڑپنے لگے گا۔ اور جب بھی آپ اس کے سامنے جائیں گے وہ آپ سے محبت کا اظہار کرے گا نیز گمشدہ کی تلاش کرنا کسی کے دل کا بھید معلوم کرنا مردہ روحوں سے بات کرنا غرضیکہ آپ کے ہر سوال کا جواب آپ کو مل جائیگا۔ اور آپ کے دل میں کوئی خواہش جو کہ باوجود کئی ہزار کوششوں کے بھی پوری نہیں ہوتی تو وہ بھی ہمارے اصلی جادو تعویذ کے پاس رکھنے سے گنتی کے دنوں میں پوری ہو جائیں گی۔ معاوضہ فی تعویذ دو روپے۔ تین تعویذ کی قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔ ہمارے تعویذ سے اچھا کوئی اور تعویذ ثابت کرنیوالے کو پانچ صد روپیہ انعام دیا جائیگا

ملنے کا پتہ:- **موہنی بھنڈار رجسٹرڈ (ایس، ایم، ڈی) دہلی**

پرستان کا نظارہ

۱۷ سال سے ۳۵ سال تک کی خوبصورت لڑکیوں کی تصاویر کیمرہ کی پرائیویٹ حالت اور قدرتی نظاروں کی۔ جن کی پوری تعریف کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔

یہ تصاویر اگر آپ نے نہیں دیکھیں تو کچھ نہیں دیکھا۔

قیمت فی البم چار روپے۔ رعائتی قیمت تین روپے علاوہ محصولڈاک

الائیڈ ٹریڈرز لمیٹڈ (ایس، ایم، ڈی) دہلی

فلم ایکٹر بننے کے خواہشمند پراسپکٹس دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایسٹرن فلم کمپنی نمبر ۱۹۹ دہلی

پھر مِلنے کا اِقرار کرو

سلام سندیلوی
ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

اس نیلے نیلے پانی میں، جھلمل جھلمل لہروں کی قسم
ان جھلمل جھلمل لہروں میں اجلے اجلے پھولوں کی قسم
ان اجلے اجلے پھولوں میں جگمگ جگمگ کرنوں کی قسم
اس جھیل پہ تم پھر آنے کا، سچا وعدہ اک بار کرو
پھر ملنے کا اِقرار کرو

تدبیر کے ناخن نے آخر، تقدیر کی گتھی سلجھا دی
تا حشر نہ بھولوں گا احساں جو آکے جھلک سی دکھلا دی
لیکن اس رنگین ساعت نے، اک آگ سی دل میں بھڑکا دی
دو لمحوں کی تسکیں دے کر، دل کو نہ مرے بیمار کرو
پھر ملنے کا اقرار کرو

دنیا کے رنج و غم سے اماں، بس ایک تمہارے پیار میں ہے
تم بن ہر جانب مایوسی، اس اندھیارے سنسار میں ہے
ساحل سے کوسوں دور ابھی، میری کشتی منجدھار میں ہے
پتوار اٹھا کر اے ماجھی، میری نیا کو پار کرو
پھر ملنے کا اقرار کرو

الفت کا سلام یہ افسانہ مل جل کے مکمل کرنا ہے
جاں دے کر ہستی کا عقدہ ہم دونوں کو حل کرنا ہے
آنے والی روحوں کے لئے، روشن اک مشعل کرنا ہے
خون الفت کے چھینٹوں سے، اس دنیا کو گلزار کرو
پھر ملنے کا اقرار کرو

Wrist Watch Free.

دس ہزار روپے کی گھڑیاں مفت انعام

ہمارا مشہور کالا تیل رجسٹرڈ کے استعمال کرنے سے بال ہمیشہ کیلئے کالے ہو جاتے ہیں - اور پھر زندگی بھر کالے پیدا ہوتے ہیں - یہ تیل گرتے بالوں کو روکتا ہے - اوران کو لمبے گھونگر والے اور چمکدار بناتا ہے - جہاں بال نہ آتے ہوں وہاں پھر سے پیدا ہونے لگتے ہیں - آنکھوں کی روشنی تیز کرتا اور سر کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے - بہت خوشبودار ہے - قیمت ایک شیشی دو روپے آٹھ آنے - ۱۲/۸ تین شیشی پورے کورس کی قیمت چھ روپے ۶/ اس تیل کو مشہور کرنے کے لئے ہر شیشی کے ساتھ ایک فینسی میوٹ رسٹ واچ جو کہ بہت خوبصورت ہے اور ایک انگوٹھی سونا دلندن نیو گولڈ) بالکل مفت بھیجی جاتی ہے -

ضروری نوٹ مال پسند نہ ہونے پر قیمت فوراً واپس کر دی جاتی ہے - تین شیشی دوائی کے خریدار کو ڈاک خرچ بالکل معاف اور چار انگوٹھی لندن نیو گولڈ اور چار گھڑیاں بالکل مفت انعام دی جاتی ہیں - جلدی کریں - کیونکہ یہ وقت بار بار ہاتھ نہ آئے گا -

آرڈر دیتے وقت اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھیے

جنرل ناولٹی سٹور - (ایس، ڈی) دہلی ۶

ویدٖ ـــ حکیم ـــ ڈاکٹر

بن کر ہزاروں روپیہ اور ثواب کمائیے

آپ ہومیو پیتھک بایو کیمک آیورویدک یونانی طب گھر بیٹھے پڑھ کر آسان طریقہ کے امتحان بذریعہ ڈاک دیکر شاندار سندیں و سرٹیفکیٹ حاصل کر کے ہزاروں روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں پراسپکٹس مفت طلب کیجیے

انڈین نیشنل میڈیکل کالج (30/A) دہلی

شاندار سہ رنگا دیواری کلینڈر

دو عدد بالکل مفت ان صاحبان کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے جو ہمیں اپنے شہر یا قصبہ کے کتب فروشوں ایجنٹ اخبارات انگریزی اردو یا ہندی والوں سینما گھروں ڈاکٹروں حکیموں ویدوں نمبرداروں سکول ماسٹروں وغیرہ کے مکمل پتے خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر ارسال کریں گے -

ایم سی ہنڈیکیٹ بیگ (30/A) دہلی

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد

ویسٹن

گہری نیند کا لطف WESTON کسی سوتے جاگتے کو سنگھا دیجیے - وہ ایک گھنٹہ گہری نیند سو جائیگا - قیمت دو روپے محصولڈاک ۱۳/ اگر ایک گھنٹہ پہلے جگانا ہو تو (RICTION) سنگھا دیجیے - قیمت صرف دو روپے کم مقدار یا نمونہ نہیں مل سکتا - گارنٹی کی جاتی ہے - کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں -

ضرورت مند اصحاب منگوا کر آزمائش کریں

دی میکسو لیبارٹریز لمیٹڈ (ایس، ڈی) دہلی

پانچویں قسط

ناول

چوٹ

دت بھارتی

"وہ تو درست ہے — لیکن —"

"لیکن کیا —؟" اس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا" پرکاش بھیا آپ یہ کام ضرور سرانجام دیں، آج تک آپ نے اس غریب کی مدد کی ہے، اور آج پھر یہ غریب آپ کے رحم وکرم پر پڑا ہے" اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"اچھا —" پرکاش نے لحاف سے نکلتے ہوئے کہا" کوشش کر دیکھتا ہوں —"

"کوشش نہیں — بھائی یہ کام آپ کو کرنا ہوگا —" اس کی آواز گلوگیر ہو چکی تھی۔

"خیر!" کہہ کر پرکاش اندر چلا گیا۔

وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ خیالات پھر بے چین ہو گئے امید اور ناامیدی کے جذبات عود کر آئے۔ کبھی امید کی لہریں اسے کنارے تک لے جاتیں۔ مگر ناامیدی کی موجیں اسے پھر سمندر کے بیچ میں لا پھینکتیں وہ ان ہچکولوں پر مضطرب اور بے قرار اچھلتا رہا۔ ہر لمحہ جو پرکاش کے واپس آنے میں دیر پیدا کر رہا تھا اسے ڈھارس بندھا دیتا۔

اچانک اس کے ذہن میں ایک بھولا بھٹکا مصرعہ آ گیا۔

دیر آید درست آید —

مسرت کی ایک مبہم سی لہر اس کے چہرے پر دوڑ گئی۔ اس کا یقین اب وثوق میں تبدیل ہونے لگا، حوصلہ اور عزم دل میں ٹھکیلیاں لینے لگے۔ کمرے کے پاس قدموں کی ہر چاپ پرکاش کی آمد کا رنگین دھوکا بن جاتی۔ اس کی نگاہیں بے اختیار دروازے پر اٹھ جاتیں، دل دھڑکنے لگتا، اور جب گھر کا کوئی دوسرا فرد گذر جاتا تو وہ ایک سرد آہ لینے پر مجبور ہو جاتا۔

آخر پرکاش یتیم اور مدقوق سی شکل بنائے کمرے میں داخل ہوا۔

"کیوں —؟" وہ بے اختیار اپنی کرسی سے اٹھ بیٹھا اور جوش میں پرکاش کے بازوؤں کو اپنی گرفت میں لے لیا" کیا کہا ماتا جی نے —؟"

"نہیں!" پرکاش نے آہستہ سے کہا" نہیں! انہوں نے صاف انکار کر دیا —" پرکاش نے رکتے رکتے کہا۔

"انکار کر دیا ہے —؟" اس کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہو گئی۔" تو اب کوئی امید نہیں —"

"مجبوری ہے —"

"مجبوری —" اس کی آنکھوں میں آنسو پھر نمایاں ہو گئے، کچھ عرصہ کے لئے اس پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔" خیر!" کہہ کر وہ دروازے کی طرف جانے کے لئے بڑھا۔

"ٹھیرو!" پرکاش پکارا۔

وہ مڑا

"کہئے کیا بات ہے ——؟" اس نے مردہ دل سے پوچھا۔

"بھئی ——" پرکاش نے سر کھجاتے ہوئے کہا "یوں تو اباجی نے انکار کر دیا ہے، لیکن میں کوشش کر دوں گا مگر تم کو اس کا معاوضہ دینا ہوگا ——"

"معاوضہ ——؟" اس نے جوش سے کہا "میں ہر معاوضہ دینے کو تیار ہوں ——"

"بات تو معمولی ہے لیکن —— لیکن میں تم کو یہی رقم نہیں بلکہ ڈیڑھ دو سو روپے دینے کو تیار ہوں ——"

"بولئے ایسا کون سا کام ہے؟" اس کے خون کی رفتار پھر سے تیز ہوگئی۔ وہ ہر کام کو سرانجام دینے کو تیار ہوگیا، خواہ وہ کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو اور اس کی طاقت سے باہر کیوں نہ ہو" جلد کہئے ——"

"بھئی بات یہ ہے کہ کوئی بھی انسان دنیا میں غرض کے بغیر مدد نہیں کرتا ——" پرکاش نے اسے عیارانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہ کہو —— آپ جیسے بھی تو دنیا میں نیک سیرت آدمی ہیں" اس نے سادگی سے کہا " آپ وہ کام کہئے ——" اس کے ذہن میں مستقبل بنتا دکھائی دے رہا تھا۔

"کام تو معمولی ہے ——" پرکاش نے رکتے رکتے کہا" اگر تم مجھ کو آشا سے ملا کر خود راستے سے ہٹ جاؤ تو میں تم کو دو سو روپے دینے کو تیار ہوں"

یہ فقرہ ایک وزنی آہنی ہتھوڑے کی طرح اس کے ذہن پر پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی زبان گنگ ہوگئی۔ تمام اعصاب نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اس کے جی میں آیا کہ وہ پرکاش کا مونہہ توڑ جواب دے۔ اس کے بازو کی مچھلیاں پھڑپھڑائیں۔ اس نے چاہا کہ وہ ایک ہی مکے سے پرکاش کو زمین پر لٹا دے۔ اس نے یہ الفاظ کہنے کی جرأت کیسے کی؟ اسے یہ سب کہنے کا حوصلہ کیسے ہوا ——؟

مگر پرکاش نے ٹھیک کہا ہے۔ پرکاش نے اس کو اس کی محبت کی صحیح قیمت بتا دی تھی۔ غریب کی ہر شے خریدی جا سکتی ہے۔ غریب کی غربت، عزت، آبرو، عصمت، محنت یہاں تک کہ محبت بھی خریدی جا سکتی ہے۔ آج تک یہ سب کچھ ہوتا آیا ہے۔ پرکاش بورژوا ہے، اور وہ پرولتاری —— پرولتاری کو محبت کرنے کا کیا حق حاصل ہے ——؟ اور پھر اس لڑکی سے جسے ایک بورژوا چاہتا ہو۔ غریب کو تو جینے کا بھی حق نہیں۔ وہ کیوں زندہ ہے ——؟ آج وہ یہاں ایک بورژوا کے سامنے کھڑا کیا سوچ رہا ہے —— ایک طرف اس کا مستقبل ڈول رہا ہے۔ دوسری طرف اس کی محبوبہ۔ اس کی محبت کا سودا ہو رہا ہے۔ آخر وہ یہ سودا کیوں طے نہیں کر لیتا ——؟ آخر محبت بھی تو بھوکے پیٹ نہیں ہو سکتی۔ پھر وہ سوچ کیا رہا ہے ——؟ آج محبت ٹکے ٹکے بندوں بک رہی ہے آج ہندوستانی محبت کا چند روپلی ٹکیوں کے لئے سودا ہو رہا ہے۔ وہ محبت کو فروخت کیوں نہیں کر دیتا؟

"دنیا کی ہر شے چوری ہو جاتی ہے ——!" یہ اس نے اپنی تیسری جماعت میں پڑھا تھا۔ برطانوی سامراج کی تعلیم نے ہمیں یہی بات سکھائی ہے کہ دنیا کی ہر شے چوری ہو جاتی ہے روپیہ پیسہ، زیور، انسان، انسانیت، امارت، عزت یہاں تک کہ خود برطانوی سامراج بھی چوری ہو سکتا ہے، مگر تعلیم نہیں چوری ہو سکتی۔ آگ اسے جلا نہیں سکتی، پانی اسے گلا نہیں سکتا۔ دھوپ اسے پگھلا نہیں سکتی۔ سوئی اسے سکیڑ نہیں سکتی، برف اسے منجمد نہیں کر سکتی، یہ ہر جگہ پارس کی طرح زندہ ہے خواہ تم قطبین میں چلے جاؤ، خط سرطان اور خط جدی پر چلے جاؤ۔ یا خطِ استوا پر، ہمالیہ کی چوٹی پر، یا بحر اوقیانوس کی گہرائیوں میں، گنگا کے سرسبز میدانوں میں یا صحرائے اعظم میں —— یہ ہر جگہ زندہ رہے گی وہ اس انمول رتن کو ہمیشہ کے لئے کیوں نہیں خرید لیتا۔ آشا نہیں تو کوئی دوسری عورت تمہیں مل سکتی ہے۔ مگر تعلیم نہ مل سکے گی۔ بیوقوف عورت تو جائداد ہے۔ یہ تو بکتی ہے۔ گیہوں کی بند بوریوں کی طرح، ڈالڈا گھی کی طرح، باٹا کے جوتے کی طرح، سکاچ وسکی کی طرح —— بس گاہک ہونا چاہئے ورنہ یہ بک سکتی ہے۔ اور آشا تو صرف تمہاری محبوبہ ہے۔ تمہاری قانونی بیوی نہیں، تمہاری حقیقی بھی نہیں تم اسے کیوں فروخت نہیں کر دیتے۔ یہ ہندوستان ہے۔ گرم و مرطوب ملک۔ آج سے ہزاروں برس پہلے سیتا کو محض باپ کی فرمانبرداری کے لئے بیچ دیا گیا۔ دروپدی کو اس کے

پانچ خاوندوں نے جوئے میں ہار دیا۔ اور جیتنے والے نے عوام کے سامنے ننگا کرنے کی کوشش کی۔ پدمنی کے لئے ہزاروں لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتار دئے۔ پرتھوی راج چوہان کو اس قدر شہوت آئی کہ سنجوگتا کے لئے اس نے ملک ہی کھو دیا —— تم تو تاریخ کے متعلم ہو۔ انگریز کی تاریخ میں یہ سب تم نے پڑھا ہوگا —— اگر نہیں پڑھا تو پھر انگریز سے ڈگری کیسے لوگے۔ اگر پڑھا ہے تو تم کو ان سے سبق لینا چاہیئے۔ آج تمہاری محبوبہ صرف دو سو روپے میں خریدی جارہی ہے —— اسے فروخت کردو۔ یہ سودا منظور کرلو۔ انگریز کی یونیورسٹی کی ڈگری کے بغیر تم جاہل اور گدھے رہوگے۔ تمہیں تیس روپے ماہوار کی نوکری بھی نہ مل سکے گی۔ اگر جیل جاؤگے تو 'سی' کلاس ملے گی دیکھا تم نے یہ ڈگری کتنی قیمتی ہے۔ آشا سے زیادہ قیمتی۔ تمہاری محبت سے زیادہ قیمتی۔ آخر تم چودہ برس تک اسی کے لئے تو تگ و دو کرتے رہے ہو —— اس ڈگری میں تمہارا "شاندار" مستقبل پوشیدہ ہے۔ اس ڈگری میں برطانوی سامراج کی بربریت پوشیدہ ہے۔ یونین جیک کی عظمت پوشیدہ ہے۔ ایک ڈگری ہولڈر شریف اور مہذب انسان گنا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کا وائس چانسلر جب تمہیں ایک لمبے چوڑے ہال میں لڑکیوں کے سامنے سیاہ گاؤن میں ملبوس تم کو ڈگری دے گا تو تمہاری کتنی عزت بڑھے گی۔ جب اپنے کمرے میں گاؤن پہن کر کھنچائی ہوئی تصویر کو تمہاری اولاد اور دوسرے دوست دیکھیں گے تو تمہارا سینہ تن جائے گا، اور اس سے بھی زیادہ وقعت تمہیں اس وقت محسوس ہوگی جب تم آئی سی ایس کے امتحان میں شریک ہوگے پھر تمہارا مستقبل کتنا شاندار ہوگا، جب تم آئی۔سی۔ایس کے امتحان میں کامیاب ہوکر ایک افسر اعلیٰ بن جاؤگے۔ جب تم کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر بن جاؤگے تو تمہاری کتنی عزت ہوگی، تمہیں دنیا کی بہت سی عیش و آرام کی دولتیں مہیا ہوں گی۔ جب ہندوستان کے کسی "سر" یا "نائٹ" کی لڑکی سے تمہاری شادی ہوگی۔ پھر تمہاری اور تمہاری بیوی کی تصویر السٹریٹڈ ویکلی میں شائع ہوگی۔ کالج کے ساتھی طلباء تمہیں حسرت اور رشک بھری نظروں سے دیکھیں گے۔

لیکن ہندوستانیوں کو محبت زندگی کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہے۔ یونیورسٹی کی ڈگری سے بھی زیادہ "شاندار" مستقبل سے بھی زیادہ —— اور اسے فخر تھا کہ وہ ایک ہندوستانی ہے۔

"پرکاش ——" اس نے سکوت کو توڑا "راجندر کو جانتے ہو ——؟ اسی گلی میں رہتا ہے ——"

ہاں! وہ جو سب جج (SUB JUDGE.) کا لڑکا ہے" پرکاش نے سوال کیا۔

"ہاں وہی —— وہ ایک دن مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ تم پرکاش کے عزیز دوست ہو ——؟"

"میں نے کہا ہاں، ہوں ——"

"میرا ایک کام کروگے ——؟" راجندر نے سوال کیا۔

"بتاؤ ——" میں نے پوچھا

کہنے لگا "میں تم کو پانچ سو روپے دوں گا، تم میرے خط پرکاش کی بہن ارملا تک لے جایا کرو —— بولو پرکاش تمہارے سودے سے وہ سودا بہتر نہیں ——؟"

اتنا کہہ کر وہ پرکاش کے کمرے سے نکل آیا ——

گھر آکر وہ چارپائی پر دراز ہوگیا۔ آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے —— ضمیر بیدار ہوگیا اور مخاطب ہوا

"اب رو رہے ہو ——؟ کیوں ——؟ آج تو تم کو قہقہے لگانے چاہئیں —— تم نے بیش بہا قربانی دی ہے —— تم نے اپنی زندگی کو اپنی محبوبہ پر قربان کردیا ہے۔ کیا یہ معمولی بات ہے ——؟ ہندوستان کے کتنے ڈگری ہولڈر یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں؟ اٹھو! بہادر شیر اٹھو ——! آج تم نے مجنوں کی لاج رکھ لی۔ آج تم نے فرہاد کو نیچا دکھا دیا۔ آج رانجھے اور مہیوال کی روح کو تم نے بے چین بنا دیا۔ کیا تم نے اپنی زندگی کا دھارا نہیں بدل دیا ہے؟ تم نے اس کشتی کو جو تمہیں ساحل کی طرف لے جارہی تھی کنارے سے ٹکرا کر طوفان میں دھکیل دیا۔ کیا یہ حادثہ فراموش کیا جاسکتا ہے ——؟

یہ دیکھو یہ کون آرہا ہے ——؟

اوہ! یہ تو ظل سبحانی، تاجدار ہند، ملک معظم، شہنشاہ مغل، شاہ جہاں ہیں —— بھلا یہ تمہارے کمرے میں کیوں آتے —؟ ان سے وجہ دریافت کرو —— اور تم ان کے استقبال کے لئے کھڑے بھی نہیں ہوتے ——؟ کیا ہندوستانی یونیورسٹی میں چودہ سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ بھی نہیں سیکھا کہ ادب اور تعظیم کیا ہے ——؟

اٹھو ——!

لیکن ——؟ نہیں ——! یہ کیا ——؟

یہ شاہ جہاں کے ہاتھوں میں پھول کیسے ——؟ اور یہ کوہ نور کیوں ——؟ یہ مغل شہنشاہ آج بے قرار اور بے چین کیوں نظر آ رہا ہے -؟ آج اس کے چہرے پر افسردگی اور الم کیوں ——؟

یہ کیا ——؟

شہنشاہ نے پھولوں کا ہار تمہارے گلے میں ڈال دیا —— اور یہ کوہ نور تمہیں پیش کردیا —— بھلا کیوں ——؟ یہ سب کیوں

اوہ —— فرما رہے ہیں —— آج جو تم نے محبت کی قربانی دی ہے اس نے تاج محل کو حقیر بنا دیا —— خوب! بہت خوب!!

اور

یہ کیا ——؟

یہ کوئی یورپین گھوڑے پر سوار کیوں چلا آرہا ہے -؟ لباس سے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے جیسے کوئی بہت بڑا جرنیل ہے — یہ اس نے اپنا ہیٹ کیوں اتار دیا ——؟

یہ تم کو سلام کر رہا ہے آخر یہ کون ہے ——؟

کون ——؟

نیپولین ——؟

بھئی خوب! یہ کیا کہہ رہا ہے ——؟

اوہ! آج تم نے جوزفین کی محبت کو مات دے دی ——

واہ! واہ!! دیکھا ——؟ اچھا اس سے کہو کہ یہ ہندوستان ہے اور یہاں ہر ہندوستانی محبت کی ایسی ہی قربانی دے سکتا ہے۔

بچارے کو معلوم نہیں ——

رولز رائیس کار میں میاں بیوی کون تشریف لا رہے ہیں؟ یہ بھی تم ہی سے ملنے آئے ہوں گے ——؟ ضرور تم ہی سے ملنے آئے ہوں گے ——

لو —— انہوں نے بھی اپنی ٹوپیاں ادب کے لئے اتار لیں -

آپ کی تعریف ——؟

جی! ذرا اونچا —— سنائی نہیں دیا

کیا کہا ——؟ سچ ——؟

ڈیوک اینڈ ڈچز آف ونڈسر ——

کیوپڈ کے چچا اب تو اٹھو ——! یہ سب کچھ تمہاری محبت کی بدولت ہے اور وہ قربانی جو تم نے ابھی ابھی دی ہے

لیکن! تم تو رو رہے ہو ——!

کیوں ——؟

یہ شرف جو تم کو بخشا گیا ہے، یہ امتیاز جو تمہیں نصیب ہوا ہے۔ یہ عزت جو تمہارے حصے میں آتی ہے - یہ سب تمہاری محبت اور اس کی لافانی قربانی کا نتیجہ ہے. جس نے تمہیں زمین سے اٹھاکر پرواز پر مجبور کردیا ہے. تمہیں انسان سے عاشق بنا دیا ہے. تمہاری زندگی کو تم سے محروم کردیا. کیا یہ ایسا حادثہ ہے جو نظر انداز کردیا جائے پھر یہ آنسو ——؟

کیا یہ خوشی کے آنسو ہیں ——؟

نہیں ——؟

تو پھر روتے کیوں ہو ——؟ آخر وجہ کیا ہے -

آج تو تمہیں خوش ہونا چاہیئے، یہاں کیوں پڑے ہو؟ کالج جاؤ، تمہاری محبوبہ تمہارے انتظار میں بیٹھی ہوگی، جاکر اسے سناؤ کہ آج تم نے اس کے لئے کتنی بڑی قربانی دی ہے، وہ اس خبر کو سن کر خوشی سے ناچ اٹھے گی. تمہیں بے اختیار اپنے بازوؤں میں لے لے گی - اس کے بازو تمہارے جسم کے لئے بے قرار ہیں، اس کی روح بے چین ہے - اس کی آنکھوں میں یاس اور امید کی لہریں رقص کر رہی ہیں —— اور تم! تم تو یہاں لیٹ کر رو رہے ہو - ساری زندگی روتے رہے ہو! اور آج بھی، جب کہ

خالص اور اصلی روغن بادام سے بنایا گیا

رجنی ہیئر آئل

ہر مہینے تین چار انچ بالوں کی درازی چھ مہینے میں پاؤں کی ایڑی تک بالوں کی لمبائی

رجنی ہیئر آئل کورس

بالوں کو حیرت انگیز رفتار سے بڑھانیوالا تیل

پہلے ہفتے میں سر کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ دوسرے ہفتہ بالوں کا بھڑنا اور ان کے سروں کا پھٹنا رک جاتا ہے۔
تیسرے ہفتہ میں نئے بال نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔
چوتھے ہفتے کے آخیر تک ایک انچ بال بڑھ جاتے ہیں۔ پھر ہر مہینے اسی اوسط سے بڑھتے رہتے ہیں۔
چھ مہینے میں بال پاؤں کی ایڑی تک لمبے ہو جاتے ہیں۔
ایک شیشی کی قیمت (عہ/ر) دو روپے آٹھ آنے جو ایک مہینے کو کافی ہوتی ہے۔ ڈاک خرچ و پیکنگ خرچ الگ۔ چھ شیشی سے زیادہ ڈاک سے روانہ نہیں کی جائیں گی۔ زیادہ کے لئے پانچ روپے پیشگی بھیجئے۔ اور اپنے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام لکھئے۔
اس تیل کی تعریف خوبیوں کے متعلق خواتین کی آراء اکثر کمپنیوں کی مبالغہ آمیز لمبی چوڑی تعریفیں پڑھ کر میرا یقین اٹھ چکا تھا۔ لیکن آپ کے رجنی ہیر آئل کو میں نے ہمیشہ صفت موصوف پایا۔ اس کے لئے میری دلی دعاء قبول کریں۔ اور تین شیشیاں جلد بھیجدیں
"اپنی بیوی کے لئے رجنی ہیر آئل منگایا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ اور بال بھی خوب بڑھے مہربانی کر کے ۱۲ شیشی اور بھیجدیں"
"آپ کے یہاں سے رجنی ہیر آئل منگایا تھا۔ بہت مفید ثابت ہوا۔ ایک درجن شیشیاں اور بھیجدیجیے!"
ہر شہر کے بڑے بڑے دوکانداروں سے ملتا ہے۔ نہ ملنے پر اس پتہ سے منگائیں،

امریکن میڈیکل اسٹور ڈپٹی گنج دہلی

چوڑیاں ٹوٹ گئیں ہائے مجھے چھوڑ دو بھی

اب محبوب کا یہ کہنا نہیں چل سکتا۔

دہلی میں سونا دو روپے تولہ

جناب جنرل سکریٹری صاحب کانگریس کمیٹی تحریر فرماتے ہیں آپ کا پارسل ملا زیورات کا رنگ و روپ ڈیزائن اور خوبصورتی دیکھکر طبیعت خوش ہو گئی بہت سے آدمی منگانا چاہتے ہیں۔ اگر میں آپ کو آرڈر بھجواؤں تو آپ مجھے کیا کمیشن دیں گے۔؟

ان کے علاوہ ہندوستان بھر کے مشہور اخباروں نے بھی ہمارے نیو گولڈ کی تعریف کی ہے۔ اصلی سونے کی طرح اس نیو گولڈ کے بھی ہر طرح زیورات بن سکتے ہیں خریداروں کو پورے طور پر ہر طرح اطمینان دلایا جاتا ہے۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک تولہ دو روپیہ تین تولہ پانچ روپے آٹھ آنے چھ تولہ دس روپیہ بیس تولہ تیس روپیہ نیو گولڈ کے بنے ہوئے خوبصورت فیشن ایبل بہترین ڈیزائن کے زیورات گلے کا بڑا ہار سولہ روپیہ چھوٹا ہار بارہ روپیہ۔ نیکلس نیا ڈیزائن بارہ روپیہ گلو بند آٹھ روپیہ۔ چمپاکلی دس روپیہ گلے کی ہنسلی گیارہ روپیہ آٹھ آنے۔ انگوٹھی نگدار تین روپیہ انگوٹھی بمبئی فیشن بیچ والی دو روپیہ۔ چوڑیاں ڈائمنڈ کٹ فی جوڑا ڈیڑھ روپیہ۔ کانوں کے نہایت خوبصورت بندے یعنی آویزے قسم خاص ساڑھے تین روپے جوڑا قسم اول تین روپے چار آنے جوڑا۔ قسم دوئم دو روپیہ چار آنے۔ دست بند گھڑی چھ روپیہ آٹھ آنے جوڑا۔ یہ تمام زیورات مصنوعی جواہرات سے مرصع ہیں۔ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ:- **نیو گولڈ سپلائی کمپنی (ایس، ڈی) ۱۹۹ دہلی**

مفت بالکل مفت

کوئی فیس نہیں — کوئی نذرانہ نہیں

اگر آپ اب بھی فائدہ نہ اٹھائیں تو آپ کی قسمت۔ اگر آپ کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں اگر آپ کی کوئی خواہش باوجود کوششوں کے پوری نہیں ہوتی۔ اگر آپ بے روزگار ہیں۔ اگر آپ کا حاکم یا افسر ناراض ہے۔ اگر آپ کا کوئی کام بن کر بگڑ جاتا ہو۔ اگر آپ جسے چاہتے ہیں اس سے شادی نہیں ہو سکتی اگر آپ کو اولاد کی فکر ہے۔ اگر آپ کسی دشمن کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کسی مقدمہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ روپیہ پانی کی طرح خرچ ہو رہا ہے مگر عزت بچتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اگر آپ کو تجارت میں نقصان ہو رہا ہے۔ اگر آپ کو امتحان میں پاس ہونے کی فکر ہے۔ اگر آپ کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور باوجود متواتر علاج کے آرام نہیں ہوتا۔ اگر آپ پتھر دل محبوب کی یاد میں تڑپ رہے ہیں۔ اور وہ آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا "نوروزی تعویذ" آپکی تمام خواہشات کو پورا کر کے آپکی نامرادیوں کو کامیابی میں تبدیل کر کے آپکے رنج و غم کے ایام کو عیش و مسرت میں بدل دیگا۔ صرف چھ آنے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک لفافہ میں ڈال کر بھیجدیں۔ پاکستان برما وغیرہ کے ٹکٹ قبول نہیں کئے جائیں گے۔ وی، پی منگوانے والوں کے خط کا جواب نہیں دیا جائے گا۔ پاکستان وغیرہ وغیرہ ممالک کے لوگ آٹھ آنے کا منی آرڈر بھیجیں ورنہ عدم جواب کی شکایت فضول ہوگی۔ تعویذ کے ساتھ آنیوالے ایک سال کے لئے آپکی قسمت کے حالات بھی لکھکر روانہ کئے جائیں گے۔

خط و کتابت کا پتہ:- **عامل شاہ صاحب (ایس، ڈی) ۱۹۹ دہلی**

ہنسنے کا دن ہے ـــــ لیکن تم تو پاگل ہو جو رو رہے ہو اتنی بڑی کامیابی کے بعد کون روتا ہے ـــــ؟ اٹھو! ہندوستان کے مایۂ ناز عاشق، اٹھو، اور کالج جاؤ ـــــ

چار دن تک متواتر غیر حاضر رہنے کے بعد آج وہ کالج آیا تھا یہ تو اسے معلوم تھا کہ اس کے متعلق نوٹس بورڈ پر نوٹس لگ گیا ہوگا۔ مگر ایک نامعلوم خلش اسے یہاں کھینچ لائی تھی اور وہ چلا آیا تھا۔

انگریزی کی کلاس نہ معلوم کب ختم ہو چکی تھی۔ کلاس روم طلباً سے خالی ہو چکا تھا۔ اور خیالات میں اس قدر غرق بیٹھا تھا کہ اسے اس بات کا احساس ہی نہ ہوا۔ ماضی کی تمام تصویریں اجاگر ہونے کے بعد وہ حال میں پہنچا۔

طبیعت ضرورت سے زیادہ مضمحل تھی، ایک گرانی اور بوجھل پن طبیعت پر حاوی تھا جسم کے ہر حصے میں ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا۔ وہ بے دلی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور کلاس روم سے باہر نکل آیا۔

کلاس روم سے نکل کر وہ کامن روم کی طرف چل دیا۔ کامن روم کے باہر نوٹس بورڈ پر اپنی قسمت کو دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ وہاں پر مختلف نوٹس آویزاں تھے، اور اس کی نظریں وہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ جس کی اسے توقع تھی۔

نوٹس

کلدیپ رائے، رول نمبر ۱۲۵، طالب علم
بی اے فائنل بہ وجہ عدم ادائیگی فیس داخلہ برائے
امتحان بی اے امتحان میں شریک نہیں ہو سکتا۔
بحکم
پرنسپل

کلدیپ نے اپنی قسمت کے فیصلے کو گہری نظروں سے دیکھا جو کچھ ہوا، اس کے لئے تازہ گھاؤ نہ تھا۔ وہ اس کا متوقع تھا۔ جو آ

میں ایک زہریلی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ امپی تھیٹر (AMPITHEATRE) کی طرف چل دیا۔ راستے پر سرخ بجری بچھی ہوئی تھی، جو اس کے قدموں سے چرمرا رہی تھی، راستے کے دونوں طرف مہندی کی باڑ لگی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی بے خودی میں اس کا ہاتھ اس باڑھ میں الجھ کر رہ جاتا مگر وہ چھڑا کر آگے نکل جاتا۔ اس کے کپڑے کافی میلے تھے، بال بے ترتیب اور پریشان تھے، چہرے پر فکر و تردد کے آثار بخوبی نمایاں تھے۔ آنکھیں دو تین دن نہ سونے کی وجہ سے بوجھل تھیں اور نگاہیں بہک سی گئی تھیں۔

وہ بائیولوجی پریکٹیکل (BIOLOGY PRACTICAL) کے کمرے کے آگے سے گزر رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز نے اس کے خیالات کو منتشر کر دیا اور وہ گھوم کر آواز دینے والے کو دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آشا اس کے تعاقب میں چلی آ رہی تھی۔

"دیپ جی ـــــ" آشا نے پکارا۔

"جی!" اس کرب و اضطراب سے جواب دیا۔

"یہ آپ نے شکل کیا بنا رکھی ہے ـــــ؟ اور آپ پچھلے تین چار روز سے کالج بھی نہیں آئے ـــــ؟ آپ نے نوٹس بورڈ دیکھا ہے ـــــ؟" آشا نے ایک ہی سانس میں یہ تمام سوال کر ڈالے۔

دیپ نے کھوئی ہوئی نظروں سے آشا کو دیکھا اور سُن کر سر جھکا لیا۔ دیپ نے نہیں سُنا بلکہ اس کے کانوں نے سُنا کیونکہ اس کا دل کہیں اور تھا اور دماغ ـــــ

"آئیے! مجھے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں" آشا نے التجا آمیز الفاظ میں کہا۔

"کہاں ـــــ؟" دیپ نے دبی زبان میں کہا

"کسی ریستوران میں چلتے ہیں ـــــ" کہہ کر آشا چل دی۔ اور وہ مجرم کی طرح سر جھکائے اس کے ساتھ چلنے لگا۔

کالج سے نکل کر وہ ساتھ ہی کارلٹن ریستوران میں داخل ہو گئے۔ جہاں مشکل سے دو چار گاہک بیٹھے ہوں گے۔ اس قسم کی بات چیت کرنے کے لئے یہ بہترین ماحول تھا۔

بیرے کو چائے کا آرڈر دے کر آشا نے کیبن کا پردہ

درست کیا، اور خاموشی کے سمندر میں غوطہ زن ہوگئی کبھی کبھی دونوں کی نگاہیں اٹھتیں اور ٹکرا کر گر جاتیں۔ آشا کے دل میں شکایتوں کی بھرمار تھی جو ضدی بچے کی طرح مچل رہی تھیں، وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن وہ یہ طے نہ کر سکی کہ کہاں سے شروع کیا جائے مگر اب سیلاب کو روکنا بھی اس کے بس کی بات نہ تھی

بیرے نے چائے لا کر رکھ دی۔

"اور حکم ——؟" بیرے نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ——" آشا نے بیرے کو جواب دیا۔

آشا نے چائے کے پیالے تیار کئے اور ایک پیالہ دیپ کے آگے سرکا دیا۔ آخر آشا سکوت توڑنے پر مجبور ہو گئی

"آپ نے اپنے متعلق وہ نوٹس پڑھا ہے؟"

"جی ——؟" جیسے دیپ نے کچھ سُنا ہی نہ ہو۔

"آپ اس وقت اپنے آپ کو اس ریستوران میں لے آیئے اور جو کچھ میں دریافت کرتی ہوں اس کا جواب دیجئے ——" آشا نے درشت لہجے میں کہا۔

"فرمایئے ——" دیپ نے عاجزی سے کہا

"میں پوچھ رہی تھی آپ نے اپنے متعلق وہ نوٹس پڑھا ہے؟"

"جی ہاں ——" دیپ نے سرسری جواب دیا۔

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں یہ سب کیوں اور کیسے ہوا؟" آشا نے دیپ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

دیپ نے کوئی جواب نہ دیا۔

"آخر آپ بولتے کیوں نہیں؟ میں جو کچھ بکواس کر رہی ہوں، اس کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ——؟" آشا کے لہجے میں غصے کی جھلک نمودار ہو گئی۔

"آپ فرمایئے میں حاضر ہوں"

"خاک حاضر ہیں ——" آشا چڑ کر بولی "میں نے کتنے سوال کئے اور آپ نے ابھی تک ایک بھی نہیں سُنا۔ میں پوچھ رہی ہوں یہ سب کیسے اور کیوں ہوا ——؟"

"اب میں اس کا کیا جواب دوں ——؟" دیپ نے ملائمت سے کہا۔

"آپ نہیں جواب دیں گے۔ تو جواب میں دوں گی۔ اگر آپ میرے سوال کا مجھ سے ہی جواب چاہتے ہیں، تو سنئے آپ چار دن تک کالج نہیں آئے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع دی ——" آشا کی آواز میں غصہ اور لرزش تھی "آخر آپ نے مجھے سمجھا کیا ہے ——؟ کیا آپ مجھے بازاری عورت سمجھتے ہیں ——؟"

"میں ——؟" دیپ کراہ اٹھا۔

"ہاں! ہاں!! آپ! آپ نے یہ سب اس لئے کیا کہ آپ مجھے بازاری عورت سمجھتے ہیں"

"لیکن آپ کو یہ غلط فہمی ہے" دیپ نے قطع کلام کیا۔

"غلط فہمی ——" آشا کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے "اب آپ اسے غلط فہمی کہتے ہیں۔ یہ نوٹس بورڈ غلط فہمی ہے۔ اب آپ سنتے جایئے، میں آج سنانے پر بضد ہوں، اور آپ کو سننا پڑے گا —— اگر یہ آپ کو کرنا تھا تو مجھے اپنا کیوں بنایا تھا۔ اور بنانے کے بعد اب میرا مذاق کیوں اُڑوایا ——؟ مجھے ذلیل کیوں کرایا۔ مجھے ہی نہیں میری محبت کو بھی ذلیل بنا دیا ہے ——"

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ——" دیپ نے تڑپ کر کہا۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ اب آپ سن نہیں سکتے۔ مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے —— اسی لئے اب آپ سننا نہیں پسند کرتے ——"

"آخر آپ کو کیا معلوم ہو چکا ہے ——؟" دیپ نے بجھے ہوئے دل سے کہا۔

"مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ آپ کے وفادار اور عزیز دوست پرکاش نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے ——" آشا نے زیر خند الفاظ میں کہا۔

دت بھارتی کے اس شاہکار
رومانی ناول کی ساتویں قسط
جولائی میں شائع ہونے والے
خاص نمبر میں ملاحظہ فرمایئے

سپنوں کے مندر میں

یہ عورتیں ——— بیچاری!

کون ہیں۔ کیا ہیں۔ ایک جنس لطیف مگر جنس کرخت سے زیادہ سخت ایک گلاب کی پنکھڑی مگر کانٹے دار اس چوڑے چکلے سینے میں جسے ہلکا سا کپڑا ڈھانپے ہوئے ہے بے شمار دل مقید ہیں۔ حوا کی یہ بیٹی ایک ایسی ناگن جس کے کاٹے کا منتر نہیں ——— زہر کو امرت کا لیبل دے کر پلا رہی ہے۔ اسکی مسکراہٹوں میں ہلاہل۔ قہقہوں میں ایک زہر جس کا علاج ہے نہ دوا ——— دیش کے یہ ۱۲ افسانے جنہیں پڑھ کر عورتیں چیخ اٹھیں چلا اٹھیں۔ آنکھیں باہر آگئیں۔ مگر حقیقت کی روشنی کے آگے کچھ کہہ نہ سکیں۔

قیمت دو روپے۔

جوار بھاٹا

حسن کی رنگینی، محبت کی شوخی اور نوجوانی کا خمار: "جوار بھاٹا" کے ایک ایک افسانے میں رستا برستا ہے بلا مانند ساگر کے یہ سترہ افسانے ہیں۔ جنہیں پڑھتے پڑھتے آپ رومان کی حسین و شوخ وادیوں میں پہنچ جائیں گے اور تمناؤں کے جوار بھاٹا میں مدغم ہو جائیں گے۔ قیمت تین روپے۔

جمنا کی لہروں میں

ارمانوں اور تمناؤں کی نیا ہچکولے کھا رہی ہے۔ شباب اور جوانی کا مدوجزر ہے۔ خاکستر دلوں کو یہ لہریں نئی زندگی کا پیام دے رہی ہیں۔ ۲۵ افسانوں کا اچھوتا مجموعہ جس میں اسرار بھی ہے۔ اور رنگینی بھی۔

تین سو چالیس صفحات بڑا سائز لیکن قیمت صرف دو روپے۔

آنچل

آنچل ہے یہ۔ ایک نازنین کا جو اس نے اپنے محبوب پر ڈال دیا ہے۔ تاکہ دنیا والے اسے نہ دیکھ سکیں۔ آنچل ہے اس حسینہ کا جو باد بہار سے اڑ اڑ کر اس کے جسم کی نمائش کر رہا ہے۔ اور اس باغی دوشیزہ کا آنچل جسے اس نے دنیا اور سماج کے آگے تان کر اپنی دلی خواہشات پوری کی ہیں۔ اور جنسی بھوک مٹائی ہے۔

بیگم عالم عثمانی کے پانچ افسانے جو ہر دم ایک دوشیزہ سے چمٹے رہنے سے پر شباب بن گئے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

ٹوٹے ہوئے دل

محبت کی ناکامیوں۔ سماج کی ستم ظریفیوں اور زندگی کی تلخیوں سے دوچار ہو کر دل ٹوٹ ہی جاتا ہے۔ ان ہی چند ٹوٹے دلوں کی داستانیں ہیں۔ جو اس مجموعہ میں آپ کو نظر آئیں گی۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

ٹیگور کے ڈرامے

اس مجموعہ میں پانچ مختصر ڈرامے ہیں جن میں ہر قدم پر زندگی لرزاں و رقصاں و شاداں و فرحاں نظر آئے گی۔ ایک بھی کردار ایسا نہیں جو انسانی فطرت میں سمانہ جانا چاہتا ہو۔ ٹیگور کے ڈراموں میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ روح کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں۔ اور یہی اس کی کامرانی کا سنگ میل ہے۔ قیمت دو روپے چار آنے۔

ٹالسٹائی کے افسانے

ٹالسٹائی روس کا سب سے بڑا مصنف گزرا ہے اس کے سترہ افسانوں کا مجموعہ جو حقیقت میں شاہکار کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔

قیمت دو روپے چار آنے

شمع بک ڈپو، پھاٹک حبش خاں دہلی

نوجوانوں کا محبوب رسالہ

رنگیلی دنیا

دل چسپ افسانے پرلطف نظمیں پرکشش رنگین تصویریں۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے نمونے کیلئے چار آنے کے ٹکٹ بھیجیں۔ شاعر اور افسانہ نویس اپنی غزلیات اور افسانے چھپنے کے لئے فوراً بھیجیں۔

منیجر رسالہ رنگیلی دنیا صدر بازار دہلی

صرف سگریٹ پینے والے اصحاب

چار پیسے میں

اعلیٰ درجے کے دس سگریٹ

بڑھیا سگریٹ بنانے کیلئے اعلیٰ امریکن سگریٹ مشین خریدیں جو کہ چالیس سگریٹ فی گھنٹہ تیار کرتی ہے اپنی حسب منشا بہترین سے بہترین اور خوش ذائقہ سگریٹ تیار کیجیے۔ لاگت ایک آنہ فی پیکٹ سے زیادہ نہ ہوگی اس طرح جہاں آپ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی صحت کو فائدہ پہنچائیں گے وہاں آپ کے روزانہ سگریٹ خرچ میں بھی کفایت ہوگی نیز دو چار گھنٹے۔ معمولی محنت سے دو تین روپے روزانہ کی آمدنی بھی پیدا کر سکتے ہیں قیمت فی مشین پانچ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول تین اکٹھی منگانے پر ۴ فی روپیہ کمیشن (نوٹ) ہر مشین کے ہمراہ چھپا ہوا طریقہ استعمال نمونہ تمباکو اور سو کاغذ سگریٹ مفت بھیجا جاتا ہے۔ ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ:- ایسٹرن امپورٹرز ۵۴ ایس، ڈی، دہلی

بیسویں صدی کی نئی ایجاد

تانترک انگوٹھی

غریبی دور ہو جائیگی۔ دولت آپکے قدم چومے گی آپ بیشمار دولت کے مالک بن جائیں گے آپ کی من چاہی عورت آپ سے بیحد محبت کرنے لگے گی۔ دشمن دوست بن جائیں گے۔ من مانگی اولاد پیدا ہوگی۔ نحس ستاروں کا اثر دور ہو جائے گا۔ دنیا آپ کی عزت کرے گی۔ لڑائی جھگڑے میں فتح ہوگی طالب علم امتحان میں ضرور پاس ہوگا۔ جسے آپ چاہتے ہیں اسی پری جمال سے شادی ہوگی۔ ناراض حاکم خوش ہوگا۔ دشمن کرن ہوگا۔ بات یہ ہے ہر ایک کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔ بیمار ضرور اچھا ہوگا۔ چوری گمی چیزیں ضرور واپس مل جائیں گی۔ دبا ہوا دھن مل جائے گا۔ روٹھ کر چلے گئے آدمی واپس گھر آجائیں گے۔ یہ انگوٹھی گرہن کے موقعہ پر شبھ مہورت میں تیار ہوتی ہے۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ قیمت فی انگوٹھی صرف تین روپے بارہ آنے ڈاک خرچ معاف جلدی منگوا لیجیے ختم ہونے پر دوسرے وقت کا انتظار کرنا پڑے گا۔ (نوٹ بیکار ثابت ہونے پر واپسی کی شرط ہے۔)

محافظ یہ دوائی ٹین کی ٹیوبوں میں بند ہے۔ مباشرت سے پہلے اور بعد میں اس دوائی کی عضو پر مالش کی جاتی ہے۔ اس سے آتشک سوزاک کا کوئی خدشہ نہیں رہتا۔ قیمت فی سیٹ دو روپے ۲/-/-

منگوانے کا پتہ:- موہنی بھنڈار رجسٹرڈ (ایس، ایم، ڈی) دہلی

صاحبِ دِل!

سلام ساگری

ہم اگر صاحبِ دِل صاحبِ عرفاں ہوتے
جتنے بُت خانے تھے سب طور بداماں ہوتے
وہ اگر وقتِ سحر مائلِ خنداں ہوتے
جس قدر پھول تھے کھلتے ہی غزل خواں ہوتے
نگہِ شوق نے زعم اُن کا سلامت نہ رکھا
نہ کبھی سامنے آتے نہ پشیماں ہوتے
زلف و رخ پر ترے پڑتی جو نہ دُنیا کی نظر
کفر و ایماں نہ بہم دست و گریباں ہوتے
دو جہاں آج مودّب ہیں سلام اپنے حضور
دردِ اُلفت جو نہ ہوتا تو یہ ساماں ہوتے؟

شرحِ نو

جبیب جعفری کھیروی

پھر یاد کسی کی آئی ہے دامن میں لئے کچھ افسانے
پھر ذہن و نظر میں رقصاں ہیں ماضی کے چھلکتے پیمانے
اس شوخ نظر کی مستی سے وابستہ ہیں لاکھوں میخانے
اس بات کو سمجھیں اہلِ خرد دیوانے تو پھر بھی دیوانے
کس شان سے آتا ہے کوئی اے اہلِ نظر دیکھو دیکھو
نظروں میں لئے کچھ میخانے ہونٹوں پہ لئے کچھ پیمانے
القصہ اسی سے عام ہوئی دیوانگیِ حسن و الفت
بس ایک تجلّی کی خاطر کچھ شمع نے کچھ پروانے
ہر بات جبیب اک راز کی ہے ہر شرح نئے انداز کی ہے
سمجھے تو کوئی کیوں کر سمجھے معصوم نظر کے افسانے

ریشمی کپڑا ایک روپیہ گز

آپ کو کسی جگہ نہیں مل سکتا۔ البتہ ہم آپ کو بازار سے بہت ہی سستے نرخوں پر دے سکتے ہیں۔ جو کہ آپ کو کوڑیوں کے بھاؤ پڑیگا امریکی سفید سلکی پیراشوٹ ۱۲ کلی والا۔ بغیر جوڑ کے معہ ریشمی ڈوری قیمت بارہ روپے فی پیراشوٹ پیکنگ فری۔ محصول ڈاک ایک روپیہ گیارہ آنے اکٹھے تین منگوانے میں محصول ڈاک -/۵/۳ روپے آئے گا۔ فوراً آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔ یہ مال دوسرے ریشمی سلکی کپڑوں کی نسبت نہایت عمدہ اور بارعایت ہے۔ پہلے اس کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ مگر اب اسٹاک کو ختم کرنے کے لئے یہ رعائتی تھوک کا بھاؤ ہے۔ تین پیراشوٹ محصول ڈاک سمیت آپ کو گھر بیٹھے -/۵/۳۶ روپے میں پڑیں گے۔ یہ خاص رعایت ہے آرڈر دے کر فوراً منگوالیں۔ ورنہ اسٹاک ختم ہونے پر پچھتانا پڑے گا۔ کیونکہ مزید مال امریکہ سے نہیں آرہا ہے

نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اپنا پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

ریشمی کپڑے کے مشہور سوداگر: **جام کوثر آفس نمبر ۴۵ (ایس، ڈی) دہلی**

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

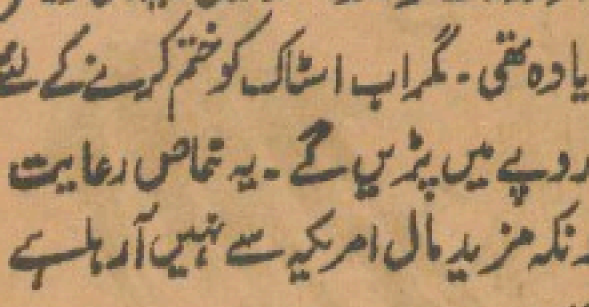

اگر آپ ایک سال کے اندر پیش آنے والے نیک و بد حالات قبل از وقت جاننا چاہتے ہیں تو آج ہی ہم کو صرف ایک پوسٹ کارڈ پر کسی دل پسند پھول کا نام لکھکر بھیج دیں۔ بس پھر ہم علم جوتش کے حساب سے آپ کے آنے والے بارہ ماہ کا نفع نقصان کس تجارت میں فائدہ ہوگا کس ذریعہ سے روزگار ملے گا۔ ملازمت ترقی تبادلہ تنزلی۔ عورت و اولاد کا سکھ۔ تندرستی بیماری دور دراز کا سفر مقدمہ اور امتحان میں کامیابی۔ سگائی، شادی، زمین یا جائداد کا سکھ کسی سے نیا میل ملاپ یا دشمنی۔ سٹہ یا لاٹری یا کسی نامعلوم ذریعہ سے دولت کا ملنا۔ غرضیکہ تاریخ کارڈ سے لیکر ایک سال تک ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بنا کر صرف ایک روپیہ چار آنے بذریعہ وی پی بھیجدیں گے۔ ڈاک خرچ علاوہ ہوگا نیز بڑے بڑے گرہوں کی شانتی کا اوپائے بھی لکھا جائیگا۔ تاکہ آنیوالی مشکلات کو دور کیا جاسکے۔ ایک دفعہ کی آزمائش آپ کو اچھی طرح واضح کردے گی۔ کہ ہم کو علم جیوتش میں کہاں تک مہارت حاصل ہے

موہنی بھنڈار رجسٹرڈ (ایس، ڈی) دہلی۔

معمہ

صادق الخیری - بی اے (آنرز)

"میں تو یہی رائے دوں گا کہ لڑکیوں کو نہ پڑھاؤ" جاوید نے مری نئی ٹیوشن کی خبر سن کر کہا۔

"واہ میاں واہ — یہاں تو لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے نہ جانے کتنی ترکیبیں ہوتی رہیں اور آج جب موقع مل رہا ہے تم رنگ میں بھنگ ڈال رہے ہو" میں نے ذرا رنجیدہ ہو کر کہا۔

"ارے بھئی میں کسی حسد یا بغض کی بنا پر تو نہیں کہہ رہا، تجربے کی بات تھی، بتا دی۔ آگے تم جانو اور تمہارا کام —" اور ایک شریر تبسم اس کے ہونٹوں پر ناچنے لگا۔

"آخر وہ تجربہ کیا ہے، جاوید۔ ذرا میں تو سنوں تلخ ہے یا شیریں" "نہ تلخ نہ شیریں — مگر دلچسپ مجھے تو کبھی کبھی شک سا ہونے لگتا ہے کہ وہ تمام باتیں حقیقت تھیں یا خواب کبھی میں بھی تمہاری طرح لڑکیوں کو پڑھانے کا از حد مشتاق تھا اور میرا بھی وہی خیال تھا کہ لڑکا بیس روپے دے تو لڑکی کو پانچ ہی روپے میں پڑھانا چاہئے۔ اتفاق سے بیک وقت دو دو لڑکیاں مجھ سے پڑھنے لگیں۔ لڑکیاں حسین تھیں جوان تھیں اور ہم جماعت بھی —! ایک لڑکی کا نام تھا زبیدہ اور دوسری کا رفعت۔ زبیدہ بلا کی شریر تھی جیسے اس کی رگ رگ میں خون کی بجائے شرارت دوڑا کرتی ہو۔ اسے ایک لمحہ بھی چین نہیں تھا۔ بوٹی بوٹی تھرکتی تھی اس کی! شریر کیسے نہ ہوتی۔ میجر صاحب کی اکلوتی بیٹی تھی، ماں کی ممتا اس پر نثار تھی اور باپ کے پیار کے "جملہ حقوق" اس اکلوتی بیٹی کے حق میں محفوظ تھے —

"میجر صاحب کے ہاں کی ٹیوشن اخبار والوں کی مہربانی سے ملی اور رفعت کے ہاں میں میجر صاحب کی وساطت سے پہنچا۔ اشتہار دیکھ کر میں صبح صبح ہی میجر صاحب کے مکان پر وارد ہو گیا تھا۔ نوکر نے مجھے ایک آراستہ کمرے میں لیجا کر بٹھا دیا۔ گھر کی سیڑھیاں "بھول بھلیاں" کی طرح پیچیدہ تھیں۔ کمرہ بڑے قرینے سے سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی گول میز تھی جس پر سفید چادر لٹک رہی تھی۔ میز کے بیچ میں ایک گلدان میں چند تازہ پھول مہک رہے تھے قریب میں ایک خوشنما پلنگ تھا اور چادر کی شکن زبانِ حال سے یہ کہہ رہی تھی —

"تشریف رکھئے، میجر صاحب ابھی ابھی سو کر اٹھے ہیں — دیوار گیر گھڑی ٹن ٹن آٹھ بجا رہی تھی تھوڑی دیر بعد میجر صاحب تشریف لائے۔ میں نے آداب کرتے ہوئے کن انکھیوں سے ان کے بھاری بھر کم جسم کا جائزہ لینا شروع کیا۔ قدرت نے انہیں ایسا ڈیل ڈول عطا کیا تھا۔ کہ اگر وہ میجر کے علاوہ کچھ اور ہوتے تو کفرانِ نعمت ہوتا۔ آواز بھی ماشاء اللہ ایسی تھی کہ گفتگو کے وقت سننے والا یہی سمجھتا کہ پشاور اور لاہور ریڈیو اسٹیشن سے بیک وقت پروگرام نشر ہو رہا ہے۔

"آپ نے تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے" انہوں نے اپنی کڑکدار آواز میں سوال کیا۔

"جی میں ایم۔ اے پڑھ رہا ہوں"

"خوب — تو آپ کتنی تنخواہ لیں گے اور کے گھنٹے پڑھائیں گے — ؟"

"تنخواہ چالیس روپے لوں گا اور وقت میں کچھ نہیں بتا سکتا جب تک میری ضرورت ہوگی پڑھاتا رہوں گا۔"

"اچھا — میں ابھی حاضر ہوا" یہ کہکر وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے چلے گئے اور قریب ہی کسی سے ہمکلام ہوئے۔ آواز صاف صاف سنائی دے رہی تھی

"بیگم — ماسٹر صاحب چالیس روپے طلب کرتے ہیں کیا کہتی ہو؟"

"پینتیس روپے میں راضی کر لیجئے — "

"میجر صاحب واپس آنے لگے اور ان کے بھاری بھر کم قدموں کی چاپ سنائی دی تو میں بالکل اٹنشن ہو کر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر صاحب — بیگم کہتی ہیں ہر مہینے تیس روپے آپ کی نذر کر دئے جائیں گے۔ تو کل سے آپ آ ہی رہے ہیں — "

"بعد کے الفاظ کچھ اس انداز سے ان کے مونہہ سے نکلے کہ مجھے انکار کی مجال نہ ہوئی اور اگلے دن سے میں زبیدہ کو پڑھانے لگا آہستہ آہستہ میں ان لوگوں سے مانوس ہوتا گیا اور ان کی امی جان تو مجھ پر بہت مہربان تھیں۔ کبھی گھی میں تلے ہوئے سنگھاڑے آ جاتے اور کبھی بلیک مارکٹ سے خریدے ہوئے چاول کا پلاؤ اور میں رسمی عذر اور تکلف کے بعد کھانے بیٹھ جاتا۔

"زبیدہ کی شرارت سے تو ناک میں دم تھا۔ کبھی کبھی ننھے بچوں کی طرح ضد کرتی — "میں آج نہیں پڑھوں گی" اور پھر اس کو پڑھانا کارے دارد ہوتا۔ ہمیشہ دو پٹہ دانت سے چبایا کرتی نہ معلوم اس کو اس میں کیا مزہ ملتا۔ اسکول سے آکر سو جاتی اور میں نے اکثر اسے سوتے ہوئے پایا۔ اس کی تمام کتابوں میں کچھ نہ کچھ کاغذ، خط ضرور رکھا ہوتا۔ کتاب کیا ہوتی "امپیریل بنک"۔ ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی تو کیا ہوا، ناول بہت پڑھا کرتی۔ پہلے میرا خیال تھا کہ شاید "بہرام کا ڈا" جیسی کتابیں پڑھتی ہوگی، مگر میرا قیاس غلط نکلا۔ کرشن چندر خواجہ احمد عباس اور موجودہ دور کے تمام فنکاروں کی تازہ ترین تصنیفیں اس کے پاس موجود ہوتیں۔ ہر ہفتے میں تین چار نئی کتابیں اس کی الماری کی زینت بنتیں اور ہر کتاب کے صفحہ اول پر لکھ دیا کرتی — "مہربانی فرما کر کتابوں پر کچھ نہ لکھیں۔"

"ایک بار میں اس سے ایک کتاب مانگ لایا۔ دوسرے دن جب اسے پڑھانے گیا تو اس نے بجاتے ہوئے کہا

"ماسٹر صاحب — کل جو آپ کتاب لے گئے ہیں اس میں شاید دو روپے کا ایک نوٹ غلطی سے رہ گیا ہے۔ ذرا دیکھئے گا تو ... "

"اور میں نے دل ہی دل میں کہا کہ آج ایمان خطرے میں ہے۔

"گھر آکر میں نے بہ احتیاط تمام کتاب کے اوراق الٹ پلٹ کر دیکھے مگر روپیہ تو کیا "کانا پیسہ" تک نہیں ملا۔ میں بڑی کشمکش میں تھا کہ کیا کروں۔ جس کی چیز جاتی ہے اس کا ایمان جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے متعلق کوئی غلط رائے قائم کر لی جائے۔ آخر کیا کرتا کچھ نہ بن پڑی تو اپنے پلے سے دو روپے کا نوٹ لے جا کر، دل پر جبر کرتے ہوئے اس کے حوالے کیا۔ اور زبردست ڈانٹ بتائی

"خبردار — آئندہ اس طرح کتابوں میں روپے نہ رکھا کرو — فرض کرو کہ سو روپے کا نوٹ ہوتا اور میری جگہ کوئی دوسرا آدمی — "میں نے ذرا فخریہ انداز میں کہا۔

"ماسٹر صاحب مجھے یقین تھا کہ آپ ایماندار آدمی ہیں" اس نے شوخی سے جواب دیا۔

"اور میں خوشی سے پھول گیا۔ جیسے دو روپے کا صحیح مصرف لیا گیا ہو — "

"ایک رات میں اسے پڑھا رہا تھا اور اس کی انگلیاں ہوا میں "ٹائپ" کر رہی تھیں۔ تھرک رہی تھیں کہ یکایک اس کا ہاتھ جا کر بجلی کے بٹن پر پڑا اور بتی گل ہو گئی۔ میں بڑا گھبرایا اور گھبراہٹ کے عالم میں میز پر لکیر کھینچنے کی جو چوڑی لکڑی تھی اسے چار پانچ بار زور زور سے اس کی ہتھیلیوں پر دے مارا۔ اس وقت مجھے یہ بھی خیال نہ رہا کہ زبیدہ لڑکی ہے اس کے ہاتھ بالکل نیلے ہو گئے تھے۔ گورا بدن تھا۔ رنگ اور بھی جلد ابھر آیا تھا۔ اس نے روشنی کی اور غصہ میں گھر کے اندر چلی گئی۔ اب تو مارے خوف کے میرا برا حال تھا میجر صاحب کی اکلوتی لڑکی — اور آنکھوں کے سامنے میجر صاحب کا پہلوان جیسا بدن حرکت کرنے لگا۔ میں جلدی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے کے باہر نکل آیا۔ ابھی مشکل سے سیڑھیوں تک پہنچا تھا کہ میجر صاحب نے آواز دی اور میں نادانستہ خود بخود مڑ کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میری حالت اس غریب بکرے کی طرح تھی

جس کے سامنے شیر کھڑا ہو۔

"تشریف لائیے ماسٹر صاحب" انہوں نے خلاف توقع بڑی نرمی سے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ اب "کورٹ مارشل" کا وقت قریب آرہا ہے۔ میں قربانی کے بکرے کی طرح گردن جھکائے ان کے قریب بیٹھ گیا۔ سامنے میجر صاحب تھے اور تصور میں قلابازیاں اور اکھاڑ پکھاڑ کا منظر۔

ماسٹر صاحب ـــ "میجر صاحب فرمانے لگے "میں پاس والے کمرے میں بیٹھا ہوا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ آپ نے جو کچھ کیا اچھا کیا ـــ ایسا ہی ہونا چاہئے میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ ہاں! پہلی تاریخ سے آپ کو ہمارے دوست خاں صاحب کی لڑکی کو بھی پڑھانا ہوگا۔ یہ رہا ان کا پتہ ـــ" انہوں نے پتہ لکھ دیا شاید چائے سے خاطر بھی کی اور میں رخصت ہوا۔

"پھر تو خاں صاحب کی لڑکی رفعت کو پڑھانے کی ذمہ داری بھی میرے سر تھی۔ رفعت بڑی ہی معصوم اور سنجیدہ لڑکی تھی۔ نہ معلوم اسے سیاہ دوپٹے سے کیا محبت تھی۔ جب دیکھو وہی سیاہ دوپٹہ۔ اور ایمان کی بات تو یہ تھی کہ سیاہ دوپٹہ میں اس کا حسن اور بھی نکھر جاتا۔ جب وہ میرے سامنے بیٹھتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ دنیا کے سیاہ و سفید کا مجسمہ پیش نظر ہے۔ بہت زیادہ بھولی بھی تھی ایک دفعہ اردو نثر میں لفظ محبت آگیا۔ اس نے بڑی سادگی سے پوچھا۔

"محبت کسے کہتے ہیں ماسٹر صاحب ـــ ؟"

"میں نے کہا

"رفعت، اپنی کسی سہیلی سے پوچھ لینا۔ یہ میں نہیں سمجھا سکتا۔ بُری بات ہے"

"کیوں ماسٹر صاحب؟ کیا آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے؟"

اور میں اس کی بچکانہ حرکت پر ہنس پڑا۔

"کتابوں میں خط پڑے رکھنے کی اسے بھی عادت تھی۔ شاید یہ تمام لڑکیوں کی عادت ہو۔ لڑکیوں کو پڑھاتے پڑھاتے مجھے بھی کتاب الٹ پلٹ کر دیکھنے کی عادت سی ہوگئی تھی۔ میں رفعت کی ایک کتاب دیکھ رہا تھا کہ اس میں سے ایک خط برآمد ہوا۔ حالانکہ مجھے کسی کا خط نہیں پڑھنا چاہیے تھا، لیکن بشومیٔ طور پر نظر لفافہ پر پڑ گئی ـــ "میری لیلیٰ" یہ پڑھنا تھا کہ جیسے کسی نے خاموش بہتے تالاب میں پتھر دے مارا ہو۔ لہریں پیدا ہوئیں اور فنا ہوگئیں۔ میرے دل میں شک کے نقوش بنتے گئے اور مٹتے گئے۔ مجھے اس وقت ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ رفعت سے میری دیرینہ ملاقات ہے، رفعت میری ہے اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اسے خط لکھے۔ میں نے خط کے آخر میں لکھنے والے کا نام دیکھا ـــ "تمہاری مجنوں"

"تمہاری مجنوں" میں سخت حیران تھا کہ تمہاری مجنوں سے کیا مراد۔ اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ رفعت آگئی اور کرسی کھینچ کر میرے پاس بیٹھ گئی۔

"رفعت ـــ "میں نے بلا سمجھے بوجھے کہا" تمہارا خط پڑھ سکتا ہوں ـــ ؟"

"پڑھ لیجئے" اس نے لاپرواہی سے جواب دیا جیسے خط میں کچھ تھا ہی نہیں۔

"خط کیا تھا، ایک دکھے دل کی آواز اور ایک حرماں نصیب عاشق کی داستان تھی۔

"رفعت ـــ "یہ تمہاری مجنوں" کون ہیں" میں نے کرید کر پوچھا۔

"وہی زبیدہ، ماسٹر صاحب۔ اور کون۔ عجیب لڑکی ہے کہتی ہے مجھے تم سے محبت ہے تم میری لیلیٰ ہو، میں تمہاری مجنوں ہوں پورے اسکول میں ہم لیلیٰ مجنوں مشہور ہوگئے ہیں۔ پرسوں میں نویں جماعت کی ایک لڑکی گل بانو سے بات چیت کر رہی تھی کہ زبیدہ نے دیکھ لیا اور بگڑ کر یہ خط لکھ مارا۔ لکھتی ہے "اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو اور کسی سے نہ ملو" بھلا بتائیے، یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ اے توبہ ماسٹر صاحب۔ میں تو آپ سے سب کچھ کہہ گئی" اور پھر وہ ایسی شرمائی، ایسی شرمائی کہ میں بھی شرما سا گیا

"مجنوں بیگم" کو پڑھتے ہوئے مجھے ڈر معلوم ہو رہا تھا کہ خدانخواستہ کہیں مجھ سے بھی عشق فرمانے لگیں۔ اور وہی ہوا بھی ـــ میں اسے حساب سمجھا رہا تھا کہ اس نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر صاحب روز آپ مجھے حساب کے سوال دیتے ہیں لیکن آج میں آپ کو ایک سوال دیتی ہوں۔ بتائیے تو ـــ"

"لاؤ کوشش کرتا ہوں۔ مگر کچھ شرط لگے گی۔"

"رہی شرط —" اس نے باکانہ جواب دیا۔ "جو جواب ہوگا میں آپ کو دوں گی۔"

"منظور —" میں نے یہ سمجھ کر کہا کہ شاید روپیہ آنہ پائی کا کچھ حساب ہوگا۔

"تو یہ ہے حساب —" اس نے ایک کاغذ پر پنسل سے لکھ دیا

$$۱۹^{۲} + ۹ + ۱۱$$

"واہ — یہ بھی کوئی مشکل سوال ہے۔ ابھی بتائے دیتا ہوں" میں نے کاغذ پر سوال حل کیا اور اس کے سامنے رکھدیا

$$۱۹^{۲} + ۹ + ۱۱ = ۱۹^{۲} + ۲۰ = ۳۲۹ + ۲۰ = ۳۴۹$$

"ایں ہیں ہیں" زبیدہ نے مونہہ چڑاتے ہوئے کہا "لاؤ ۳۴۹ روپے ذرا ٹیڑھی کھیر ہے —"

"مجھے غصہ آگیا۔ میں نے دوبارہ سہ بارہ کوشش کی۔ اس خیال سے کہ شاید کہیں جوڑنے میں غلطی ہوگئی ہو مگر پھر وہی جواب آخر جھنجلا کر چھوڑ دیا۔

"ایم اے پڑھتے ہیں آپ —!" اس نے طنزاً کہا۔ جائیے گھر جاکر اطمینان سے سوچئے۔ دو دن کی مہلت دی"

"میں نے گھر آکر ہر اصول کے تحت اس حساب کو حل کرنے کی بے حد کوشش کی مگر جواب وہی آیا — ۳۴۹ — آخر تھک گیا۔ اتفاق سے ایک حسین ترکیب سوجھی اور میں اچھل پڑا۔

جب رفعت کو حساب سمجھانے لگا تو اسے بھی وہی سوال کاغذ پر لکھ کر دے دیا اور شرط بھی وہی رکھی کہ جو جواب ہوگا۔ میں تمہیں دوں گا۔

"بیچاری رفعت نے بھی چند اوراق سیاہ کر ڈالے مگر جواب وہی آیا — ۳۴۹

"نہیں — یہ جواب نہیں ہے"

"تو پھر میں شرط ہار گئی — بتلایئے کیا جواب ہے"

"میں اس سوال کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا۔ فوراً اپنی اسکیم پیش کی

"دیکھو رفعت — میں نے کہنا شروع کیا "یہ حساب بہت ٹیڑھا ہے اور اب اتنا وقت بھی نہیں کہ اس کے طریقے تمہیں سمجھا سکوں۔ کل اتوار ہے نا —؟"

"جی" اس نے جواب دیا۔

"تو ۵ بجے شام کو بلا تکلف میں تمہارے یہاں اپنی چائے کی دعوت کر رہا ہوں۔ سمجھیں — تم زبیدہ کو بھی بلوالو۔ میں اسی کمرے میں بیٹھا رہوں گا۔ تم پاس والے کمرے میں لے بٹھا کر یہی سوال دینا۔ مگر ہاں بڑی احتیاط برتنا۔ اس پر ظاہر نہ ہونے دینا کہ یہ سوال میں نے تمہیں بتایا ہے اور میں موجود ہوں، میں سب کچھ پردے کی آڑ سے دیکھتا رہوں گا۔ اگر وہ بھی، جواب نہ بتا سکی تو میں تم دونوں کو اس کا صحیح جواب بتا دوں گا" میں ایک سانس میں کہہ گیا۔

"مگر ماسٹر صاحب — اس سے کیا فائدہ" رفعت نے سوال پیش کیا۔

"ہشت —" میں نے ذرا رازدارانہ لہجے میں کہا "خبردار کسی کو بتانا نہیں۔ دیکھنا کل زبیدہ کتنی بے وقوف بنتی ہے"

"جب تو ماسٹر صاحب میں اس کو صبح ہی بلوالوں گی" اس نے زبیدہ کو بے وقوف بنانے کے خیال سے خوش ہوکر کہا۔

"اگلے دن ٹھیک شام کے ۵ بجے رفعت کے یہاں پہنچ گیا۔ صبح سے بارش کے آثار تھے اور آسمان کامل بادلوں سے ڈھک چکا تھا۔ نوکر نے مجھے کمرے میں بٹھا دیا! بتی جلا دی اور چپکے سے رفعت کو مری آمد کی خبر کر دی۔ میں ہونے والے ڈرامے کے انتظار میں بغل کے کمرے کی طرف نظر جمائے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس کمرے میں بھی اجالا ہوا اور قہقہوں کی آواز آنے لگی۔

"میری پیلی! مجھے یقین تھا کہ تو کسی اور سے محبت نہیں کر سکتی" یہ زبیدہ کی آواز تھی۔

"ارے ہاں — زبیدہ مجھے اچھی بات یاد آئی۔ ذرا یہ سوال تو بتانا!" رفعت نے کہا اور کاغذ اس کے سامنے رکھ دیا میں پردے کی اوٹ سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"یہ حساب تجھے ماسٹر صاحب نے دیا ہے —؟" زبیدہ نے سوالیہ نشان بن کر پوچھا۔

"میرا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔ کہیں راز فشا نہ ہو جائے مگر رفعت نے بڑی عقلمندی سے کام لیا۔

"واہ اگر ماسٹر صاحب ہوتے تو ان ہی سے نہ پوچھ لیتی۔ یہ حساب مجھے گل بانو نے دیا تھا اور کہا "جواب" دو۔ جب میں نے ۳۴۹ جواب دیا تو کہا کہ یہ جواب نہیں ہے۔" رفعت نے بات گل بانو پر ٹال دی۔

"اب ذرا میری جان میں جان آئی اور میں پھر ہمت کر کے جھانکنے لگا۔

"لیلیٰ میری زندگی۔ تو نہیں جانتی کہ گل بانو نے تجھ سے کیا چیز طلب کی۔ اگر آئندہ تو اس سے ملی تو میں تجھ سے کبھی نہ بولوں گی۔"

"تم تو خواہ مخواہ بگڑ جاتی ہو۔ اگر مجھے اس سے انس ہوتا تو تمہیں کیوں بتاتی۔ ماسٹر صاحب سے ہی نہ پوچھ لیتی ——"

"میرا دل پھر زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"بچارے ماسٹر صاحب ——" اور یہ کہکر وہ رفعت سے چمٹ گئی۔

"ارے۔ رے۔ رے .... یہ کیا .... سوال نکالو ...."

"سوال ....." زبیدہ مسکرانے لگی "مگر جواب میں بھی لوں گی۔"

".... کیا مطلب ...."

".... مطلب تم خود ہی سمجھ لو گی۔ اچھا میں جواب بتاتی ہوں پہلے یہ بتاؤ انگریزی میں کتنے حروف ہیں —— ؟"

"۲۶" رفعت نے جواب دیا۔

"تو ان ہی حروف کے شمار سے حساب لگاؤ ۲۱۹ + ۹ + ۱۱ ہے نا۔ گیارھواں حرف ہوا "K" نواں حرف ہوا "I" اور انیسواں حرف ہوا "S" "۲۱۹" کے معنی ہوئے "SS" اب ان تمام حروف کو جوڑ دو تو بنا "KISS"۔

اور رفعت کے لبوں پر اس نے اپنے ہونٹ رکھ دئے: اس کمرے کی بتی بجھ گئی۔ میں نے پردہ چھوڑ دیا۔ اور پھر کبھی انہیں پڑھانے نہیں گیا۔

میں اب تک سوچتا ہوں زبیدہ نے مجھے کیا دینا چاہا تھا۔ —— اور بیچاری رفعت سوچتی ہوگی کہ ماسٹر صاحب نے مجھ سے کیا مانگا تھا۔

(طبع زاد)

سب سے اچھا زبردست چھ فیر والا

سیفٹی پستول

اسکے رکھنے کیلئے کسی قسم کے لائسنس کی ضرورت نہیں گرجتی آواز والا

اس پستول کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چراغ دکھلانے کے برابر ہے مگر پھر بھی ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ یہ پستول امریکہ کے مقابلہ پر حال ہی میں تیار ہو کر آئے ہیں جسمیں خوبی یہ ہے کہ اصلی پستول کے مانند شارٹ رکھنے کی چرخی بنی ہوئی ہے۔ اور چرخی میں شاٹ چلنے کی اس زور سے آواز آتی ہے کہ چھوڑنے والا بھی حیران رہ جاتا ہے۔ اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے اس پستول سے بہتر اور کوئی ریوالور نہیں ہے۔ اس میں تقریباً آدھا انچ شاٹ چلتے ہیں۔ اس پستول کا وزن تقریباً پندرہ اونس ہے۔ چور ڈاکو اور جنگلی جانور مثلاً شیر چیتا ہرن وغیرہ اس کی آواز سن کر اور شکل دیکھکر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ بوقت ضرورت حفاظت جان و مال کیلئے بہت ہی مفید چیز ہے۔ مانند اصلی پستول ہندوستان بھر میں صرف ہم سے ملے گا۔

چھ پستول اکٹھے منگانے پر ایک پستول بالکل مفت ملے گا۔

چھ فیر والے شاٹ ماڈل بی ون چار روپے پندرہ آنے نیو ماڈل بی ٹو پانچ روپے پندرہ آنے سپیشل موڈل سی ون سات روپے پندرہ آنے پچاس فائر والے شاٹ نیو ماڈل ڈی ون آٹھ روپے پندرہ آنے سپیشل ماڈل ڈی ٹو دس روپے پندرہ آنے فالتو شارٹ ایک روپیہ درجن پستول کا تیل بارہ آنے۔ چمڑے کی پیٹی پانچ روپے محصولڈاک ایک روپیہ چار آنے۔ اکٹھے تین پر معاف۔

نوٹ:۔ اس پستول کو مشہور کرنے کیلئے ہر پستول کیساتھ ۱۶ سے ۲۵ سال تک کی عمر کی خوبصورت لڑکیوں کی کارڈ سائز ۲۰ تصویریں مفت فوراً طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ الائیڈ ٹریڈرز لمیٹڈ نمبر ۴۵ (ایس، ایم، ڈی) دہلی

اسکے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! نہ تو میں اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ معمولی کلرک ہوں بدقسمتی سے مجھے جوانی ستیاناس کرنیوالی بدعادت آغاز جوانی میں پڑ گئی جسکے انجام سے میں ناواقف تھا عرصہ ڈیڑھ ماہ کے بعد مجھے کمزوری کی بیماری لاحق ہو گئی جریان وغیرہ سے میرے چہرے کا رنگ دن بدن زرد ہوتا جاتا تھا میرے عزیز و اقارب میری پژمردگی کا حال پوچھتے مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ مگر درپردہ دیگر شہروں کے بڑے بڑے حکیموں سے جن کے جہازی اشتہاروں کی کوئی حد نہیں۔ ان کا علاج رہا مگر بیسود! تکلیف اور مایوسی کے سوا کوئی چیز برآمد نہ ہوئی۔ میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا مگر خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت کے سلسلہ میں نیپال جانا پڑا۔ ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء کو میں لاہور سے نیپال کے لئے روانہ ہوا۔ تیرھویں دن نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں پہنچکر سرائے میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے وہاں مقیم تھے مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری صورت مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میں نے حرف بحرف اپنی داستان المناک بے کم و کاست ان کے سامنے بیان کر دی۔ اور صاف لفظوں میں بیان کر دیا ایسے جینے سے مجھے موت کی ہم آغوشی نصیب ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس فقیر نے ازراہ حقیقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ مقوی اعصاب گولیوں کا دوسرا رگوں پٹھوں کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے مالش کا تیل بتایا چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے جنگلی جڑی بوٹیوں اور چند ادویات بازار سے لا کر استعمال کرنا شروع کر دیا۔

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکایتیں جو ایک مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں رفع ہونی شروع ہو گئیں اب میں اپنے آپ کو قابل فخر مرد کہلانے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ میرے لئے چند دن کا ضبط کرنا ناممکن تھا مگر بموجب ہدایت اپنے محسن کے ۲۱ روز تک برابر پرہیز اور استعمال جاری رکھا تین سیر دودھ روزانہ ہضم ہونے لگا اب میں ایسا مرد ہوں کہ بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ واپس آکر باقی ماندہ دوا کا استعمال چند مریضوں پر بطور تجربہ کیا جن سے ان کی ہر قسم کی کمزوری' جریان وغیرہ کے لئے اکسیر پایا۔ اگر کوئی صاحب میری طرح بدعادات کے شکار ہو کر میری طرح جان سے بیزار ہوں جیسے پہلے میں تھا اور میری طرح ہر علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو میرے تجربہ اور ہزاروں مریضوں کو شفا بخشنے والی مشہور عالم دوا موثر دکم قیمت دوا استعمال کر کے تندرستی حاصل کریں۔ لاگت ادویات اور خرچ اشتہارات پر قیمت مشکل اکتفا کرتی ہے اور ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے قیمت روغن تین روپیہ آٹھ آنے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں بیالیس خوراک فی شیشی سات روپے آٹھ آنے ہے دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگوانے پر مبلغ گیارہ روپے ایک آنہ محصولڈاک قیمت لی جاوے گی۔ مکمل خوراک اور ایک شیشی روغن مالش بند ہوگا۔ کشتہ وغیرہ کی آمیزش سے بالکل پاک ہے۔ اس لئے بچہ بوڑھا جوان اسے ہر موسم میں استعمال کر سکتا ہے قیمت مکمل بکس گیارہ روپے ایک آنہ سوائے جڑی بوٹی کے کوئی جز خلاف دھرم ایمان نہیں اس دوا کے استعمال کرنیوالے دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو دوا کے استعمال سے سست سے چست اور چست سے طاقتور پہلوان بنجاتا ہے۔ بڑھاپے میں نوجوان معلوم ہونے لگتا ہے۔ نیپالی گولیوں کا یہی عام فائدہ ہے کہ ایک مرتبہ کے استعمال کے بعد کسی دوسری دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔ دیگر یہ گولیاں جریان کے لئے بیحد مفید ہیں۔ روغن مالش سے نہ پھنسی ہوتی ہے نہ آبلہ پڑتا ہے ہر موسم میں استعمال ہوتا ہے نقالوں سے بچیں جو میرے پچاس سالہ اشتہار کی نقل کر کے اور کم قیمت رکھ کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈال رہے ہیں پبلک کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ غربا و کم استطاعت لوگ دوائی بلاقیمت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ملک ہندوستان سے دوائی منگوانے والے مفصلذیل ایجنٹوں سے دوائی طلب کریں۔ دہلی۔ ڈاکٹر دیال سنگھ اینڈ سنز رگ مٹول بلڈنگ قطب روڈ صدر بازار دہلی

انبالہ شہر۔ ڈاکٹر گوربکھش سنگھ بازار قاضی واڑہ۔ انبالہ شہر۔ رامپور اسٹیٹ مہتمم اخبار ناظم روزنامہ بازار نصر اللہ خاں رامپور (یوپی)

المشتہر شیخ غلام احمد طاقت کی مشہور دوائی والا S.D اسپر گیلانیاں لاہور (پاکستان)

جانِ تمنّا

اختر زندانی

وہ بزمِ ناز میں جانِ تمنا جلوہ آرا ہو
جہانِ آرزوئے دید میں اک حشر برپا ہو

اِدھر ہوتے ہوں اہلِ شوق کے ہوش و خرد رخصت
اُدھر آہستہ آہستہ نقابِ یار اُٹھتا ہو

کسی صورت سے ہو تسکینِ چشمِ زار ہو جائے
اسی کو دیکھ لیں اک بار جس نے اس کو دیکھا ہو

زبانِ شوق سے نکلے نہ حرفِ آرزو جب تک
مرا ہر سانس اک دلچسپ نغمہ بن کے گویا ہو

یہی اک رہ گئی ہے وجہِ تسکینِ دلِ مضطر
تمنا ہی نہ ہو تیری تو پھر تو ہی بتا کیا ہو

اڑا لائے میرا ذوقِ نظر عکسِ رخِ جاناں
شبِ غم میں ہوں گویا اور وہ جانِ تمنا ہو

جسے دل ڈھونڈتا ہے منتظر ہیں جس کی یہ آنکھیں
اگر ایسے میں وہ اختر یہاں آجائے تو کیا ہو

عرضِ داستان

یوسف قدیری

ہر آستاں پہ گئے اُن کے آستاں کے لئے
جبیں نے بوسے نہ جانے کہاں کہاں کے لئے

نہ خرمنوں کے لئے ہے نہ گلستاں کے لئے
ہمیشہ برق تڑپتی ہے آشیاں کے لئے

زمین کہنہ ہے بیکار آسماں کے لئے
نکال طرح نئی میرے امتحاں کے لئے

حریم کعبہ کجا آستانِ یار کجا
پہنچ گیا ہوں کہاں آیا تھا کہاں کے لئے

زمانہ گوش بر آواز ہے مگر یوسف
زباں ہی کھلتی نہیں عرضِ داستاں کے لئے

کالج اور سکول کی حسین طالبات اور فلمی پریاں

خوبصورت اور گھونگریالے بالوں کو پسند کرتی ہیں

فلم ہیر کرلنگ لوشن

آجکل فیشن ایبل لڑکے اور لڑکیاں سر کے بالوں کو گھونگریالے لہریئے دار اور پیچدار بنا کر ایک دوسرے کو موہ لیتے ہیں۔ اگر آپ بھی اپنے بالوں کو از حد خوبصورت پیچدار اور گھونگریالے بنانے کے خواہشمند ہیں تو فلم ہیر کرلنگ لوشن منگا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے تین ہی روز کے اندر سر کے بال پیچدار گھونگریالے بن جاتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مستقل طور پر گھونگر والے اور لہریئے دار خوبصورت بال ہو کر پھر گھونگریالے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ باوجود غسل کے بھی بالوں کے پیچ و خم ایسے ہی قائم رہتے ہیں فلم ایکٹر۔ ایکٹریس اور کالج و سکول کے حسین طالب علم لڑکے لڑکیاں اسی مشہور و معروف لوشن کے استعمال سے اپنے بالوں کو جاذب توجہ اور پرکشش بناتے ہیں۔ اس قدر خوبیوں کے باوجود قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے۔ فی شیشی محصول ڈاک پندرہ آنے علاوہ تین شیشی کے اکٹھے خریدار سے محصولڈاک معاف۔ ہر ترقی یافتہ اور مہذب گھر میں اس نادر و نایاب ایجاد کا استعمال ہوتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ امریکن میڈیکل سٹور ڈپٹی گنج صدر بازار دہلی

رسالہ آب حیات دہلی

معاشرتی، طبی اور صنعتی

یہ اردو میں اپنی طرز کا واحد رسالہ ہے۔ جس میں دوسرے بازاری رسالوں کی طرح سستے افسانے مخرب اخلاق مضامین اور نظمیں شائع نہیں ہوتیں۔ بلکہ ایک تعمیری مقصد کے تحت میدان عمل میں آیا ہے۔ ہر حصہ چار حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ پہلا حصہ جسمانی تعمیر اور صحت کیلئے وقف ہے۔ اور دوسرا حصہ صنعت و حرفت اور کاروبار کو فروغ دینے والے رازوں کی نقاب کشائی کرتا ہے تیسرے حصہ میں معاشرتی اور نفسیاتی مضامین ہوتے ہیں۔ اور چوتھے میں ہمعصر اور ہندی انگریزی رسالوں کے بہترین مضامین کا نچوڑ ہوتا ہے یہ رسالہ اپنے ٹھوس مواد کی بنا پر اس قابل ہے کہ اس کے ہر پرچے کو شروع سے آخیر تک پوری توجہ سے پڑھا جائے۔ ان خوبیوں کے باوجود اس کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ رکھا گیا ہے۔ کہ ہر امیر و غریب اس سے یکساں طور پر مستفیض ہو سکے۔ نمونے کا پرچہ منگانے کیلئے دو آنہ کے ٹکٹ ارسال کرنے ضروری ہیں۔

پتہ:۔ منیجر رسالہ آب حیات صدر بازار دہلی

"لاؤ تمہارا ہاتھ دیکھیں ——"

ابتدائی پامسٹری (فراست الید) پر کیرو کی ایک کتاب میز پر رکھ دی گئی اور ایک چھوٹا سا مدھم گندمی ہاتھ جس میں ذرا دیر پہلے کتاب تھی ذرا سا آگے بڑھا اور پھیل گیا۔

"لیجئے ——"

ایک صندلی ہاتھ جس کے گلابی ناخون نہ نیل پالش کے مرہون منت تھے اور نہ مہندی کے شرمندۂ احسان، ایک ہلکی سی کھنک کے ساتھ، جیسے کسی ماہر نے جل ترنگ کے چند پیالوں کو بلا مقصد چھیڑ دیا ہو، اس مدھم گندمی ہاتھ میں آگیا۔ اور آتے ہی جیسے اُس نے سوئچ دبا دیا، چہرے کے دونوں بلب روشن ہوگئے۔ مسرت اور شرارت دو ہمزاد سہیلیوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالے پلکوں کی چلمنوں سے چپکے چپکے جھانکنے لگیں۔

"عمر بہت —— صحت ماشا اللہ! اور قسمت سبحان اللہ اور .... جیتی دولت تو تمہارے پاس بے پناہ ہے ——"

گلاب کی ایک کلی نیم وا ہوئی۔ سفید موتیوں کی ایک لڑی چمکی اور کمرے کی مختصر فضا ایک ہلکے سے قہقہے کے ترنم سے لبریز ہوگئی۔

"ہاں دولت تو واقعی تمہارے پاس بے پناہ ہے۔ لیکن شاید تمہیں ابھی اس کا احساس ہے —— میرا مطلب ہے پتہ نہیں ہے"

"تو پتہ بھی بتا دیجئے، پامسٹ صاحب" اور سفید موتیوں کی لڑی پھر چمکی۔ لہجہ میں تمسخر قدرے زیادہ تھا۔

"بتانا ہی پڑے گا ——"

پھر یکایک مدھم گندمی ہاتھ صندلی ہاتھ کو لئے ہوئے اوپر اُٹھا اور ایک سرنے تیزی سے اُس پر جھک کر استعاروں اور کنایوں کا پردہ کچھ اس طرح سے ہٹا دیا کہ وہ صندلی رخسار گلنار ہوگئے اور وہ مدبھری آنکھیں تیزی سے اوپر اُٹھیں اور جھک گئیں۔ چند لمحوں بعد ایک کرسی احتجاج کرتی ہوئی پیچھے ہٹی اور کمرے کی اس وقت دو نفوس پر مشتمل آبادی میں پچاس فیصدی کی کمی ہوگئی۔

خالد کے لئے اظہارِ محبت کا یہ کوئی پہلا موقعہ نہ تھا۔ اپنا پہلا بوسہ تو وہ اس سے بہت پہلے مریم کے گال پر ثبت کر چکا تھا۔ اپنے گھر کی نئی ماما کریمن کی لڑکی مریم کو ایک چھٹیوں میں آکر جب اُس نے پہلی مرتبہ دیکھا تو مریم کی نوخیز جوانی اس کے بوڑھے چہرے سے شدید زور آزمائی میں مصروف تھی۔ اور اس کی ملگجی اوڑھنی جس کے اصلی رنگ کے متعلق اب یقینی طور پر کچھ کہنا تقریباً ناممکن تھا جب کبھی فرض کی انجام دہی میں غفلت برتتی —— اور اسے اپنے فرائض کی زیادہ

پرواہ بھی نہیں معلوم ہوتی تھی —— تو خالد کا جوان خون رگوں میں بڑی سرعت کے ساتھ گردش کرنے لگتا۔ اور آخر ایک دن اس جوانی کی زور آزمائیوں سے شکستہ اور نڈھال جمپر اور اپنے فرائض سے اکثر لاپرواہی برتنے والی اوڑھنی نے اس کا دامن صبر تار تار کر دیا۔ وہ زیر لب کچھ گنگناتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ مریم ایک جھاڑن لئے ہوئے کرسیوں کی گرد صاف کر رہی تھی۔ اس کی اوڑھنی اپنی ڈیوٹی پر ہونے کی بجائے جھاڑن کی امداد میں زیادہ دلچسپی لے رہی تھی، اور آثار شباب جمپر کی درزوں سے جھانک جھانک کر اپنی کامیابی پر مسکرا رہے تھے۔ خالد ایک لمحہ کے لئے ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔ وہ زیر لب نغمہ اس کے ہونٹوں پر منجمد ہو گیا۔ پھر یکایک اس نے مریم کی طرف بڑھ کر اس کو دبوچ لیا اور اس کے لب و رخسار پر بوسوں کی بارش کر دی۔ مریم جو اس اچانک حملے سے کچھ پیشتر ہی خالد کے پیروں کی چاپ اور اس کے گنگنانے کی آواز سے چونک پڑی تھی، کچھ دیر تو حیران سی کھڑی رہی پھر تڑپ کر اس کی گرفت سے نکل گئی اور کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

خالد کو اپنی امی کی آواز سنائی دی

"کیا بات ہے مریم؟ اتنی گھبرا کر کمرے سے کیوں بھاگی؟"

اور پھر کریمن چنگھاڑی

"بولتی کیوں نہیں —— مردار" اور خالد کو جاڑوں میں پسینہ آ گیا۔ لب خشک ہو گئے اور سینے میں دھونکنی سی چلنے لگی۔

"کمرے میں ۔۔۔۔ سانپ ہے" اور خالد کا جی چاہا کہ دوڑ کر مریم کے ہونٹ چوم لے —— لیکن اس نے مصلحت اور عافیت اسی میں سمجھی کہ پشت کے دروازے سے باہر نکل جائے۔

لیکن یہ تو مریم کا واقعہ تھا —— پانچ روپے مہینہ اور کھانے پر نوکری کرنے والی کریمن کی بیٹی مریم کا واقعہ، اس مریم کا جو نہ صرف خالد کی ماما کی لڑکی تھی بلکہ خود بھی اس کے ہاں اوپر کے کام کے لئے دو روپے اور کھانے پر ملازم تھی۔

ایسی ملگجے کی چھوکریوں کو پھانس لینا کیا مشکل ہے۔ ان کی جوانی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی جانگلو انہیں ان گنت بسورتے ہوئے چڑچڑے پلوں کی پیدائش کی مشین بنا دے ہر شخص

جس سے ہو سکے اس بہتی ہوئی گنگا میں ہاتھ دھو لے۔ مریم کا بھلا نگہت سے کیا مقابلہ —— ؟ نگہت! آنسہ نگہت فاطمہ فہیم احمد! وہ نگہت جس کی تعلیم و تربیت میں اس قدر احتیاط برتی گئی تھی کہ اسے زنانہ اسکول بھی بھیجنا مناسب نہیں سمجھا گیا اور گھر ہی پر ایک قابل استانی کے ذریعہ تعلیم کا بندوبست کر دیا گیا۔ اور ہاں —— احتیاط پر بات یاد آئی۔ نگہت کی والدہ ایک دن کہنے لگیں

"ویسے تو نگہت ماشاء اللہ لکھنے پڑھنے میں کافی ہوشیار ہے ایک موا حساب البتہ اسے اچھی طرح نہیں آتا۔ حالانکہ بیچاری استانی بڑی محنت کرتی ہیں۔ اب اتنے دنوں کی ناغہ سے اور بھی چوپٹ ہو جائے گا، مگر خیر ۔۔۔۔

۔۔۔۔ اور خالد بول اٹھا

"خالہ جان کہئے تو جب تک آپ لوگوں کا یہاں قیام ہے میں نگہت کو حساب پڑھا دیا کروں"

خالہ جان ذرا دیر کے لئے جیسے بڑے سوچ میں پڑ گئیں پھر بولیں

"بیٹا ویسے تو کوئی ہرج نہ تھا۔ تم کوئی غیر تو ہو نہیں جیسے میرا اعجاز، ویسے ہی تم۔ لیکن تمہارے خالو جان کو سیانی لڑکیوں کا لڑکوں کے پاس زیادہ اٹھنا بیٹھنا بہت ناپسند ہے"

"تو خیر، جانے دیجئے —— میں نے تو یوں ہی کہہ دیا تھا"

اور جب خالد اٹھ کر جا رہا تھا تو راستے میں اس نے خالہ جان کو اپنی امی سے کہتے ہوئے سنا

"رابعہ، برا نہ ماننا۔ خدانخواستہ میں خالد کو کوئی ایسا ویسا نہیں سمجھتی، لیکن لڑکی ذات کے معاملے میں جتنی بھی احتیاط کی جائے کم ہے جوانی ہیں ۔۔۔۔" اور وہ کھنچتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

یہی وجہ تھی کہ آج نگہت کے اٹھ کر چلے جانے کے بعد خالد بہت سوچ میں پڑ گیا کہ اگر نگہت نے جا کر خالہ جان سے کہہ دیا۔ تو خالہ جان —— اف! آسمان سر پر اٹھا لیں گی، اور پھر امی اور ابو ۔۔۔ اپنے باپ کے غصہ کا خیال کر کے خالد لرز گیا۔ اور نگہت کہے گی ضرور۔ لیکن مریم نے تو ۔۔۔۔ مگر نگہت کا اس سے کیا مقابلہ؟

مگر شاید نہ کہے۔ آخر اس میں اس کی بھی تو۔۔۔۔ بہر حال خفا تو ضرور ہو گئی ہے ورنہ اس طرح اٹھ کر چلے جانے کے کیا معنی۔ اور اب غالباً کبھی میرے کمرے میں نہ آئے۔ وہ تو کہو خالہ جان اس وقت پڑوس میں گئی ہوئی ہیں ورنہ اس کی تو آج بھی ہمت نہ پڑ سکتی تھی کہ میرے کمرے میں اکیلی آسکے۔ بھئی کیا حماقت ہو گئی۔ مگر کیا بھی کیا جائے میری جگہ پر کوئی اور بھی ہوتا تو کیا وہ ضبط کئے بیٹھا رہ سکتا تھا — ؟ مگر پھر بھی یہ کچھ ٹھیک نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ سوچتا ہوا چپکے سے گھر سے باہر چلا گیا۔

کافی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے دزدیدہ نظروں سے گھر میں ہر شخص کو دیکھا۔ لیکن کسی کے چہرے پر کوئی خاص بات نظر نہ آئی اس نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا

"خدا کا شکر ہے نگہت نے کسی سے کہا نہیں — اب رہی اس کی ناراضگی تو جب بھی موقعہ ملا میں معافی مانگ لوں گا"

اور اگلی شام ہی کو اسے یہ موقعہ مل بھی گیا۔ وہ الماری سے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب منتخب کر رہا تھا کہ اسے کچھ آہٹ معلوم ہوئی مڑ کر جو دیکھا تو نگہت تھی وہ ادھر ادھر اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے کوئی چیز تلاش کر رہی ہو۔ خالد کو اپنی طرف دیکھتا ہوا پا کر بولی

"میرا سونے کا ہیئر پن کہیں گر گیا ہے۔ یہاں تو پڑا ہوا نہیں ملا آپ کو — ؟"

"نہیں تو —" اور پھر اس نے نگہت کے قریب جا کر کہا "نگہت، میں صبح والے واقعہ کی معافی چاہتا ہوں۔ دراصل۔۔۔"

"معافی کی کوئی بات نہیں —"

خالد کی نظریں اظہار تشکر کے لئے اٹھ گئیں تو اس کو نگہت کی آنکھوں میں لگاوٹ اور ترغیب سے ملی جلی ہوئی ایک ایسی کیفیت نظر آئی کہ اس نے بے اختیار سا ہو کر نگہت کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا۔ نگہت کا سر اس کے سینے پر جھک گیا۔ اور دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندھوں پر آ رہا۔ اس کی نظر نگہت کے بالوں پر پڑی سونے کا ہیئر پن جسے وہ خالد کے کمرے میں تلاش کرنے آئی تھی اس کے گھنے بالوں کی سیاہی میں چمک رہا تھا — !

وہ سوچنے لگا

"اس حمام میں۔۔۔۔"

	۲۸	

معمہ نمبر ۱۲

مبلغ آٹھ ہزار روپیہ نقد انعام

ہر کام انصاف اور ایمانداری سے ہوگا آزمائش کریں اور فائدہ اٹھائیں

	۲۸	

انعامات: پہلا انعام مبلغ چھ ہزار روپیہ جو بالکل صحیح حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائیگا۔ دوسرا انعام مبلغ ایک ہزار روپیہ اسکو دیا جائے گا جسکا صحیح حل سب سے زیادہ موصول ہوگا۔ تیسرا انعام مبلغ ایک ہزار روپیہ سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو دیا جائے گا۔ ایک روپیہ فی حل داخلہ ہمراہ آنا ضروری ہے۔

حل کیا کرنا ہے اوپر دئے ہوئے نوخانہ مربع میں سو تک کے ہندسوں کی لائن کو خواہ کسی طرف سے جمع کریں میزان ایک سو پانچ (۱۰۵) آئے۔ دئے ہوئے ہندسوں کی جگہ تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ صفر، بٹہ، ضرب، تقسیم استعمال نہیں ہو سکتے۔ ایک ہندسہ دوبارہ استعمال نہیں ہو سکتا۔

شرائط فیس داخلہ ہر حل کے لئے ایک روپیہ فی حل کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ کوپن پر اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے۔ حل سفید کاغذ پر بھیجے جاسکتے ہیں صحیح حل ایڈیٹر صاحب کے پاس سربمہر کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ حل ۵ جولائی تک ڈاک میں ڈالدینا چاہیے۔ اسکے بعد کوئی حل منظور نہ ہو سکے گا۔ حل صحیح ۵ جولائی کو شائع کر دیا جائے گا۔ منیجر صاحب معمہ کا فیصلہ قطعی اور قانونی طور پر قابل تسلیم ہوگا۔ جواب طلب امور اور نتیجہ کی فہرست کیلئے ۲ کے ٹکٹ والے اپنے پتہ کا لفافہ آنا ضروری ہے۔ اس کمپیٹیشن کی یہ واضح شرط ہے کہ انعام کی رقم بعد وضع اخراجات بالکل ٹھیک حل کرنے والے ان اشخاص میں تقسیم کیجائے گی جن کے حل ہمارے سربمہر حل سے ہو بہو ملیں گے۔ انعامات کی تقسیم موصول شدہ حلوں کی تعداد کے مطابق ہوگی۔ گارنٹی:۔ صحیح حل کے انعام کی کم از کم پچاس روپے کی گارنٹی ہے ہر ایک شخص ایک یا مختلف قسم کے جتنے حل چاہے بھیج سکتا ہے۔ ہر معاملہ کا فیصلہ دہلی ہی میں ہوگا۔

حل اور منی آرڈر بھیجنے کا پتہ:۔ ای۔ ٹی اینڈ کمپنی پوسٹ بیگ نمبر ۵۲A۔ دہلی

E.T & CO POST BAG No. 52 A, DILHI

میری درد بھری کہانی

کسی ایک بیماری کا علاج جب ڈاکٹر لوگ نہیں کر سکتے تو اس کو لاعلاج قرار دیتے ہیں۔ مگر پرانے زمانے کے سنیاسی ننگ دھڑنگ جنگلوں میں رہنے والے مردوں کو زندہ کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ انکے کرشمے ایسے ہیں کہ ایک دفعہ مردے کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ گو زمانہ بدل چکا ہے لیکن پھر بھی ہندوستان کا نام روشن کرنیوالے سنیاسی موجود ہیں اب میری درد بھری کہانی سنیئے۔ جوانی کی غلط کاریوں اور کم فہمی کی بدولت بری صحبت کا شکار ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھوں اپنی جوانی برباد کر بیٹھا۔ اور طاقت مردمی سے محروم ہو گیا۔ مشہور ڈاکٹروں اور اشتہاری دواؤں پر صحت کیلئے دھن برباد کر کے زندگی سے مایوس ہو گیا۔ میری خوش قسمتی کہ مجھے سرینگر جانا پڑا۔ ان دنوں وہاں عرس شریف تھا میں بھی وہاں چلا گیا۔ وہاں ہر سال ہزاروں فقیر زیارت کو آتے تھے ایک شام سیر کرتا ہوا ایک پہاڑی کے کنارے جا نکلا۔ سردی بڑھ گئی تھی۔ وہاں اچانک میں نے دیکھا کہ ایک درویش پہاڑی سے میری طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ چہرے پر پورا جلال تھا میرے نزدیک آ گئے۔ تو مجھ کو کانپتا دیکھ کر پوچھا "بیٹا کیا زیادہ سردی لگتی ہے" میں پہلے تو میں ڈرا پھر حوصلہ کر کے دھیمی آواز میں کہا۔ جی ہاں" مجھ پر ترس کھا کر انہوں نے ایک سبز رنگ کی بوٹی کھانے کو دی۔ پیارے ناظرین اس خدا وحدہٗ لاشریک کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ایک منٹ گذرا تھا۔ کہ میرا جسم آگ کی طرح گرم ہو گیا۔ اس کرامت کو دیکھ کر میں نے فقیر کے پاؤں پکڑ لئے۔ اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے انہوں نے ہمدردی سے پوچھا بیٹا شام کیوقت اکیلا اور رونے کا سبب؟ میں نے تمام دکھ بھری داستان سچ سچ کہدی۔ اور اس سچے فقیر نے مجھے حوصلہ دیا۔ اور مجھے اپنے مقام رہائش جہاں وہ اترے ہوئے تھے لے گئے۔ اور کہا کہ اگر سچے دل سے عہد کرو کہ اب بری باتوں سے بچو گے۔ اور بھلائی کرو گے تب تمہارا بھلا ہو سکتا ہے"۔ میں نے سچے دل سے عہد کیا۔ اس پر فقیر نے ایک دوا کھانے کو دی۔ اور ایک مالش کی دو نسخے لکھوا دیئے۔ اور کہا "جاؤ بیٹا بے فکر ہو کر اپنے جیسے دکھیوں کا بھلا کرو"۔ ناظرین یقین کریں کہ مجھ کو اس فقیر کی اچانک ملاقات سے اسقدر حوصلہ ہوا کہ خود میرے اندر ایک جوش پیدا ہو گیا۔ میں نے واپس آ کر فقیر کے کہنے کے مطابق دونوں دوائیں تیار کر کے استعمال کرنا شروع کر دیں جس طرح میرا یقین تھا اسکی پہلی خوراک نے اپنا کرشمہ دکھانا شروع کر دیا آپ یقین کریں کہ پانچ چھ دن بعد ہی میری کایا پلٹ گئی۔ سب تکلیفیں دور ہو کر بجلی کی طرح طاقت اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور میں اپنے آپ کو قابل فخر مرد خیال کرنے لگا۔ ضبط کرنا مشکل تھا۔ پھر بھی بحکم مرشد پندرہ دن تک دوا جاری رکھی۔ دودھ مکھن خوب ہضم ہونے لگا۔ زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ گیارہ سال ہو چکے ہیں آجتک کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑی۔ خدا کی مہربانی سے تین خوبصورت نور نظر میرے گھر میں ہیں۔ آجتک اس دوا سے ہزاروں دکھیوں کا بھلا ہوا ہے سینکڑوں کی مرادیں پوری ہو چکی ہیں۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اس دوا کا اثر خالی جاتا نہیں دیکھا۔ اسی دن سے مرشد کے کئے ہوئے وعدے اور دنیا کی بھلائی کیلئے اس دوا کا شہرہ گھر گھر کر رہا ہوں۔ اس سے ہر قسم کی سستی و نامردی کمزوری پیشاب میں شکر آنا پرانا و نیا سوزاک جریان احتلام رگ پٹھوں کی کمزوری لاغری دکو تاہی ہر قسم کے خفیہ روگ جادو کی طرح دور ہو کر جوانی کی طاقت اور جوش پیدا ہو جاتا ہے دوا میں کوئی مضر صحت چیز نہیں ہے۔ مالش سے کسی قسم کا آبلہ یا پھنسی نہیں ہوتی ہر موسم میں کھانے کے لائق ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس دوا کے بعد عمر بھر کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑیگی قیمت پندرہ دن کی خوراک جو کہ صحت کیلئے کافی ہے۔ دو روپے آٹھ آنے رہا مالش فی شیشی دو روپے آٹھ آنے کیونکہ مجھکو اسکی کایا پلٹ دوا نے موت کے منہ سے بچایا ہے۔ اسلئے اپنا ایمان سمجھکر اسکی اشاعت کر رہا ہوں۔ اور قیمت صرف خرچ چھاپ اور لاگت کے برابر ہے

ضروری گذارش شکی مزاج حضرات میری دوا طلب کریں۔ جو شخص کسی چیز کو بے یقینی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ موقع پر ہیرے کو پتھر سمجھکر کھو بیٹھتا ہے جسکو اس دوا کا فائدہ نہ ہو وہ ایمان کو حاضر ناظر جان کر قیمت واپس منگالے اور ساتھ ہی آپ کا ایمان ہے اگر دوا مفید نکلے تو فقیر کے پیغام کو گھر گھر پہنچائیں۔

شرطیہ علاج ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے۔ کہ میری دوا کے استعمال سے حسب الخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگا سکتے ہیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ ہے۔

صوفی ایم۔ اے خاں اینڈ کو لمیٹڈ (ایس۔ ڈی) دہلی

میزان تخیّل

فلمِ 'شاہدہ' کا گانا

فلمی شاعر

پردے پردے میں ہی اس ظالم نے رسوا کر دیا
ہم کو دنیا کی نگاہوں میں تماشا کر دیا
کہتے ہیں تم پر کسی کافر کا جادو چل گیا
کیا کہیں بیمارِ غم کو کس نے اچھا کر دیا
کون کہتا ہے کہ پروانہ ہوا خود جل کے خاک
اُس کی قسمت ہی نے کچھ سامان ایسا کر دیا
دِل کے داغوں ہی سے دِل کی انجمن آباد ہے
اُس کے میں قرباں جس نے درد پیدا کر دیا
ہم کو دُنیا کی نگاہوں میں تماشا کر دیا

ملنگ بابا کوہستانی

مار کر جوتے مرے ٹٹرے کو گنجا کر دیا
اے ترے قرباں سر کا بوجھ ہلکا کر دیا
اپنے کھانے کو تو بیگم نے لیا حلوہ پکا
میرا وار آیا تو بس بینگن کا بھرتا کر دیا
غیر رستہ میں ملا تو کاٹ لیا دانتوں سے ناک
تم نے یہ اچھا کیا اُس کو نکٹا کر دیا
آج کل جورو کے ہاتھوں زندگی برباد ہے
ہائے آپا ہائے اماں تم نے یہ کیا کر دیا
اے ترے قرباں سر کا بوجھ ہلکا کر دیا

حسین آنچلوں کی لپیٹ میں

آبرو

عورت کی آبرو اس کی عصمت ہے۔ جسے بچانے کے لئے وہ جان تک کی بازی لگا دیتی ہے۔ لیکن یہ آبرو بکتی بھی ہے۔ کن داموں ؟ یہ سب کچھ مائل ملیح آبادی کے ناول آبرو میں ملاحظہ فرمایئے۔ جو حقیقت میں شاہکار ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

دردناک افسانے

حرماں نصیب دوشیزاؤں کے آنسوؤں کی سیاہی سے۔ خاک میں روندے ہوئے ارمانوں کے قلم سے محبت بھرے دلوں پر ایک پردرد تحریر جسے ہر نوجوان اہل دل نے سراہا ہے نسیم کے افسانوں کا اچھوتا مجموعہ۔

قیمت دو روپے۔

جنّت کا بھوت

شہنشاہ ظرافت مرزا عظیم بیگ چغتائی کا بے مثل افسانہ ایک کالج کے طالب علم کے عشق کی مزاحیہ داستان

قیمت ۔ دو روپے۔

روح صہبائی

اثر صہبائی کے حسین گیتوں نظموں اور غزلوں کا مجموعہ جو ایک دوشیزہ کے دل کی پکار ہیں۔ محبت کا واسطہ ہیں۔ اور اس کے ارمانوں تمناؤں اور آرزوؤں کا آئینہ ان گیتوں کو دھڑکتے دلوں نے کہا اور محبت کے کانوں نے سنا۔ ایسا حسین مجموعہ جسے ہر نوجوان پیار کرتا ہے۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

کردی رقاصہ

محبت کی ایسی رنگین کہانی جو سرتاپا کیف و رومان میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اس زندگی کی عکاسی جس کا ایک ایک لمحہ پیار و محبت کی لطیف کہانیاں سنا رہا ہے محبوب طرزی کا بے مثل ناول جس کے ایک ایک حرف میں بدمستیاں پنہاں ہیں۔ قیمت دو روپے۔

لفٹنٹ

مرزا عظیم بیگ چغتائی کا طویل افسانہ جس کے ہر لفظ میں ہنسی اور مزاح کا دریا موجزن ہے۔ قیمت ایک روپیہ

طلسمی ہاتھ

ذہن انسانی کی عجیب و غریب اختراع ہے۔ طلسمی ہاتھ کے محیرالعقول کارنامے ایک لرزہ خیز اور متحیر کن داستان کی صورت میں حکیم لاریب صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ جسے شروع کر کے ختم کئے بنا آپ کو قرار نہیں آئے گا۔

قیمت دس آنے۔

پُر اسرار بچہ

مافوق الفطرت بچہ کی داستان حیات جو فراعنۂ مصر کے مقبروں کے کھنڈرات میں اس حالت میں ملا کہ اسے ایک سانپ اپنی آغوش میں لئے تھا۔ بڑے ہو کر اس بچہ نے کیسی حیرت انگیز باتیں پیدا کیں۔ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔

قیمت چھ آنے۔

فل بوٹ

مرزا عظیم بیگ چغتائی کا انتہائی پُر مذاق ناطہ محبت اور اس کی کارفرمائیاں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی

بزم شمع

یوسف دہلوی

سوالات بھیجنے سے پہلے ضرور مطالعہ کریں

بزم شمع میں ہر مہینے ہزاروں سوالوں میں سے منتخب سوالات کے جواب دیے جاتے ہیں ہر شخص خواہ وہ شمع کا خریدار ہو یا نہ ہو تین سوال بھیج سکتا ہے تین سے زیادہ سوالوں کے جواب نہیں دیے جائیں گے۔ سوالات تہذیب سے گرے ہوئے نہ ہوں اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئیں یہ سلسلہ محض ناظرین کی دلچسپی کے لئے شروع کیا گیا ہے اس سے کسی کی تعریف یا تضحیک منظور نہیں ہے سوالات نہایت مختصر ہونے چاہئیں ہر سوال کے نیچے کارڈ یا کاغذ پر کچھ جگہ جواب کے لئے ضرور چھوڑنی چاہئے پھر دوسرا سوال لکھا جائے۔ ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ غیر فلمی سوالات کے جواب نہیں دیے جائیں گے۔ ایڈیٹر

گلزار۔ کراچی

س ۱۔ آپ اپنے آرٹسٹ سے ذرا یہ بھی تو پوچھئے کہ انسان کا دل سینے میں داہنی طرف ہوتا ہے یا بائیں طرف؟ مئی کے ٹائٹل پر تو جناب نے یہ دکھایا ہے کہ پروانہ اپنا دل داہنی طرف سے نکال کر شمع کی نذر کر رہا ہے۔ آرٹسٹ صاحب کو بجلی کا کرنٹ لگوا دیں تو ٹھیک رہے گا۔

ج ۱۔ وہ ڈیزائن انہوں نے یکم اپریل کو بنایا تھا! سمجھ گئے نا۔

س ۲۔ بمبئی ٹاکیز کی فلم "ضدی" مجھے بہت پسند آئی آپ کا کیا خیال ہے۔ اسکے مقابلے میں فلم میلہ بھی کوئی چیز نہیں۔ براہ کرم ضدی پر بے لاگ تبصرہ آئندہ اشاعت میں شائع کریں یونس دہلوی کے نام یہ میری فرمائش ہے

ج ۲۔ بہت بہتر ہے انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

محمد الیاس آہ دریا آبادی کراچی

س ۱۔ کامنی کوشل کی عمر۔ اصلی نام ذات جائے پیدائش مقام تحریر کریں۔

ج ۱۔ اصل نام اوما کیشپ ہے ۲۵ فروری ۲۶ سنہ کو لاہور میں پیدا ہوئی تھی مذہبا ہندو ہے۔

س ۲۔ جناب اب تو کراچی میں بھی ایک عدد فلم کمپنی کھولی گئی ہے اور کھولنے والے پتہ ہے آپ کو کون ہیں جناب بیانی آتش صاحب اور انہوں نے پہلی فلم طمانچہ فلمانے کا اعلان کیا ہے شکر ہے جو کراچی میں تو فلم کمپنی کھلی

ج ۲۔ پھر تو ڈرتے ہی رہئے! "طمانچہ" کہیں آپ ہی کے گال پر نہ پڑ جائے۔

اے۔ آر۔ خان وجے واڑہ

س ۱۔ خاص نمبر میں زیب قریشی کی ایک بہترین تصویر چھپوائیں عین نوازش ہوگی۔

ج ۱۔ بہترین تصویر کے لئے بہترین چہرہ

بھی تو ہونا چاہیئے۔ بدزیب چہرہ کی بہترین تصویر کیسے بن سکتی ہے۔

جی۔ این شاہ بمبئی

س ۱۔ خوبصورت اس لئے ہوں کہ صرف اٹھارہ برس کی عمر ہے کیا فلم میں مجھے ملازمت مل سکتی ہے جلدی بتلایئے گا۔

ج ۲۔ اٹھارہ برس کی عمر خوبصورتی کی دلیل تو نہیں بن سکتی! اور وہ بھی مرد کی عمر عورت کی ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لی جاتی!! آپ تو بمبئی میں ہی موجود ہیں۔ کہیں آنا جانا تو پڑیگا نہیں کوشش کر کے دیکھ لیجئے۔

عبدالسلام کلکتہ

س ۲۔ ہم نے سنا ہے کہ ثریا کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ بھی آپ ہی کی کوششوں کے نتیجے سے باپ تو بن گئے مگر مٹھائی کھلانا بھول گئے۔

ج ۱۔ کلکتہ میں بیٹھکر ایسی باتیں بنالیتے ہو بمبئی میں ہوتے تو مزا چکھا دیتی دیکھے ہیں اس کے لمبے لمبے دانت؟

س ۲۔ ہماری شادی نرگس سے کرا دیجئے تو میں آپ کو آٹھ سو روپیہ کا ایک انگوٹھی ہیرے کی دوں گا میں سمجھتا ہوں یہ کام آپ ہی سے ہو سکتا ہے

ج ۲۔ صرف آٹھ سو روپیہ کا ہی ہیرا دیکھا ہے آپ نے؟ برادر چار ہزار روپیہ کا قیمتی ہیرا تو اس وقت بھی میری انگلی میں موجود ہے، رہا نرگس کا معاملہ اس کے لئے جدن بائی کو لکھئے اور سفارش کرایئے شوکت ہاشمی سے

لیکن مٹھائی کے پیسے پہلے بھیج دیجئے گا ورنہ وہ سفارش نہیں کریں گے۔

ایس۔ ایم حسین قریشی بریلوی

س ۱۔ فلم "ودیا" یا "کنیز" پر ریویو لکھئے مہربانی ہوگی۔

ج ۱۔ آپ کی فرمائش یونس صاحب کے پاس بھیجدی گئی اطمینان رکھئے۔

ایم صفدار خاں مفلس پٹی

س ۱۔ میں بمبئی والی نرگس پر تقریباً پانچ سال سے عاشق ہوا ہوں۔ سنا جاتا ہے کہ فلم دارو غہ جی میں آ رہی ہے یہ فلم کب تک پشاور میں ریلیز ہو جائے گی؟

ج ۱۔ داروغہ جی کا نام سن کے بھی آپ کو ڈر نہیں لگا! پھر تو آپ پکے عاشق ہیں ٹھیک ہے پانچ سال میں تو عشق پختہ ہو جانا ہی چاہیئے۔ داروغہ جی پشاور میں کب چلیں گے اس کا جواب تو دہاں کا ڈسٹری بیوٹر ہی دے سکتا ہے

س ۲۔ سنا جاتا ہے کہ ملنگ بابا کو ہستانی پیر جنگلی علیہ ما علیہ کا والد بزرگوار ہیں جبکہ پیر جنگلی علیہ ما علیہ نے ہندوستان میں نرگس سے محبت شروع کی۔ تو والد بزرگوار نے خوب مارا پیٹا۔ اور اس سے ناراض ہو کر بمبئی چلا گیا۔ اور وہاں پر نرگس نے بھی خوب مارا پیٹا پھر شرمندگی سے بھاگ کر لاہور آگیا ہے۔ کہاں تک صحیح ہے؟

ج ۲۔ والد بزرگوار "مارا پیٹی" اور محبت" کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ پیر جنگلی پاکستان بھاگ گئے اور ملنگ بابا کی عمران

سے بڑی ہے۔

س ۳۔ خوبصورتی کے لحاظ سے نمبر دیجئے نرگس۔ نسیم۔ نورجہاں۔ منور سلطانہ

ج ۳۔ آپ کی دی ہوئی ترتیب ہی ٹھیک ہے

ایم۔ ایچ۔ خان۔ وجے واڑہ

س ۱۔ فلم "میلہ" میں جو ٹھیکیدار صاحب کے بچے ہیں کہیں وہ نسیم والے بچے تو نہیں ہے۔

ج ۱۔ وہ بچے کرایہ کے ہیں! نسیم اپنے مکان کرایہ پر چلاتی ہے "بچے" نہیں۔

س ۲۔ میوزک میں نمبر دیجئے۔ غلام حیدر۔ نوشاد۔ سی رام چندر غلام محمد۔ میر صاحب۔ انل بسواس

ج ۲۔ اپنی اپنی جگہ سب ہی اچھے ہیں۔

عظیم خاں کلکتہ

س ۱۔ نرگس پر لوگ کیوں مرتے ہیں آخر اس میں کونسی خوبی ہے

ج ۱۔ مرتے تھے کبھی! اب تو وہ اس تمنا میں مر رہی ہے کہ کوئی اس پر مرے! زیادتی ہر کام کی بری ہی ہوتی ہے

س ۲۔ ایک عرصے سے سوچ رہا ہوں کہ بیچاری نرگس کو اپنی بنا لوں لیکن انکے موجودہ حالات سے بالکل ناواقف ہوں۔

ج ۲۔ پھر فکر کس بات کا ہے! صرف جیب بھری ہوئی ہونی چاہیئے تین پیسہ کا پوسٹ کارڈ بھیجدیجئے اپنے حالات سے وہ خود ہی واقف کرا دیگی۔

شوکت غزنوی کلکتہ

س ۱۔ ثریا سے ہماری شادی ہونے والی ہے اس خوشی میں ہم آپ کو نرگس

کو پیش کرتے ہیں۔

ج ۱- بائی جدن بائی کو بھی دیکھا ہے آپنے کہیں صدقہ کا بکرا وہ تم کو ہی نہ بنا دے۔

انور۔ امراوتی

س - یعقوب اور پرتھوی راج میں کون زیادہ مشہور ہے

ج - ہیرو کا کام پرتھوی راج اچھا کرتا ہے ویلن کا یعقوب۔

شریف خاں۔ کنکسی

س - نرگس جب چھوٹی تھی تو میرے گود میں کھیلا کرتی تھی اور جب جوانی آئی تو کھنچی کھنچی رہتی ہے کیا کروں۔

ج - اس کے بڑھاپے کا انتظار کیجئے

ابوالحسین۔ کلکتہ

س - مئی کا شمع پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کلکتہ تشریف لا رہے ہیں کب اور کس مہینے میں؟

ج - ارادہ تھا لیکن عید تک ملتوی ہو گیا۔

اے۔ اختر۔ گریڈیہہ

س - پریم ادیب کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور اصلی نام کیا ہے۔

ج - اصلی نام پریم نرائن ہے۔ مذہب نام سے ظاہر ہے۔

محمد اسمٰعیل۔ احمد آباد

س - کیا شمشاد بیگم نسیم بانو کی والدہ ہے

ج - ہے تو اصل میں ماں کا نام شمشاد بیگم ہی لیکن فلم میں پلے بیک گانے والی شمشاد بیگم نسیم کی ماں نہیں ہے۔

خریداری نمبر ۱۷۴۷۹

س - نرگس کہاں کی رہنے والی ہے

ج - بمبئی کی۔

س - ثریا۔ نرگس۔ منورما۔ ریحانہ اس میں سے سب سے زیادہ خوب صورت کون ہے۔

ج - ریحانہ کا حسن تو موٹاپے کے نیچے دب گیا ثریا کے لمبے دانتوں نے خوبصورتی ختم کردی۔ اس لئے ان میں نرگس ہی رہ جاتی ہے جسے سب سے زیادہ نمبر دئے جا سکتے ہیں۔

س - سہگل مر چکا ہے یا زندہ ہے

ج - جی ہاں سہگل اب اس دنیا میں نہیں رہا۔

اے۔ قادری۔ گریڈیہہ

س - گیتا بالی کس مذہب سے تعلق رکھتی ہے اور کہاں کی رہنے والی ہے۔

ج - امرتسر کی رہنے والی ہے "گرنتھ صاحب" کی عقیدت مند ہے۔

س - نسیم اپنے گانے خود گاتی ہے یا پلے بیک اور آج کل کہاں مقیم ہے۔

ج - گانا۔ تو اس کا خاندانی ورثہ ہے اس لئے اپنے گانے وہ خود ہی گاتی ہے آج کل بمبئی میں مقیم ہے۔

ایم۔ امین۔ سرور۔ سمندری

س - خاص نمبر کے لئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پڑیں گے یا نہیں۔ اگر بھیجنے ہیں تو کس تاریخ تک آپ کی خدمت میں ارسال کردیں۔ خیال ہے کہ ہم پاکستان سے بول رہے ہیں۔

ج - خاص نمبر کے لئے پانچ آنے کے نہیں چھ آنے کے ٹکٹ بھیجئے اور جلدی بھیجئے۔

نیاز محمد خاں راولپنڈی

س - میری ایک صاحب سے شرط لگ چکی ہے۔ اور فیصلہ آپ پر منحصر ہے، میں کہتا ہوں کہ فلم "چاند" میں بیگم پارہ کے گانے راجکماری نے گائے ہیں اور وہ صاحب زینت کے گاتے ہوئے بتاتے ہیں، آپ فیصلہ کردیجئے۔

ج - ہمیں افسوس ہے آپ شرط ہار گئے

چاند میں بیگم پارہ کے گانے زینت کے ہی گائے ہوئے ہیں۔

دروغ بر گردنِ راوی....

جیراج نرگس سے خوشامدانہ لہجہ میں کہہ رہا تھا

"—— پیاری، صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے مجھے تمہاری یاد آتی ہے"

نرگس نے اثر نہ لیتے ہوئے کہا

"راج کپور بھی کل یہی کہہ رہا تھا...."

جیراج نے جل کر کہا

"تو کیا ہوا —— میں تو اس سے دو گھنٹے پہلے اٹھتا ہوں...."

ارمانوں کی سیج پر

نہ بھولنے والی بات

سری رام سرن شرما کے ۲۱ رومانی افسانوں کا مجموعہ جن میں محبت کی شیرینی بھی ہے۔ اور نفرت کی حلاوت بھی۔ محبت زدہ جوانیاں ارمانوں کی سیج پر کروٹیں بدل رہی ہیں۔ اور دنیا کی فاسد نگاہیں انہیں نشتر چبھو رہی ہیں۔ مصنف نے افسانوں کو ایک مست شباب دوشیزہ کے دل پر اسی کے ہونٹوں کے رس سے لکھا ہے۔ مصنف کی تیز و تند آنکھیں اس کے ہاتھوں کا کام دے رہی ہیں وہ جوانی کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے اس کے مرمریں جسم پر کود رہی ہیں۔ ناچ رہی ہیں۔ اس کے عضو عضو کو چھو رہی ہیں۔ نوچ رہی جھنجھوڑ رہی ہیں اور اسے دنیا اور دنیا والوں کے سامنے برہنہ پیش کر رہی ہیں۔ مصنف نے اس موقعہ پر حسن کی بے نقابیوں سے مست ہو کر خود کو بھول جانیوالے نوجوانوں سے ایک نہ بھولنے والی بات کہی ہے جو انہیں عشق و محبت کی راہ پر ثابت قدم رکھے گی۔ کتاب میں "راہ گناہ" "بدنامی" "ساتھی" "سوتی ڈور" "کواڑوں کے پیچھے" اور "نہ بھولنے والی بات" ایسے افسانے ہیں جو حسن کی شراب سے زیادہ مست بنا دینے والے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے۔

ہمالیہ کی گود میں

ارمان رومان اور تمنائیں سب ہی کچھ کروٹیں بدل رہی ہیں۔ ساگر چند کے ۱۹ افسانے جن میں ہمالیہ کی گود میں بہتے ان دریاؤں کی کہانیاں ہیں جن میں محبت کے پروانے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ اس کے پیارے پیارے جنگلات ابھی تک وہی پریم راگ راگنیاں سنا رہے ہیں۔ وہ برف سے اٹی پہاڑیاں انہی متوالوں کی منتظر ہیں جو کبھی ان پر گھنٹوں میٹھی باتیں کیا کرتے تھے۔ محبت کی۔ پیار کی باتیں۔ دل دل سے ملتے تھے اور نگاہیں نگاہوں سے ہمالیہ کی گود میں جھانک کر دیکھئے۔ اس میں کیا نہیں نوجوان دلوں کا مدوجزر بھی ہے اور سینہ گداز کی برفیلی چوٹیاں بھی۔ قیمت ایک روپیہ پندرہ آنے۔

~~الجھے تار~~
نہیں
ٹوٹے ہوئے تار

پڑھیئے ایک رومانی ناول جس میں ایک حسینہ کی جنسی بھوک کی دلدوز چیخیں ہیں آہیں ہیں اور اس کا انجام بھی۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

شبنم

حسین گلاب کی پنکھڑیوں کو شرما دینے والی نازنینوں کے کنول ایسے دل پر محبت کے چند شبنمی قطرے ایک انقلاب سا پیدا کر دیتے ہیں ان کے دلوں کی دھڑکنیں گنی جا سکتی ہیں چاند کی سیمیں قاشیں ایسے لبوں سے آہ و بکا کی آوازیں سنی جا سکیں گی۔ یہ دھڑکنیں اور نالے دیکھنے والوں کو جلا ڈالتی ہیں خاکستر کر دیتی ہیں۔ کیونکہ یہ شبنم پڑھیئے۔ گیارہ افسانے جن میں قربان گاہ محبت پر احساس گناہ بھی ہے۔ اور محروم تمنا رقاصہ کے حسین خواب بھی۔ قیمت دو روپے۔

بگلا بھگت

ایک ایسی طویل داستان جس میں خوشی اور مسکراہٹیں بھی ہیں۔ اور غم و اندوہ کی چیخیں بھی اندھی محبت کا سرور بھی ہے۔ اور اس کا ہیبت ناک انجام بھی۔ بدن کے رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہوشربا داستان جو آپ نے آج تک نہ سنی ہوگی اور نہ پڑھی ہوگی۔ صفحات ایک سو اڑسٹھ (۱۶۸) قیمت بارہ آنے۔

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی

جے۔ آر۔ واثق دہلوی۔ کراچی

س ۱۔ مینا کونسی چکی کا آٹا کھا رہی ہے ایکٹریس فلم میں تو بہت موٹی ہے

ج ۱۔ بے فکری عجیب چیز ہے پہلے شوہر والی تھی اب آزاد ہے۔

س ۲۔ سنا ہے کہ مینا شادی کے معاملہ میں کچھ....

ج ۲۔ جی ہاں ضرورت تو ہے اسے شوہر کی لیکن اطاعت شعار شوہر چاہتی ہے مشکل یہ ہے کہ آپ پاکستان میں ہیں اور وہ ہندوستان میں۔ بندھن ہے تو کیوں کر

عبدالواحد۔ بریلی

س ۱۔ یہ زیادتی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ پچھلے ماہ کے سوال کھل گئے۔ افسانہ "کچھ سوچ کر" کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے؟ ضرور لکھئے۔

ج ۱۔ وہی سوچا ہے جو ہم سوچ سکتے ہیں۔

س ۲۔ سنا ہے آپ نرگس کی یاد میں گھل گھل کے ان دنوں ہاتھی ہو گئے ہیں؟

ج ۲۔ میری فکر بالکل نہ کیجئے! اپنی سنائیے بریلی جا کر دل کو سکون ہوا کہ نہیں۔

خریداری نمبر ۲۴۰۔ علیگڑھ

س ۱۔ جوانی کی ریل کا بکنگ آفس کہاں ہے تاکہ ٹکٹ خرید کر جوانی کی ریل کی سیر کریں۔

ج ۱۔ ارے صاحب بڑا فکر کیا آپ نے! یہ ٹکٹ تو چلتے پھرتے راستہ میں

پارک میں، ریسٹورنٹ میں ہر جگہ مل جاتے ہیں جیب میں پیسے ہونے چاہئیں۔

نکہت پروین کانپور

س ۱۔ بجیا ہم لوگ تو کراچی جا رہے ہیں۔ اب پتہ تبدیل کرنا پڑے گا لیکن یہ بتائیے وہاں جا کر ٹھہروں کہاں؟ مکان تو بعد میں ملے گا۔ ایک صاحب کے جواب میں آپ نے لکھا

دروغ برگردن راوی....

نرگس کے چہیتے بھیا اختر حسین انجمن فلما رہے تھے۔ ایک منظر میں جیراج کو ان سے اختلاف ہو گیا۔ اس نے اختر صاحب کو مشورہ دیا کہ یہ منظر بدل دینا چاہئے وہ نہ مانے۔ نوبت تو تو میں میں تک پہنچی تو اختر حسین نے غصّے سے کہا۔

"جیراج صاحب۔ کیا آپ اس فلم کے ڈائرکٹر ہیں؟"

"نہیں تو —" جیراج نے فوراً انکار کیا۔

"تو پھر آپ پاگلوں کی طرح کیوں چیخ رہے ہیں....؟"

"اپنا ہی گھر موجود ہے" بہتر ہو گا پتہ بتا دیجئے۔

ج ۱۔ یہ تو نہیں لکھا تھا "مہمان خانہ موجود ہے" بلکہ یہ لکھا تھا کہ گھر موجود ہے۔ آپ سمجھ سکتی ہیں کہ گھر میں تو گھر والا اور گھر والی ہی رہ سکتی ہے۔

س ۲۔ شمع "منظفر پور" کے کڑھے گھونٹ شائع ہو گئے کہ ابھی نہیں؟

ج ۲۔ دفتر سے تو مکمل پریس جا چکی ہے

اب ان کے رحم و کرم پر ہے امید ہے کہ اس ماہ کے آخیر تک شائع ہو جائیگی

سید علی حیدر۔ کراچی

س ۱۔ میری شادی ہونے والی ہے۔ اگر ثریا بطور ڈانسر کے شرکت کرے تو میں اسے اتنا دوں کہ آج تک کسی نے نہیں دیا ہو گا نہ دے سکے گا۔

ج ۱۔ اگر واقعی حاتم کی قبر پر لات مارنے کا حوصلہ ہے تو بطور ڈانسر کیا بطور "دلہن" بھی شریک ہو سکتی ہے۔ اسے تو ایسے ہی بیوقوفوں کی ضرورت ہے مگر درخواست کے ساتھ بنک کی پاس بک بھی بھیجئے گا تاکہ تصدیق ہو جائے کہ آپ کے پاس کتنی دولت ہے۔

ایم۔ اسلم چکرو دھرپوری

س ۱۔ برائے مہربانی گانے میں نمبر دیجئے وینا۔ ممتاز شانتی۔ ریحانہ کامنی کوشل اور آپ کی نرگس

ج ۱۔ ان میں تو گانا ایک بھی نہیں جانتی سب پلے بیک کی محتاج ہیں

مس شمع نسرین جمشید پور

س ۱۔ رسالہ شمع میں جو سلسلہ وار مضمون شائع ہوا کرتا تھا آپ نے اسے بند کیوں کر دیا خدا کے لئے پھر سے اسے جاری کرائیے

ج ۱۔ میں آپ کا مطلب سمجھا نہیں کس مضمون کی طرف اشارہ ہے مضمون کا عنوان بتا دیجئے۔ پہلے مسلسل ناول "میل نہ" شائع ہوتا تھا۔ اس کی پوری کتاب تیار ہے دو روپیہ میں شمع بکڈپو سے

حل سکتی ہے اب دوسرا ناول جو شائع ہو رہا ہے اس کی قسط ہر ماہ دیکھ رہی ہے اور جب تک کتاب تیار نہ ہو جائے برابر دیتے رہیں گے۔

پرویز۔ جمشید پور

س ۱۔ آپ نے تو شمع "نسرین" کے کہنے پر کہانی بند کر دی لیکن بہت لوگوں کے کہنے پر آپ نے اور کچھ کہکر انہیں ٹالدیا۔ مگر میری خواہش یہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے بزم شمع بھی بند کر دیں اور کہانی شروع کر دیں۔

ج ۱۔ پہلے تو آپ اپنے سوال بھیجے بعد کیجئے جواب بند کرنے کے لئے تو بعد میں فرمائیے گا۔

مشتاق رضوی تانڈوہ

س ۱۔ سوائے سالنامہ اور فروری کے پرچہ کے "دھکتی رگیں" کسی پرچہ میں نہیں دکھائی دیں۔ کیا بات ہے۔

ج ۱۔ آپ کو پسند ہے تو لیجئے اس شمارہ سے پھر شروع کر دی گئیں ہیں۔

محمد رفیق قریشی لاہور

س ۱۔ ریحانہ نورجہاں کتنی جماعتیں پڑھی ہوئی ہیں۔

ج ۱۔ جماعتیں نہیں ان کے تو "سر گم" پوچھیے، جماعتوں سے ان کو کیا تعلق

ویلڈر محمد یوسف کوئٹہ

س ۱۔ ثریا آج کل کہاں رہتی ہے اور اس کا پورا پتہ تحریر کریں۔

ج ۱۔ بمبئی میں رہتی ہے پورا پتہ بتانے کا قاعدہ نہیں ہے۔

س ۲۔ مجھے ثریا خواب میں ہو رخہ ۲۳ اپریل کو آئی تھی اور محبت کا اظہار کر رہی تھی اس دن سے میں ثریا پر مرتا ہوں آپ بتائیں کہ میں کیا کروں۔

ج ۲۔ محبت کی بجائے نفرت سمجھ لیجئے کیونکہ خواب کی باتیں الٹی ہوا کرتی ہیں یہ مرنے مرانے کا قصہ ثریا نے سن لیا تو سمجھو قیامت ہی آ جائے گی۔

ب۔ ف۔ اختر سمندری

س ۱۔ جھوٹ تو نہیں بولو گے کیا؟ آپ کو بریلی بڑی یاد آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بھی زندگی کی چند رنگین گھڑیاں وہاں گذاری ہیں۔ ہے نا ٹھیک؟

مشہور اردو معمہ (رجسٹرڈ) لاہور

تین ہزار روپیہ کے انعامات

داخلہ کی آخری تاریخ ۲۵ جون ۱۹۴۹ء

۱	خ	ا		م		
۲	ب	ھ		ا	ن	ا
۳	ج	س	ا		ت	
۴	ا	ن	ت	ظ	ا	
۵		ع	ب			
۶	ا		ی	ر	و	ں
۷		ھ	م			
۸	ن	ا			ن	
۹	ش	ر	ی			

نوٹ۔ فیس داخلہ پہلا حل ایک روپیہ اور بعد کے ہر حل کے لئے آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ حل لاتعداد میں بھیجے جا سکتے ہیں پہلا انعام۔ دو ہزار روپے (بالکل صحیح حل) دوسرا انعام (ایک غلطی) پانچ صد روپیہ تیسرا انعام۔ تین صد روپیہ (دو غلطی) چوتھا انعام۔ دو صد روپیہ (تین غلطی) **حل کرنے کی ترکیب**۔ دئے ہوئے خانوں کو اشارات کی مدد سے پُر کریں

۱۔ امور خانہ داری میں محض ــــ کی رائے پر کام کرنے کا نتیجہ اگر خراب نہیں تو اچھا بھی نہیں ہو سکتا۔ ۲۔ بچوں کو ــــ بھی بڑی بات ہے ۳۔ کسی عورت میں اس کا ہونا بعض اوقات نسوانی نزاکت کے برعکس ہوتا ہے ۴۔ جلد باز انسان کے لئے طول وطویل ــــ بھی انتہائی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے ۵۔ ہر انسان کو ہر اس کی حالت میں حواس قائم رکھنا چاہیئے۔ ۶۔ بعض ــــ کی حالت بھی قابل رحم ہوتی ہے۔ ۷۔ بہت سے طلبا کی طبیعت اور رجحان میں اس درجہ (کلاس) میں پہنچکر خاص تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۸۔ جو شخص ہر وقت یہ رہتا ہے اس کی قدر ہماری نگاہوں میں کم ہو جانا لازمی امر ہے ۹۔ اس کے اعتراضات عموماً ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔

شرائط سادے کاغذ پر اسی طرح کے خاکے بنا کر یا پورے لفظ لکھکر حل بھیجے جا سکتے ہیں۔ رسید منی آرڈر ہمراہ حل آنا لازمی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ فیس بھیج دی گئی ہے۔ نتیجہ کے لئے آنے برائے رسالہ زلف ضرور بھیجئے ورنہ حل شریک مقابلہ نہ ہوگا۔ صحیح حل وہی ہوگا جو ہمارے سربمہر حل سے ہو بہو ملتا ہوگا۔ معمہ ہذا کے ایڈیٹر کا فیصلہ آخری اور قانوناً قابل تسلیم ہوگا۔ ہر قسم کی کارروائی صرف عدالت لاہور میں ہی ہو سکے گی۔ حل اور منی آرڈر ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

مینجر زلف نمبر ۱۰ (S) جی ٹی روڈ۔ لاہور

(مشہور پبلسٹی نمبر ۳ نسبت روڈ لاہور کی معرفت شائع ہوا)

ج ۱۔ مجھے تو کبھی اتفاق ہوا نہیں البتہ وہاں جانے والوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور آنے والوں سے بھی۔

س ۲۔ اگر ثریا بریلی جانے سے مل سکتی ہے تو میں وہاں بھی جانے کو تیار ہوں

ج ۲۔ بریلی جانے سے ثریا تو نہیں ملے گی مگر آپ کی خواہش ضرور مٹ جائے گی۔

رادھا کشن اگروال فاضلکا

س ۱۔ فلم "شاہجہاں" میں نسرین کیا کام کرتی ہے۔

ج ۱۔ ردجی بنی تھی۔

ایم خلیل چوبیس پرگنہ

س ۱۔ ڈانس میں اول نمبر دیں۔ نورجہاں۔ نرگس بیگم پارہ اور میری پیاری ثریا۔

ج ۱۔ ان میں اول نمبر آپ کی پیاری ثریا ہی کا ہے۔

س ۲۔ سریندر کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور اصل نام کیا ہے۔

ج ۲۔ سریندر ناتھ اصل نام ہے اور اور مذہب نام سے ہی ظاہر ہے

س ۳۔ ثریا آجکل کس کی پہلو آباد کر رہی ہے جواب دیں عین نوازش ہوگی

ج ۳۔ آجکل "پیسہ خاں" کی بغل میں ہے

ایم انصاری انیاوی

س ۱۔ فلم "نتیجہ" میں یعقوب پانچ سو روپے دیکر ریحانہ کا کمر توڑ ڈانس دیکھا لیکن میں صرف نو آنے میں دیکھ

لیا۔ کہیے میں گھاٹے میں رہا یا کہ یعقوب صاحب۔

ج ۱۔ یعقوب کے مقابلہ میں تو گھاٹے میں آپ ہی رہے۔ یہ نو آنہ تو آپ کی جیب سے نکلے یعقوب نے تو پرائے گز سے یہ بندر تی جھوڑی تھی مطلب یہ کہ وہ روپیہ اس نے اپنے پاس سے تو دیے نہیں پروڈیوسر نے اس کو دیے اس نے ریحانہ کو

دروغ برگردن راوی....

ایک دوست نے الناصر سے پوچھا "بھئی ایک افواہ سنی ہے میں نے تم دینا کو بھی طلاق دے رہے ہو۔ کیا یہ سچ ہے — ؟

الناصر نے حیرانی سے کہا۔

"دینا کو طلاق — ؟ ابھی تو میں اس سے اچھی طرح واقف بھی نہیں ہوں....

دیدیے۔

ایچ۔ عبدالرحمٰن جھانسی

س ۱۔ شمع کے پروانوں کو یہ پڑھ کر بہت افسوس ہوگا کہ ان کی پیاری نرگس کو تپ دق ہوگئی ہے۔ خدا سے دعا کریں کہ جلد شفا کرے۔

ج ۱۔ خدا نہ کرے صاحب! ایسی غلط باتیں نہ کہا کیجئے!! یہ ضرور ہے پہلے سے وہ دبلی ہوگئی ہے مگر یہ تو خیال

کیجئے اس پر بوجھ کتنا پڑ گیا ہے ماں کا خرچ۔ بھائیوں کا خرچ بھاوج کا خرچ۔ اور سب سے زیادہ پبلسٹی کا خرچ۔

س ۲۔ کیوں جناب یہ آپکی نرگس میری ثریا سے کیوں جلتی ہے؟

ج ۲۔ بقول نرگس کے سہیلی جو ٹھیری

س ۳۔ یہ آپ کی نرگس کو کیا ہوگیا ہے یہ تو بالکل ہی رہ گئی؟

ج ۳۔ خود نمائی جب پیدا ہوجاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

ابصار احمد بدایونی

س ۱۔ چشم آہو راگنی کا کیا حال ہے۔

ج ۱۔ اچھا ہے فلم بیار کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے۔

شیر باز بنوں

س ۱۔ بالک رام جس نے چاند میں گھنگھرو کا پارٹ کیا تھا آجکل کہاں ہے اس کے پتہ سے مطلع کریں۔

ج ۱۔ بمبئی میں ہے اپنی بہن اور بہنوئی کے پاس

س ۲۔ شمع کا خاص نمبر کب چھپنے والا ہے

ج ۲۔ اگلا پرچہ شمع کا خاص نمبر ہی ہوگا

مسٹر وارث خاں۔ کوہاٹ

س ۱۔ کیا میرے ساتھ نرگس خط و کتابت کرے گی؟

ج ۱۔ اس کا جواب اس کے پرائیویٹ سکریٹری سے پوچھیے

س ۲۔ مجھے نرگس کیوں زیادہ پسند ہے۔

تمناؤں کے سنگم پر

سیاہ کاریاں

ایک پری چہرہ فلم ایکٹریس کی محبت بھری رنگین داستان نوجوانی کے دنوں کی بدمست کہانی جذبات کے بہتے دھارے میں کئے ہوئے گناہوں کی جھلکیاں۔

پری چہرہ کی زندگی کا صحیح عکس وہ پہلے کیا تھی اور پھر کیا ہوئی۔ اس سے کیسے کیسے گناہ سرزد ہوئے۔ کتنے نوجوانوں نے اس کی بڑھتی ہوئی حسن کی آگ سے جذبات کو ٹھنڈا کیا۔ وہ کس طرح فلمی دنیا میں آئی ہیرو نے اسے اپنے آغوش میں جگہ دی ڈائرکٹر اس کے ارمانوں سے کھیلا۔ اور وہ خود اپنے میں اتنی غرق تھی کہ ہر ایک اپنے مچلتے ارمان رنگین آرزوئیں اور امنگیں دور کرتا۔ اس نے گناہ کو گناہ سمجھ کر اور مزے لے لے کر کیا۔ وہ ہر رات کسی نئی آغوش کو تلاش کرتی —— اور پھر اس کا انجام اس سے بھی دلچسپ اور جذبات بھڑکا دینے والا ہے۔ اور راتوں کو چھپ چھپ کر پڑھنے کے قابل ہے خان محبوب طرزی کا بہترین ناول پڑھیئے اور ضرور پڑھیئے پری چہرہ کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے حالات کو اس نے اپنے رنگین اور بیباک قلم سے بے برہنہ کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پندرہ آنے

رنگین جوانی

خان محبوب طرزی کا ایک طویل افسانہ جو نوجوانوں کو کیف و سرور کی ایک نئی دنیا میں پہنچا دیتا ہے۔ طرز تحریر اس قدر رنگین اور پر شباب کہ پڑھتے ہی جذبات پہ قابو نہیں رہتا۔ قیمت بارہ آنے۔

غالب کے لطیفے

انتظام اللہ شہابی نے غالب کے لطیفوں کو حسین انداز سے مرتب کیا ہے جن میں مذاح اور ادب کی چاشنی غالب کے سیکھے ہوئے مذاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ہنسائے بغیر نہیں رہے گی۔

قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

انجام ہوس

ایک شہوت پرست نوجوان کی رنگین داستان جو اس نے خود ہی بیان کی ہے نوجوانی کے واقعات جو ایک طرف تاروں کی چھاؤں سے حسین ہیں۔ اور دوسری طرف لرزا خیز بھی۔ قیمت دس آنے۔

گرگٹ

ایک نوجوان کالج کے طالب علم کی زندگی کے سات حسین انقلابات —— مگر گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا اس کا شیوہ تھا۔ وہ ایکٹر بننا چاہتا تھا۔ پھر کیا ہوا۔ کس طرح بنا۔ یہ سب کچھ شہنشاہ ظرافت شوکت تھانوی کی تصنیف "گرگٹ" میں ملاحظہ فرمائیے۔ ہنسا ہنسا کر پیٹ میں بل ڈال دینے والی واحد کتاب۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

سنی سنائی

شوکت تھانوی کے بہترین دلچسپ مذاحیہ ڈراموں کا مجموعہ جس کی ہر سطر میں مسکراہٹ ہنسی اور قہقہوں کا دریا موجزن ہے۔ ان ڈراموں کو پڑھیے خوب موٹے تازے بن جائیے۔

قیمت

دو روپے آٹھ آنے

شمع بک ڈپو، پھاٹک حبش خاں دہلی

ج ۱. اس لئے کہ بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی۔

غلام دستگیر حیدرآباد

س ۱. ثریا کے لاڈلے خاں صاحب کے آج کل مشاغل کیا ہیں

ج ۱. وہی ہیں جو پہلے تھے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے وہ ہندوستان میں تھے اب پاکستان میں ہیں۔

س ۲. بھیا یوسف سنا ہے کہ ثریا کسی فلم میں کام کرنے کے لئے ۶۵ ہزار روپیہ مانگ رہی ہے پھر تو خاں صاحب کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہونگی

ج ۲. خاں صاحب کو اس سے کیا تعلق؟ انگلیاں اگر گھی میں ہوں گی تو ملکہ کی ہوں گی ظہور کی ہوں گی۔ ثریا کے عزیز کی ہوں گی۔

ایم۔ ایم۔ آئی۔ ایم۔ نادر سیالکوٹی

س ۱. خوبصورتی میں نمبر دیں۔ نورجہاں۔ نرگس۔ ثریا

ج ۱. نرگس۔ ثریا۔ نورجہاں۔ بالترتیب۔

س ۲. گانے میں نمبر دیں۔ ثریا۔ خورشید ریحانہ۔

ج ۲. خورشید۔ ثریا بالترتیب۔ ریحانہ گانا نہیں جانتی۔

م۔ عثمان بھاگلپور

س ۱. فلم "پگڑی" میں ککو نام کی ایکٹریس نے بھی کام کیا ہے۔

ج ۱. جی ہاں پگڑی میں ککو شامل ہے

رؤف احمد انصاری بدایونی

س ۱. شمع میں جو وقت بھارتی کی چوٹ قسط وار شائع ہو رہی ہے اس طرح ہوتی رہے گی یا بند کر دی جائے گی۔

ج ۱. جب تک پوری کتاب تیار نہ ہو قسطیں شائع ہوتی رہیں گی۔

سخاوت حسین کانپور

سنا ہے کہ امیر ثریا کا بھائی ہے کہاں تک سچ ہے اگر بھائی ہے تو کیا حقیقی بھائی ہے یا نہیں۔

ج ۱. سگا بھائی تو نہیں ہے۔ آپ ہی کی طرح "فلمی بھائی" ضرور ہے۔

س ۲. ثریا ہمیں بہت پسند ہے لیکن ہاتھ نہ آنے کے وجہ سے دوستوں سے کہہ دیتا ہوں کہ پسند نہیں۔

ج ۲. ٹھیک ہے انگور ہاتھ نہ آئیں تو کھٹے ہی کہلائے جاتے ہیں۔

دروغ برگردن راوی....

ایک رات شوٹنگ بہت دیر میں ختم ہوئی اور ایک ایکٹریس سے کہا گیا

"شوٹنگ صبح سویرے ہی پھر شروع ہوگی۔ اس لئے تم گھر جانے کی بجائے جاکر پروڈیوسر کے ساتھ سو جاؤ"

"پروڈیوسر کے ساتھ ——؟" وہ چلائی "میں ایک شریف عورت ہوں اور ...."

"کوئی بات نہیں .... پروڈیوسر بھی ایک شریف عورت ہی ہے ——!"

(پروتیما داس گپتا کی فلم "چھمپا" کی شوٹنگ کا ایک واقعہ)

گل حسن شیخ کراندوری

س ۱. آج کل آپ کی اور نرگس کی کیوں ان بن ہے؟

ج ۱. خدا ندکرے صاحب! ان بن کیسی

س ۲. نرگس کیا واقعی صاحب اولاد ہے؟

ج ۲. ابھی تو وہ خود کو "بے۔ بی" ہی کہتی ہے "صاحب اولاد" ہونا کیسا؟

محمد رفیق قریشی ڈیرہ اسمٰعیل خاں

س ۱. بیل تو تیار ہے تو کیا آپ میرے لئے روانہ کریں گے۔ اس کی قیمت بھی لکھئے۔

ج ۱. قیمت دو روپیہ ہے منیجر شمع بکڈپو دہلی کو خط لکھ کر منگا لیجئے۔

س ۲. شمع کا خاص نمبر آپ کس ماہ میں ہماری طرف روانہ کریں گے

ج ۲. جولائی کا شمع خاص نمبر ہوگا جو انشاءاللہ جون کے آخر ہفتہ میں شائع ہو جائے گا۔

محمد احمد۔ فیض آباد

س ۱. کیا یہ خبر سچ ہے کہ چندر موہن اپنے ساتھ مسٹر گوپ کو بھی لے گئے۔

ج ۱. خیر خیر منگئے صاحب! غریب گوپ نے تو ابھی شادی کی ہے۔

نوار چشتی بنوں

س ۱. اداکاری میں نمبر دیں گوپ۔ یعقوب۔ غوری۔ آغا۔ چارلی

ج ۱. اداکاری تو سب ہی کی اچھی ہے فرق صرف اتنا ہے کسی کا کام دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور کسی کے بھونڈے مذاق سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔

س ۲۔ دلیپ کمار کہاں کا رہنے والا ہے؟

ج ۲۔ پہلے تو اپنے آپ کو دہلی کا بتاتا تھا اب پاکستان بننے کے بعد پشاوری کہنے لگا ہے۔

مس شریفہ جہاں پٹنہ

س ۱۔ میرا چھوٹا بھائی مس ثریا سے اپنی بہن کا رشتہ وابستہ کرنا چاہتا ہے کیا مس صاحبہ اس کو منظور کریں گی

ج ۱۔ جواب میں ثریا کے بھائی نے اپنا رشتہ آپ سے منسوب کرنا چاہا تو؟

محمد اسمٰعیل سیٹھ گوری

س ۱۔ خاص نمبر میں ایسے فوٹو شائع نہ کریں جو بار بار شائع ہوئے ہوں۔ بلکہ نئے قسم کے فوٹو شائع کریں۔

ج ۱۔ نئے قسم کا میں مطلب نہیں سمجھا! کیا ایکٹریسیں کوٹ پتلون میں ہوں اور ایکٹر ساڑھی میں۔

س ۲۔ جناب امین شرقپوری کہاں ہیں اس وقت۔

ج ۲۔ لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔

س ۳ میرے دوست مس "ببو" پر بڑی طرح عاشق ہیں اور یہ شعر ہر وقت کہا کرتے ہیں۔ ؎

"کیوں نہ مر جاؤں اس سادگی پر اے خدا
لڑتی ہے ہاتھ میں تلوار لیے بغیر۔

ج ۳۔ ہاں بڈھا اور کچھ برا برا ہی تو ہونا ہے مگر نئے دن یہ چنگاری کہاں تھی رہی جوانی میں سلگتی تو کام بن بھی جاتا

اوم پرکاش غازی آباد

س ۱۔ فلم ایکٹریسوں کو شرم نہیں آتی جو کہ لوگوں کے سامنے عریاں ڈانس کرتی ہیں۔

ج ۔ پیشہ میں کیا شرم! وہ روٹی ہی اس بات کی کھاتی ہیں۔

ایم اے قریشی شاہجہانپور

س ۱۔ ڈائرکٹر نذیر نے سب سے پہلے کونسا فلم ڈائرکٹ کیا تھا۔

ج ۱۔ "سندیسہ"

س ۲۔ للّو کا اصلی نام کیا ہے۔

ج ۲۔ کشوری

خریدار نمبر ۱۷۶۰۷

س ۱۔ کیا یہ صحیح ہے کہ سہاگ رات والی گیتا بالی دریا میں ڈوب کر مر گئی۔

ج ۱۔ وہ تو نہیں ڈوبی آپ کا دل ضرور ڈوب رہا ہے۔

محمد حامد علی ضیغم کلکتوی

س ۱۔ کیا میں راجکماری کا پتہ جو چندریکھا میں بطور ہیروئن کام کیا ہے پوچھ سکتا ہوں!

ج ۱۔ جی نہیں

پریم نرائن بنارس

س ۱۔ آپ بہت ویسے آدمی معلوم ہوتے ہیں کہ نرگس آپ کی یاد میں دبلی ہوتی جا رہی ہے اور آپ اس کی سنتے ہی نہیں۔

ج ۱۔ میری یاد میں تو دبلی نہیں ہوئی غم تو اسے یہ کھائے جا رہا ہے کہ جو فلم بھی اس کی مارکیٹ میں آتی ہے فیل ہو رہی ہے حالانکہ پبلسٹی کے لئے سفید ہاتھی بھی پال رکھا ہے

س ۲۔ مظہر خاں کہاں ہیں پہلی نظر والے۔

ج ۲۔ بمبئی میں ہیں

احمد حسین "معصوم" مدھوبنی

س ۱۔ فلم انڈسٹری میں کوئی ایسا ڈائرکٹر ہے جو زر کو آرٹ پر ترجیح دے؟

ج ۱۔ دعوے تو سب ہی کے یہی ہیں مگر عمل کسی کا بھی نہیں ہے۔

س ۲۔ گمانے والی شمشاد بیگم اور شمشاد بیگم (راگنی) کیا ایک ہی ہیں؟

ج ۲۔ جی نہیں! ایک اداکارہ ہے دوسری مغنیہ۔

س ۳۔ میں قریب قریب ایک سال سے سوالات بھیج رہا ہوں لیکن کسی ماہ بھی شائع نہیں ہوئے۔ کیا سوالات آپ تک پہنچتے ہی نہیں؟

ج ۳۔ وقت پر نہ پہونچتے ہوں گے پہلی تاریخ سے سوال لکھنے شروع کئے جاتے ہیں مقررہ صفحے پورے ہونے پر بند کر دیئے جاتے ہیں

ورادی جی گھڑکپور

س ۱۔ خوبصورتی میں نمبر دیں۔ نرگس، نسیم ممتاز شانتی۔

ج ۱۔ آپ کی دی ہوئی ترتیب ٹھیک ہے

صالح بھائی، اے، رامپوری

س ۱۔ برائے مہربانی چندر موہن کی موت واقع ہوئی اس کی تفصیل لکھئے۔

ج ۱۔ بھلا موت کی بھی کوئی تفصیل ہوتی ہے ہچکی آئی اور ختم۔

سید محمد سلیمان پٹنہ

س ۱۔ ثریا اور نرگس میں کون زیادہ خوبصورت ہے

ج ۱۔ خوبصورتی میں نرگس بڑھی ہوئی ہے اداکاری میں ثریا۔ اگر ثریا کے دانت لمبے نہ ہوتے تو خوبصورتی میں بھی پہلا نمبر

پوشیدہ راز! خفیہ ہدایتیں!! کار آمد نکتے!!!

خاوند اور بیوی کے لئے ان کتب کا مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے
جتنی کہ ایک انسان کے لئے ہوا اور غذا ضروری ہے

ان کتابوں میں طب اور سائنس کی رو سے ایسے ایسے خفیہ راز درج ہیں جو اکثر تجربہ کار خاوندوں کو بھی معلوم نہیں اور جنہیں جاننے کے بعد آپ کو شادی اور جوانی کی اصلی مسرتیں اور حقیقی لذتیں حاصل ہوں گی۔ ان کتب کی خوبیوں کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ہندوستان جیسے غریب ملک میں ان کتب کی لاکھوں جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔

شمع بک ڈپو۔ دہلی

فلمی کلیاں

کبھی آپ نے سوچا کہ یہ نوخیز فلمی کلیاں جو ایک ہی نظر میں ہر تماشائی کے دل کو موہ لیتی ہیں. کون ہیں؟ کیا ہیں؟ کب فلمی دنیا میں آئیں اس سے پہلے کیا کرتی تھیں؟ کس طرح فلم اسٹار بنیں؟ نہیں سوچا تو آج ہی فلمی کلیاں" منگا کر اس کا اچھی طرح مطالعہ کریں اپنے اندر صلاحتیں پیدا کرلیں اور فلم اسٹار بن کر ہزاروں روپے ماہوار کمائیں. اس میں سینکڑوں فلمی کلیوں کے پرائیویٹ حالات درج ہیں جو آپ کو آج تک نہ معلوم ہوئے ہوں گے. درجنوں خوبصورت پرائیویٹ فوٹو بھی اس کتاب میں ہیں.

قیمت صرف تین روپے (۳)

کوشلیا

یہ ایک داستان ہے ... راجپوتنی کی جو فرض اور محبت کی عجیب کشمکش میں مبتلا ہو جاتی ہے. فرض کا پلڑا بھاری ہونے پر محبت دم توڑتی نظر آتی ہے. اور محبت کا دباؤ پڑنے پر فرض کی موت یقینی ہو جاتی ہے

اس عجیب کشمکش کا انجام دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مطالعہ کریں.

قیمت ایک روپیہ چار آنے

فلمی پریوں کی داستان

فلمی پریوں کی دنیا ایک نہایت رنگین اور پراسرار دنیا ہے. لوگ فلمی پریوں کے نام جانتے ہیں. مگر ان دلآویزیوں اور رنگینیوں سے واقف نہیں جو اسٹوڈیو کے چپے چپے پر بکھری پڑی ہیں. یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے. رومان. رنگینی اور اسرار اس کتاب کی نمایاں خصوصیات ہیں.

ایک روپیہ چار آنے

ابلیس

دیوانی ماں اور جرائم پیشہ اولاد کے واقعات آپ خود سمجھ لیجئے کہ خواجہ محمد شفیع نے کیا کچھ نہ بھر دیا ہوگا.

قیمت دو روپے

محفل خواتین

تڑپا دینے والی نظمیں، دل میں گدگدی پیدا کرنے والے گیت اور محبت و سوز میں ڈوبی ہوئی دو سو پچاس خواتین کا کلام آج تک اس پائے کا مجموعہ شائع نہیں ہوا.

قیمت چار روپے

میرے سپنے

زندگی کی اصلی تصویریں ——— محبت کے سچے نغمے ——— جوانی کی مسکراہٹیں دوشیزگی کی اصلی تصویریں. ارمانوں کے ترکش اور حسن کے لپکتے شعلے.

یوں تو کیا مرد کیا عورت سب ہی خواب دیکھتے ہیں لیکن ایک دوشیزہ کی آنکھوں میں جو خواب مسکراتے ہیں ان کی شگفتگی رنگینی اور دلفریبی کا کیا کہنا. پروفیسر مس کرشنا کماری ایم اے کے شاہکار افسانوں کا مجموعہ جس پر آپ کو حقیقت کا گمان ہوگا. مسکراہٹ ہونٹوں پر کھیلے گی بے اختیار آنکھوں میں آنسو آجائیں گے

قیمت صرف تین روپے

شمع بک ڈپو. پھاٹک حبش خاں. دہلی

اسی کا ہے۔

خالد محمود۔ کراچی

س ۱۔ کیا کھلونا کے اڈیٹر یونس دہلوی اور ادریس دہلوی آپ کے صاحبزادے ہیں۔ اگر ہیں تو خدا نے آپ تینوں باپ بیٹوں کو بہت اچھا دماغ بخشا ہے کیونکہ کھلونا میں وہ بھی سوالات کے جوابات بہت مزہ دار دیتے ہیں

ج ۱۔ جی ہاں وہ بچے میرے ہی ہیں! یہ سب رب العزت کا فضل کرم ہے۔

س ۲۔ یوسف بھیا۔ اگر نرگس بھی نسیم جیسے کردار کرے گی۔ تو کیا اس کے متعلق بھی آپ شمع میں لکھیں گے۔ کیونکہ میں نے خود اگلے مہینے بمبئی میں دیکھا ایک بڑے تاجر کے ساتھ تاج محل ہوٹل میں مزہ لے رہی تھی۔ یعنی کہ ایک رات اُس کے پاس تاج محل ہوٹل میں رہی آپ تو نسیم کے متعلق صاف صاف لکھتے تھے۔ مگر دیکھیں۔ کہ نرگس کے متعلق آپ قلم اٹھاتے ہیں۔ یا کہ نہیں۔

ج ۲۔ نرگس کی دوسری باتوں کے متعلق جن میں وہ گر رہی ہے قلم اٹھا ہوا ہے جو واقعہ آپ بیان کر رہے ہیں اس کا ثبوت آپ کے پاس ہو تو بھیج دیجئے ضرور لکھا جائے گا۔

س ۳۔ نرگس کو اب فلمی دنیا سے پنشن لے

لینی چاہیئے کیونکہ اس کی اداکاری اب بچوں کا کھیل ہے۔ جیسا کہ فلم لاہور اور میلہ انوکھا پیار۔ انجمن وغیرہ ہیں گی۔ خواہ مخواہ بدنام ہو رہی ہے

ج ۲۔ خیال تو صحیح ہے آپ کا! لیکن وہ کرے بھی کیا!! خرچ تو کہیں نہ کہیں سے چلانا ہی ہے۔ گانا وہ جانتی نہیں کہ ماں کا پیشہ ہی اختیار کرے۔

ایم۔ ڈی۔ ناصر، اندور

دروغ برگردن راوی....

آج کل نرگس کی آمدنی کم ہو جانے کی وجہ سے بائی جدن بہت کم خرچ (یا دوسرے لفظوں میں کنجوس) ہو گئی ہیں۔

ابھی کچھ دس دن کی بات ہے کہ ان کے ہاتھ سے ٹنکچر کی شیشی گر کر ٹوٹ گئی۔ ٹنکچر کو ضائع جانے سے بچانے کے لئے بائی جی نے فوراً اپنی انگلی کاٹ کر وہ ٹنکچر اس پر لگا لی ——!

س ۱۔ فلم شہنائی میں الناصر نے کوئی پارٹ کیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا ہے تو کونسا۔

ج ۱۔ شہنائی میں الناصر نہیں ہے

س ۲۔ یہ شوکت ہاشمی صاحب سے نرگس کا کیا تعلق ہے۔

ج ۲۔ وہی جو آقا اور خادم میں ہوتا ہے

اسرار احمد صدیقی بریلی

س ۱۔ اگر خدانخواستہ آپ کی نرگس کی کسی

ظالم سے جنگل میں دھینگا مشتی ہوتی ہو اور ریل کا ادھر سے گزر ہو عین وقت ہوڑہ ایکسپریس ادھر سے گزرے تو کتنے آدمی ریل سے کود کر جاں نثار کر دینگے۔ کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر جواب دیجئے۔ بھائی صاحب آپ تو کچھ ناخوش سے ہوگئے، میرا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ خدانخواستہ آپ کی چاہنے والی اور میری نئی بھابی جان بننے والی ایسی مصیبت میں پھنسی ہو

ج ۱۔ کود کر جان دینے کی ضرورت نہیں ہے زنجیر کھینچ دیجئے۔ گاڑی رک جائے گی۔

س ۲۔ آپ تمام نئی اداکاروں کو فلم کمپنی میں بھرتی نہیں ہونے دیتے آخر پرانی بوڑھی ہو کر... پھر نئی کہاں سے آئیں گی۔

ج ۲۔ میں تو شریف لڑکیوں کو بھرتی ہونے سے منع کرتا ہوں طوائفوں کو تو نہیں کرتا۔

عبدالرسول احمد آباد

س ۱۔ فلم اداکار واسطی کا نام ریاض خاں ہے یا اور کچھ ہے، اور وہ کہاں کے وطنی ہے۔

ج ۱۔ واسطی کا اصل نام ریاست علی ہے لاہور کی پیدائش ہے۔

سید یٹن میاں۔ رامپور

س ۱۔ میرے ایک دوست ہیں جوان العمر اور دولت مند بھی ہیں لیکن شادی کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

ج ۱۔ مہتمم صاحب دواخانہ مجربات ترکمان گیٹ دہلی کو مفصل حالات لکھ کر نسخہ تجویز کرا لیجیے۔

س ۲۔ لتیکا نے گوپ جیسے موٹے شخص سے شادی کیسے کی۔

ج ۲۔ ویسے ہی کی ہے جیسے دبلے آدمی کی دبلی عورت سے ہوتی ہے۔ دل ہے اپنا اپنا۔

س ۳۔ دینا سے شادی کرنے کے بعد الناصر صاحب اب کونسی نئی چڑیا جال میں پھانس رہے ہیں۔

ج ۳۔ ہر کے ساتھ ساتھ اب گلے میں بھی زنجیر پڑ گئی ہے اس لئے نئی چڑیا مشکل سے ہی پھنسے گی

بیگم مریم زمانی مونگیر

س ۱۔ فلم "چندریکھا" میں جو جھولا ر ا جلکماری نے جھولا ہے کیا اسی نے جھولا ہے یا کسی اور نے اس کے بدلے میں یہ کام انجام دیا ہے اور اگر اس نے جھولا ہے تو کیا وہ سرکس کی لڑکی ہے۔

ج ۱۔ جھولا اس نے نہیں جھولا۔ وہ سب کیمرہ ٹرک ہے۔

س ۲۔ خوبصورتی میں اوّل دوئم اور سوئم نمبر دیں۔

س ۲۔ نرگس۔ کامنی کوشلیا۔ گیتا نظامی رمولا اور ششی کلا۔

ج ۲۔ آپ کی دی ہوئی ترتیب ٹھیک ہے۔

ایم سعید قریشی وزیر آباد

س ۱۔ مدت سے سن رہا ہوں کہ ڈائرکٹر سہراب مودی فلم فردوسی کی تیاری میں مصروف ہیں کیا یہ افواہ درست ہے؟

ج ۱۔ بڑھاپے میں مجبور دل جائے تو سب ارادے ختم ہو جاتے ہیں۔

س ۲۔ جب کبھی میں منور سلطانہ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ اسکے ساتھ شادی ہی کر لوں کیا خیال ہے آپ کا کر لی جاوے۔

ج ۲۔ کیوں نہیں صاحب ضرور کیجیے! اگر کوئی "ماں بیٹے کی جوڑی اچھی رہی" کہتا ہے تو کہنے دیجیے اس میں ہرج ہی کیا ہے۔

غلام مصطفےٰ لکھنؤ

س ۱۔ میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ نرگس رحمان کی بہن ہے تو کیا یہ سچ ہے۔

کراچی میں

شمع بکڈپو دہلی۔ کھلونا بکڈپو دہلی

کی تمام مطبوعات تاجرانہ کمیشن پر ہم سے مل سکتی ہیں

کھلونا بکڈپو۔ ۱۴۲ رحمت بلڈنگ

مولوی مسافر خانہ کے سامنے بندر روڈ۔ کراچی

ج ۱۔ نرگس کے بھائی کے نام اختر اور انور ہیں رحمان نہیں ہے۔

مسعود احسان پٹنہ

س ۱۔ موسم سرما ہو آدھی رات ہو اور کسی کی یاد ستائے تو کیا کرنا چاہیے

ج ۱۔ آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر خوب ٹھنڈا پانی پینا چاہیے۔

عبدالقدیر۔ لوٹنکی

س ۱۔ یعقوب صاحب ڈائرکٹر بن گئے کیا وہ اس میں کامیاب ہو جاوینگے یا اپنی پہلی شہرت کھو بیٹھیں گے۔

ج ۱۔ یہ غلطی وہ پہلے بھی کر چکے ہیں! بظاہر تو کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے

اے۔ ایم۔ شیخ احمد آباد

س ۱۔ کامنی کوشل کے اور دلیپ کمار کے کیا رشتہ ہے۔

ج ۱۔ ایک ہندو ہے دوسرا مسلمان کیا رشتہ ہو سکتا ہے؟ خود ہی سوچ لیجیے۔

خلیق قادری حیدر آباد دکن

س ۱۔ گانے کے لحاظ سے نمبر دیجیے ثریا۔ نور جہاں، شمشاد اور امیر بائی کرناٹکی۔

ج ۱۔ شمشاد۔ امیر کرناٹکی۔ نور جہاں ثریا بالترتیب۔

س ۲۔ خوبصورتی میں نمبر دیجیے۔ بےجے شری۔ نور جہاں۔ منور سلطانہ اور آپ کی نرگس

ج ۲۔ بےجے شری۔ نرگس۔ نور جہاں منور سلطانہ۔ بالترتیب۔

سیلِ نور

نوجوان مرد نے کہا — سیلِ نور ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جس نے ایک نوجوان مرد کو پیار کا جھوٹا فریب دے کر موت کی نیند سلانا چاہا۔

نوجوان عورت نے کہا — نہیں یہ ایک مرد کی کہانی ہے۔ جس نے ایک عورت کو باغی بن جانے پر مجبور کیا ورنہ عورت نے تو مرد کو اپنی آغوش میں جگہ دی تھی۔

اور اب آپ کیا کہتے ہیں ———— ؟

ایک طویل کہانی جو اوّل سے لیکر آخر تک رنگینیوں، لطافتوں اور دلچسپیوں سے مالا مال ہے۔ پلاٹ بالکل اچھوتا اور اندازِ بیان وجد آفریں اور انتہائی دلچسپ ہے رات کی تنہائیوں اور دن کے فرصت کے لمحات میں اس کا مطالعہ اور بھی لطف دیتا ہے۔ پڑھنے والا ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ بھی نورانی سیلاب میں بہہ رہا ہو اس کے گرد حسین مخلوق کا جمگھٹا ہے۔ محفلِ رقص و سرود ہے ————

قیمت دو روپے

پتنگے

حسن کی دہکتی آگ کے لاوے میں سے اڑتے ہوئے پتنگے جو افسانوں کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ بیس افسانوں کا یہ مجموعہ جس کی ایک ایک سطر میں امین شرقپوری کے انوکھے اسلوب اور فن کارانہ بانکپن کی جھلک ہے۔ یہ افسانے رات کی تاریکیوں میں نہیں بلکہ دن کے اجالے میں لکھے گئے ہیں۔ ان شفاف آئینوں میں ہماری سماجی اور اخلاقی زندگی کے گھناؤنے خدوخال کا عکس ہے۔ زندگی کے وہ مکروہ دھبے جن سے ہم آنکھیں چرایا کرتے ہیں۔ اور جو پھیل پھیل کر ہمارے سماجی پس منظر پر محیط ہوتے جا رہے ہیں مصنف نے ان داغ دھبوں سے پردہ پوشی کے بجائے پردہ کشائی کی ہے۔ چوتھی بار چھپ کر آئی ہے۔ اور ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے

قیمت دو روپے

انوکھا سنسار

ہم اور آپ انوکھے ہیں۔ یہ دنیا انوکھی ہے "شب وصل" شادی کے بعد ہوتی تھی اور اب پہلے ہوتی ہے یہ اور اسی طرح کی بہت سی انوکھی باتیں جنہیں ہم نے اور آپ نے دنیا کے سامنے یا چوری چھپے کی ہیں۔ "انوکھا سنسار" عشرت رحمانی کے آٹھ بہترین دلچسپ اور رومانی ڈراموں کا مجموعہ۔ قیمت دو روپے

تصویریں

گداز سینے سے چھٹے ہوئے تیروں کی بارش نوجوان دلوں کی ہل چل اور ان ہی ہل چلوں کی حسین تصویریں جن میں ایک طرف دعوتِ گناہ ہے اور دوسری طرف اس کا ہولناک انجام۔ غریب اور امیر دلوں کے ارمانوں کا ٹکراؤ۔ پندرہ افسانے۔ قیمت دو روپے۔

مجھے تم سے محبت ہے

اگر آپ کو کسی دوشیزہ سے محبت ہے اور آپ اظہارِ محبت نہیں کر سکتے۔ اگر آپ ایک نو گرفتارِ محبت ہیں اور فریادِ محبت کا قاعدہ نہیں جانتے۔ اگر آپ کا دل کسی کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے ———— اور آپ محبت کا لفظ زبان پر لاتے ڈرتے ہیں اگر آپ کسی فلم ایکٹریس کے جواب کے متمنی ہیں اور اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا تو آپ آج اور ابھی "مجھے تم سے محبت ہے" نامی کتاب منگا کر اپنی محبوبہ کو بھیج دیجئے۔ نقی نور کے ڈراموں اور افسانوں کا یہ حسین و جمیل مجموعہ آپ کی دلی، نادان اور آرزوؤں اور ارمانوں کی ترجمانی اس خوبصورتی کے ساتھ پیش کرے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ لاکھوں دلوں کی امیدیں بر آئیں پھر آپ کیوں محروم ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں، دہلی

صنعت و تجارت کے پوشیدہ راز

پانچ دس روپے کے معمولی سرمایہ سے اپنے شہر میں رہ کر آزادی و عزت سے شاندار آمدنی پیدا کرنے کے خواہش مند آج ہی ہماری مشہور عالم کتاب "صنعت و تجارت کے پوشیدہ راز" منگوا کر مطالعہ کریں جس میں روپیہ کمانے کے سینکڑوں طریقے اور نئے نئے کاروبار کرنے کی بیشمار سکیمیں درج ہیں، تھوڑا پڑھا لکھا بھی اس کی مدد سے یورپ امریکہ کی گھریلو انڈسٹریوں اور مشہور کارخانوں کے رازوں سے واقف ہو کر اپنی غریبی و مفلسی کو امیری سے بدل سکتا ہے۔ یہ کتاب سات سو سے زائد انگریزی اور ہندوستانی رسائل و کتب کے مطالعہ اور عملی تجربات کے بعد سات سال کے عرصہ میں تیار ہوئی ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ سینکڑوں روپیہ اور سالوں شاگردی کرنے کے باوجود بھی اتنے راز حاصل نہیں ہو سکتے۔ قیمت چار روپے

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

تعلیم یافتہ طبقہ کی خوفناک بے روزگاری کو دور کر کے ملک کو صنعت و حرفت کی دولت سے مالا مال کر دینے والی ایک بے نظیر کتاب۔ یورپ۔ امریکہ، جاپان، ہندوستان اور پاکستان کے مشہور تجارتی فارمولے جن کو سیکھنے کے بعد آپ لکھ پتی بن سکتے ہیں ساتویں بار چھپ کر آئی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ ہے۔ قیمت صرف تین روپے

صنعت و حرفت سے دولت پیدا کرنے کے راز

یورپ، امریکہ کی صنعت و حرفت کی کتابوں کا نچوڑ۔۔۔۔ کوئی شخص ترقی و کامیابی حاصل کرنا چاہے تو کسی ایک کام کو پکڑ کر تھوڑے ہی عرصہ میں خوشحال ہو سکتا ہے ہر کام کے متعلق مکمل ہدایات ہیں مثلاً۔۔۔۔ صابون سازی، خوشبودار تیل بنانا۔ آئینہ سازی، خضاب سازی۔ روشنائیاں بنانا وغیرہ۔ قیمت دو روپے

صنعت و حرفت کے راز

ہر قسم کی صابن سازی، خوشبودار تیل، عطر، کریم، موم بتیاں، ہیر ٹانک، فیس پوڈر، بوٹ پالش۔ سیاہیاں اور طرح طرح کے سینکڑوں نادر اور بیش قیمت نسخے جو بڑی محنت اور روپیہ خرچ کر کے حاصل کئے گئے ہیں۔ ایسے ایسے نسخے درج ہیں جسے بتانے کے لئے لوگ سینکڑوں روپے وصول کرتے ہیں۔ اس میں ہر صنعت و حرفت میں کام آنے والی اشیاء کے مختلف نام۔ پہچان اور کہاں سے دستیاب ہوتی ہے سب کچھ درج ہے۔ قیمت پانچ روپے

رہنمائے صحت

اس کتاب میں صحت و تندرستی کے سنہرے اصول و قواعد بیماریوں سے بچنے اور تندرست رہنے کے لئے مفید و کارآمد مشورے۔ ہر طرح کی کمزوری لاغری کو دور کر کے ہمیشہ جوان بنائے رکھنے والی باتصویر کسرتیں۔ عمر بڑھانے اور سو سال تک جینے کے قدرتی طریقے۔ عام ہونے والی بیماریاں اور ان کے لئے آسان اور بے خطا نسخے۔ سر سے لے کر پاؤں تک تمام مردانہ و زنانہ اعضا کی جوانی و خوبصورتی بڑھانے اور اسے مدت تک برقرار رکھنے کے پوشیدہ راز۔ رگ رگ میں طاقت توانائی کی کرنٹ بھر دینے والی دیسی اور ولائتی دوائیں۔ اس میں دو سو بیش قیمت اور پر از معلومات مضامین، ڈیڑھ سو معنی خیز تصاویر اور ایک ہزار تیر بہدف نسخوں سے مزین۔ ضخامت ۶۰۰ صفحات۔ قیمت صرف پانچ روپے

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی

کسوٹی
بے لاگ فلمی تبصرہ
یونس دہلوی

کیدار شرما مزاحیہ فلم بنانے میں ناکام
"نیکی اور بدی" — بے کار، بے مقصد اور مایوس کن

"چترلیکھا" اور "سہاگ رات" جیسے اچھے اور مقبول عام فلم بنانے والے فن کار کیدار شرما نے اپنی مخصوص ڈگر سے ہٹ کر عامیانہ قسم کی مزاحیہ تصویر پیش کرنے کی کوشش کی اور اس میں مایوس کن حد تک ناکام رہا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک ڈائرکٹر، ایکٹر یا کوئی بھی فن کار اگر ایک قسم کے فلم عمدگی سے نبھا لیتا ہے تو لازمی نہیں کہ وہ اپنی مخصوص لائن سے ہٹ کر بھی اتنا ہی اچھا کوئی فلم پیش کر سکے۔

ہو سکتا ہے کہ گھٹیا درجے کی تصاویر پسند کرنے والے طبقے میں "نیکی اور بدی" مقبول ہو جائے لیکن اگر ایسا ہوا تو وہ اس کی کامیابی کی دلیل نہ ہوگا — بلکہ اس کے بالکل برعکس۔ "نیکی اور بدی" کی کہانی بہت ہی مشہور اور زبان زد عام کہانیوں کا ایک مرکب ہے جس میں ایک ایسے خاندان کا ذکر ہے جس پر "دوسری عورت" کے آنے سے تباہی آجاتی ہے اور خاوند (پیسی پٹیل) اپنی پہلی بیوی (کرشنا) کو گھر سے نکال دیتا ہے۔ پہلی بیوی اس صدمے سے پاگل ہو جاتی ہے اور اس کی لڑکی سوشیلا (مدھو بالا) کو ان کا پرانا نوکر ٹیکسی چلا چلا کر پالتا ہے۔ سیٹھ جی کی دوسری بیوی (نذیرہ) اور اس کی لڑکی بے بی (گیتا بالی) سیٹھ جی کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ سوشیلا اپنا جائز حق لینے کے لئے سیٹھ جی سے ملنے کی خاطر مردانے بھیس میں گھر سے بھاگ نکلتی ہے اور بہت دن تک ایک نوجوان نندن (کیدار شرما) کے ساتھ رہتے ہوئے تکالیف برداشت کرنے کے بعد نندن کی مدد سے سیٹھ جی تک جا پہنچتی ہے۔ سوشیلا کو نندن سے عام فلمی طرز کا "عشق" ہو جاتا ہے اور وہ اس پر یہ ظاہر کر دیتی ہے کہ وہ لڑکا نہیں، لڑکی ہے۔ نندن اور سوشیلا مل کر سیٹھ جی کی دوسری بیوی اور بے بی کو پاگل بنا کر ہسپتال بھجوا دیتے ہیں اور پھر سیٹھ جی کو سب حال بتایا جاتا ہے۔ وہ اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے اپنی پہلی بیوی کو لے آتے ہیں اور دوسری بیوی اور "بے بی" کو گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔

کہانی پر کوئی تبصرہ کرنا لاحاصل ہے ہندوستانی فلم دیکھنے والا ہر شخص اسی قسم

نیکی اور بدی

کہانی مکالے گانے اور ہدایت	کیدار شرما
موسیقی	این روشن لال
عکاسی	جمشید آر ایرانی

ادا کاران

مدھو بالا	کیدار شرما
گیتا بالی	پیسی پٹیل

— اور دوسرے —

پیش کردہ
اورینٹل پکچرز۔ بمبئی

کی کہانی پر بنائی گئی بیسیوں فلموں کے نام گنا سکتا ہے، اور اس مسروقہ کہانی کے لئے کیدار شرما کو کسی اچھی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

مایوس کن ہدایت کاری

کیدار شرما نے "نیکی اور بدی" کو ایک مزاحیہ تصویر بنانے کی کوشش کی ہے، اور اس صنف میں تجربہ نہ ہونے کے باعث کامیاب نہ ہو سکے۔ جو لوگ کیدار شرما کا نام دیکھ کر کسی اچھی تصویر کی توقع میں "نیکی اور بدی" دیکھتے ہیں وہ کام کرنے والوں کے نام پیش کرنے کا اچھا طریقہ، بت کے قریب سونے کا منظر اور اس کے ذریعے کہانی کا تعارف، اور چند ابتدائی مناظر میں تو عمدگی پاتے ہیں اور ڈائرکٹر کی فنی قابلیتوں کے اس مظاہرہ کا اثر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد چند ٹکڑوں سے علاوہ باقی تمام تصویر میں کہیں کوئی جدت نہ پاکر مایوس رہ جاتے ہیں۔ سہاگ رات کے برعکس نیکی اور بدی میں کوئی کردار مکمل نہیں ملتا۔ نندن کے تصور میں تصویروں کا ناچ پیش کرنا ایک اچھا تخیل ہے۔ اسی طرح سالگرہ کا ناچ بھی ہندوستانی عوام کے لئے ایک نئی چیز ہے اور اچھی طرح فلمایا گیا ہے لیکن افسوس ہے جہاں یہ دونوں رقص گیان شنکر اور گوری شنکر (جنہوں نے رقص ترتیب دئے ہیں) کی قابلیت ظاہر کرتے ہیں، وہاں "او میرے چھیل چھبیلے ....." کے رقص کو تھرکنے سے زیادہ کوئی درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ نہ جانے اس میں "شنکرز" کا زیادہ قصور ہے یا مدھو بالا کا۔

اوسط اداکاری

اداکاری کا معیار کچھ اونچا نہیں ہے۔ تقریباً تمام اداکار جو سہاگ رات میں اچھی تمثیل نگاری کر چکے تھے، نیکی اور بدی میں مایوس کن حد تک ناکام ہیں۔

کیدار شرما "عورت" کا کردار تو اچھا کر سکے ہیں، لیکن نوجوان ہیرو کی حیثیت سے وہ کچھ ابھر نہ سکے۔ مدھو بالا کا کام اوسط درجہ کا ہے۔ گیتا بالی انتہائی کوشش کے باوجود کسی کی توجہ اپنی طرف نہیں کرا سکی ہے۔

اگر اداکار کچھ محنت سے کام کرتے تو شاید فلم کچھ قابلِ برداشت بن سکتی۔

گانے وغیرہ

گانے انتہائی لغو اور ناکارہ ہیں۔ "ہمیں بھانے لگے ....." کے علاوہ کوئی گانا مقبول نہ ہو سکے گا۔ آخری گانا تو سماعت پر بھی بار گزرتا ہے اور "جاز" کی نقل کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

موسیقی بہت بے قاعدہ اور ناگوار ہے۔ کہیں جگہ گانے والے یا گانے والی کی آواز سے بہت تیز موسیقی ہونے کے باعث گانے کے بول بھی سنائی نہیں دیتے۔ "پنڈت جی" کے گانے کے ذریعے پکے گانوں کا مذاق اڑانے کی کوشش نئی تو نہیں، مگر سنجیدہ طبقہ کو ناگوار گزرتی ہے۔

مجموعی طور سے نیکی اور بدی ایک ایسے ڈائرکٹر کی جو کئی کامیاب فلم بنا چکا ہے، مایوس کن ناکام تصویر ہے جسے سلجھے ہوئے مذاق کا کوئی شخص پسند نہیں کر سکتا۔

شمع کا
خاص نمبر ۱۹۴۹
ایک حسین
ادبی
فلمی
تحفہ
ہوگا۔

اس میں دلچسپ افسانوں، اور نظموں کے ساتھ ساتھ نئے نئے فلمی عنوان، تازہ ترین فلمی خبریں، اور آپ کی محبوب فلم ایکٹریسوں کی بہت سی ایسی تصویریں جو کسی اور پرچے میں آپ کو نہیں مل سکتیں۔

ڈھائی سو سے زیادہ صفحے۔
دو روپے
سالانہ خریداروں کو مفت

نرگس کا "رومال"

اس کی اشک آلود آنکھوں پر رکھا ہے تاکہ وہ اپنی اسٹار ویلیو کم ہو جانے، نوجوانی ہی میں بوڑھی سمجھی جانے اور بہت سے نئے کنٹرکٹوں کی منسوخی پر اپنی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھ سکے۔

ڈائرکٹر رام چندر اپنی ہدایت میں جے راج، رحمان، مجنوں اور "آثار قدیمہ" مادھوری کو پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ان نرگسی آنسوؤں کو ایک رومال میں سمو کر عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔

منور سلطانہ "پیار کی منزل" میں

جی یہ منور سلطانہ کے نئے مکان کا نام نہیں بلکہ سپریم فیڈرل پروڈکشنز کی دوسری تخلیق ہے جسے ہدایت کار کیکی مستری فلما رہے ہیں۔ ساتھ میں رحمان اور گوپ بھی اس منزل کے مکیں ہیں۔ سکرین پلے اور مکالمے عاعظم بازید پوری کے ہیں۔

مینا "دل کی رانی"

الناصر اور رضا میر کے دلوں کی یہ رانی شری ساؤنڈ سٹوڈیو کے واقعے کے بعد سے اپنے جملہ "غیر محفوظ حقوق" محفوظ کرانے کی فکر میں سرگرداں ہے۔ اور اب مسٹر شوری کو ہی اپنا "جائز" باڈی گارڈ سمجھتی ہے۔

پروڈیوسر شنکر مہتہ ایک بار پھر اس دبی سی یاد کو اجاگر کرنے کے لئے مینا کو سچ مچ عوام کے دلوں کی رانی بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ موسیقی باتش کی ہے۔

نسرین کے "بھولنے والے"

ایک وہ وقت تھا کہ لوگ نسرین کی راہ میں آنکھیں بچھاتے تھے اور میاں کاردار۔ تو اسے بڑی مرادوں اور آرزوؤں سے سٹیڈیو لائے تھے۔ ہر ہر شاٹ پر حسن کی بے نقابیوں سے سیٹ پر بے ہوش ہو جاتے اور اب چار دن کی چاند کے بعد اندھیرا۔ نہ وہ کاردار رہے اور نہ کوئی دم ساز۔

اپنے ان ہی بے وفاؤں کے نالے نسرین ڈائرکٹر رفیق احمد کی ہدایت میں شیخ پکچرز کی فلم "بھولنے والے" ہی سنا رہی ہے اس میں اس کے ساتھ ساتھ نجمہ، ایم اسماعیل اور اختری بھی ہے۔ دھنیں عنایت حسین مرتب کر رہے ہیں۔

وینا "کشمیر" میں

آپ غلط سمجھے وینا گرمیوں کی چلچلاتی دن کشمیر میں گزارنے نہیں گئی بلکہ اپنے ہرجائی پیا الناصر کے ساتھ اور مند پکچرز کی ادبین تخلیق "کشمیر" میں ایک نئی سج دھج سے آرہی ہے۔ یہ دو محبت بھرے دلوں کی داستان ہے جس میں آہوں کا دھواں بھی ہے اور ہنسی مزاح کا حسین امتزاج بھی۔ ان کے ساتھ ساتھ آر این جال، دلو، آنند اور حفیظ جہاں کو بھی پیش کر رہے ہیں۔ ہنسراج بہل نغمہ سرائی کر رہے ہیں۔

ریحانہ کی "بلبل"

اس سے کہیں زیادہ چالاک اور پھرتیلی ہے۔ ریحانہ کی طرح چنچل مسکا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی بلکہ میٹھی باتوں سے سب کا دل موہ لیتی ہے۔ دیکھئے تو چمن پکچرز کی اس "بلبل" میں جسے نجم نقوی ڈائرکٹ کر رہے ہیں کون بازی لے جاتا ہے۔ ریحانہ اس میں اپنی پوری "عریاں" کرداری کا نمونہ پیش کرنا چاہتی ہے۔ موسیقی شیام سندر کی ہے۔

گیتا بالی کی "شادی کی رات"

نہ ہی گیتا بالی کی شادی ہوئی ہے اور نہ ہی ابھی تک اسکی اس رات کو فلمانے کا کوئی ارادہ ہے۔ بلکہ ڈائرکٹر پی شیکر اپنی ہدایات میں پرکاش کی طرف سے اسے ایک اطاعت مند بیوی کے رول میں پیش کر رہے ہیں ساتھ میں اردن اور جانکی داس بھی آپ کو ملیں گے۔

لیلیٰ کی "انکھیاں"

یہ مد بھری انکھیاں مجنوں والی لیلیٰ کی نہیں بلکہ ایک نئی اداکارہ "لیلیٰ" کی ہوں گی جو آپ کو جوش ملمز کی پہلی فلم انکھیاں میں گیتا بالی۔ شیام جگدیش سیٹھی اور اوم پرکاش کے ساتھ نظر آئے گی ہدایت جی سنگھ اور موسیقی ہنسراج کی ہے۔

بیگم پارہ کا "اتفاق"

بیگم پارہ کو کسی ایسے شخص سے اتفاق نہیں جو اسے اس کے "پرانے مشغلے" سے باز رکھنے کو کہے۔ ہاں اس مرتبہ وہ سنٹرل انڈیا پکچرز کی فلم اتفاق میں ایک نئے تنوع سے ثریا۔ کل دیپ۔ شانتا کنور رحمان اور ککو کے پہلو بہ پہلو آرہی ہے۔ گانے شکیل بدایونی۔ راجندر کرشن اور قمر جلال آبادی نے لکھے ہیں۔ میوزک حسن لال بھگت رام کی ہے اور افسانہ و مکالمے ایم ظہور کے
ہمارے خیال میں اتفاق ایک عامیانہ اور ناکارہ تصویر ہوگی — لیکن اگر کامیاب ہو جائے تو محض اتفاق ہوگا۔

قدیم مصری جادو مکمل چار حصے

بالکل سچے مجرب اور آزمودہ

عملیات کا خزانہ

جادو کی اصلی اور سچی کئی سو سال پہلے کی ہاتھ کی لکھی ہوئی مصری کتاب کا اردو ترجمہ پہلی مرتبہ چھپ کر تیار ہوگیا۔ دنیا جانتی ہے کہ اڑتی چڑیا کو زمین پر گرا دینا۔ راہ چلتے آدمی کو آنکھ لڑا کر ہم خیال بنا لینا۔ عمل پھونک کر خونخوار شیر کو بلی بنا دینا۔ اور سنگدل دشمن کو پیروں پر گرا لینا۔ مصر کے کاہنوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ اس نادر کتاب میں حب و بغض کے وہ تمام پوشیدہ عملیات درج کر دیئے گئے ہیں۔ جو صدیوں سے مصری جادوگروں کے سینوں میں مدفون چلے آتے تھے۔ پیر نے مرتے وقت مرید کے کان میں کوئی راز کی بات کہہ دی اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور اسی طرح یہ سلسلہ برابر چلتا رہا۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں تسخیر ہمزاد کا بالکل سچا اور بے ضرر تین روزہ عمل بتا دیا گیا ہے۔ عمل تسخیر اور موہنی دو دریا پر اس سے بہتر کتاب آجتک شائع نہیں ہوئی۔ جو ہندو مسلمان دونوں کے لئے یکساں مفید اور کارآمد ہو۔ اس کتاب کے صحیح مستند اور سچے عملیات سے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ جس سے آنکھ ملا کر بات کریں گے مطیع ہو جائیگا۔ تمام دنیا آپکی عزت کریگی۔ حصول روزگار کے لئے دست غیب کے عملیات۔ محبت، عداوت کے طریقے۔ حاکم کی تسخیر والیان ملک کی تسخیر محبوب کا تابع کرنا وغیرہ غرضیکہ تین سو سے زیادہ ایسے زود اثر عملیات مع اجازت نامے درج کئے گئے ہیں جن کے جان لینے کے بعد کسی عامل کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہندو یا کافر خطا کر جائے تو کر جائے لیکن اس کتاب کے کسی عمل کا اثر ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔ قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف پانچ روپے۔ شمع کا حوالہ دینے سے تین

ملنے کا پتہ:۔ یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی پی۔ بی ۹۵ دہلی

IN

ROTARY CAMERA
TEST CHART

AIIM X 113

AIIM

Association for Information
and Image Management

(301) 587-8202

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astig
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The
7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If No
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact

220 mm

200 mm

7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If Not Properly Adjusted Or Assembled Or If
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is Raised, It Will Become Progressively
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility May Be Judged By Scanning T
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact Reflectance Of The White Sh

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astigmatism That May Cause Two Equal Groups Of Par
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The Condition Of A Particular Rotary Camera, These

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR NORTH AMERICAN 11" DIMENSION

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR METRIC A4 DIMENSION